عذب البیان

یعنی

جدید فارسی لغات کا گنجینہ، نئے محاورات و اصطلاحات کا خزینہ، ایرانی
روزمرہ کی کان، فارسی عبارت نویسی کی جان،

تمدن کی رُوح

تہذیبِ اخلاق و تدبیرِ منزل و سیاست مدن کی

انسائیکلوپیڈیا

جس کو

علامۂ دوراں ادیبِ فارسی زبان عالی جناب مولوی محمد حسین صاحب مرحوم ترک افشار تیرہ قرقلو

نے

سنہ ۱۲۸۹ ہجری میں تصنیف کیا

اور سنہ ۱۹۲۴ء میں

محققِ زمان عالی جناب مولوی سید محمد تقی صاحب آں استاد و سینیر پروفیسر
اورینٹل کالج رامپور اسٹیٹ نے

درجۂ کامل فارسی ممالک متحدہ کے نصاب میں داخل کرایا اور تصحیح کرکے شائع کیا

باہتمام خواجہ صدیق حسین مطبع آگرہ اخبار آگرہ میں چھپا

هُوَالنَّاطِقُ

تمہید

کہا جاتا ہے کہ ہر زندہ زبان میں ایک صدی کے بعد تغیر ہوا کرتا ہے + لیکن یہ مقولہ اُس وقت کا ہے۔ جس وقت تمدنی ترقی کی رفتار سُست اور صنعتی ایجادات کے دروازے بند اور علمی تحقیقات و انکشافات کی راہیں مسدود۔ یا اس قدر کشادہ نہ تھیں + اب۔ اگر روزانہ نہیں۔ تو ہفتہ وار۔ اور اگر ہفتہ وار نہیں تو ماہانہ۔ نئے نئے الفاظ، نئے نئے محاورات، نئے نئے اصطلاحات ہر زبان میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں + اور پُرانے متروک +

تم اس کا اندازہ ایک روزانہ اخبار سے خوب کر سکتے ہو۔ اس امر کا خیال رکھتے ہوئے غور سے دیکھو تمہیں آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس نے مہینہ بھر میں کس قدر نئے الفاظ کا ذخیرہ تمہارے سامنے پیش کر دیا ہے۔ مجھے تجربہ ہے۔ تمہارا جی چاہے۔ تم بھی آزمائش کرو + کسی ایسے بڑے بوڑھے سے ملو۔ جس کی عمر سو یا اس سے کچھ کم ہو۔ اور اُس کی نظر سے آج کل کے رسائل، اخبار، اور کتابیں نہ گذری ہوں + اُس کے سامنے آج کل کے اخبار یا کسی کتاب کی چند سطریں پڑھو۔ دیکھو وہ کیا کہتا ہے + ہکا بکا ہو کر کہے گا۔ بیٹا۔ میں تو کچھ نہیں سمجھتا۔ اس میں تو عجیب و غریب لفظیں ہیں جن سے میرے کان آشنا نہیں + اسے تو کچھ وہی خوب سمجھیں گے جو چودھویں صدی کی پیدائش ہیں + بابا۔ ہمارے وقت میں نہ یہ زبان تھی، نہ یہ محاورات، نہ یہ چیزیں اور نہ اُن کے یہ نام + اسی طرح فارسی زبان پر قیاس کرو۔ سو برس اُدھر کچھ اور تھی۔ اب کچھ اور ہے۔ اتنا تغیر ہوا۔ اتنی بدلی۔ کہ میں سچ کہتا ہوں اس وقت کا فارسی لٹریچر بڈھا ایرانی نہیں سمجھتا + دور کیوں جاؤ۔ میرا ہی واقعہ کیوں نہ لو۔ ہاتھ میں حبل المتین ہے یا ستارۂ ایران۔ ایرانیوں

کی صحبت میں جاتا ہوں۔ بفرمائید۔ بفرمائید کی صدا بلند ہوئی +
بیٹھ جاتا ہوں۔ ایرانی دریافت کرتا ہے +
ایرانی :- کدام کتاب ست کہ در دست دارید +
من :- خیر آقا۔ کتاب نیست۔ روزنامہ ست +
ایرانی :- کدام روزنامہ +
من :- خریدہ ستارۂ ایران است +
ایرانی :- مالِ طہران است +
من :- بلے +
ایرانی :- چہ خبر ست +
کسی تار کی چند سطریں پڑھ کر سناتا ہوں۔ سُننے کے بعد ایک دوسرے سے یہ کہتا ہے +
"حالا آقا مے بینید ایں فرنگی ماباں۔ ایں مدیراں چہ گوہ میخورند۔ راستی۔ اینہا استخوان شخص
زبان شیریں مارا مے شکنند۔ ما ابدًا نفہمیدیم چہ میسر آید +"
یہ الفاظ ایرانی کے مُنہ سے کیوں نکلے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بیچارے کے کان میں
بہت سی ایسی لفظیں پڑیں جن سے وہ ناآشنا تھا + آج کی فارسی کا سو برس اُدھر کی فارسی
سے موازنہ کرو۔ صاف زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔ بھلا اُسوقت میں یہ الفاظ کہاں تھے

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اجودان۔	میر تزک۔	اجودان صدارت۔	پرائیوٹ سکرٹری میر تزک وزارت
امیرال۔	جنگی کشتیوں کا افسر۔	استاتو۔	اسٹیچو۔
اسباب مکانیک۔	پانی کھینچنے کا آلہ۔	اطاق بزرگ۔	خوابگاہ شاہی۔
انتوگرافی۔	قدیمی چیزوں کے نمونے۔	آب جوش۔	سوڈا واٹر۔
اطاق گار۔	اسٹیشن کا کمرہ۔	اطاق پذیرائی۔	ملاقات کا کمرہ۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اعضائے مجلس۔	پارلیمنٹ کے ممبر۔	اطفال بحری۔	دریائی لڑائی کے سیکھنے والے طالبعلم
اجزائے سنا۔	مجلس سنا کے ممبر۔	آبلہ کوفتن۔	چیچک کا ٹیکہ لگانا۔
بالون۔	غبارہ۔ ہوائی جہاز۔	بالون جنگی۔	جنگی ہوائی جہاز۔
بالون خبر رساں۔	خبر رسانی کے ہوائی جہاز+	بالون ہدایت پذیر۔	ایسا ہوائی جہاز جسکا ہر طرف موڑنا اختیاری ہو
بالون ہوائے گرم۔	وہ غبارہ جسکے اندر دھواں بھر کر اڑایا جاتا ہو+	بالون اختیاری۔	جس کا موڑنا اختیار میں ہو
بالون امتحان۔	اس میں میزان الحرارت ہوتا ہے اور حرارت اور ارتفاع کے دریافت کے لئے اُڑایا جاتا ہے+	بالون ہیدرژنی۔	ہیڈروجن کی طاقت سے جو ہوائی جہاز اُڑایا جائے+
توپ بالون افگن۔	ہوائی جہاز گرانیکی توپ	توپ سریع الاطلاق۔	مشین گن۔
تحت البحری۔	آبدوز کشتی۔	تمثیل بہجت۔	کومیڈی۔
تمثیل مصائب	ٹریجیڈی۔	تمبر۔ تمر	ٹکٹ (ڈاکخانہ کے)
تلمبہ۔	آگ بجھانے کا انجن۔	تلمبچی۔	فائر بریگیڈیر۔

ترس خانہ۔ ایسے کارخانے کو کہتے ہیں کہ کسی چیز کے تمام پُرزے کسی دوسرے کارخانے کے ڈھلے ہوئے منگائے اور اپنے یہاں جوڑ کر وہ شے درست کرے+

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جعبہ تنگل۔	سیر بین۔	راہ آہن اسپی	ٹرموے کی سڑک۔
کالسکہ۔	بگھی۔	کالسکہ سرباز۔	فٹن۔
کالسکہ دوباز۔	ایک ٹپ کی بگھی	کالسکہ بخار۔	ریل گاڑی۔
کالسکہ چی۔	کوچ بان۔	کنگرہ۔	کانگریس۔
کشتی زرہ پوش۔	اس کے معنی واضح ہیں۔	گار۔ استاسیون۔	اسٹیشن۔
دلوسپید۔	سائیکل۔	کبریت۔ کبریت فرنگی۔	دیا سلائی۔
کبریت رسمی۔	ایرانی دیا سلائی۔	سیم تلغراف۔	تار۔

یہ ہم نے کچھ لفظیں بطریق "مشتے نمونہ از خروارے" لکھدی ہیں۔ ایک صدی اُس طرف کا تو کیا ذکر۔ ان میں سے اکثر الفاظ مؤلف عذب البیان نے بھی نہ سُنے ہونگے۔ جن کو کتاب لکھے ہوئے ساٹھ برس سے زیادہ زمانہ نہیں گذرا۔ فارسی زبان کے تغیر کا تو یہ حال ہے۔ مگر ہمارے مکتبوں۔ مدرسوں اور یونیورسٹیوں میں۔ وہی مینا بازار، وہی پنج رقعہ۔ وہی رسائل طغرا۔ اور وہی درّۂ نادرہ ہے +

اس قسم کے پُرانے لٹریچر پڑھنے والے طالبعلم نہ کسی فارسی اخبار کی ایک سطر کا ترجمہ کرسکتے ہیں اور نہ کسی جدید فارسی کتاب کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں +

اگر ان کے سامنے کسی ایرانی کا خط رکھا جاتا ہے تو وہ ہمارے سامنے اسکے سمجھنے سے عاجز ہوتے ہیں۔ ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اٹھ سال کے اندر میں اپنے طالبعلموں میں فارسی جدید کا مذاق پیدا کراتا رہا ہوں اور انکو فارسی اخبار اور جدید کتابوں کا درس بھی دیتا رہا ہوں اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر سب نہیں تو اکثر ایک حد تک جدید فارسی کا مذاق لئے ہوئے کالج سے نکلے ہیں۔ بعض نے چھوٹی چھوٹی ڈکشنریاں بھی تیار کی ہیں +

یہ ساری تمہید اس وجہ سے ہے کہ حُسنِ اتفاق سے مجھے الہ آباد جانے کا اتفاق ہوا۔ عالیجناب مولوی ضیاءالحسن صاحب علوی ایم۔ اے کی کوٹھی میں حاضر ہوا +

جناب موصوف نے ایک قلمی کتاب مجھے اس لئے عنایت فرمائی کہ میں اُس میں سے بعض مقامات (درجۂ کامل) کے لئے انتخاب کردوں + رامپور آکر میں اُسے تو دیکھتا رہا لیکن جناب ممدوح کے پاس بھی "عذب البیان" جو آپکے ہاتھوں میں بحر رجسٹرری کرکے اس خیال پر روانہ کردی کہ اگر یہ داخل ہوگئی تو ملک میں جدید فارسی کا مذاق پھیل جائیگا اور طلاب کی اسکی طرف رغبت پیدا ہوگی۔ جناب ممدوح نے اس کو ملاحظہ فرماکر نہایت ہی پسند کیا اور درجہ کامل کے نصاب میں داخل کرکے نہ صرف مجھپر بلکہ ملک و قوم اور رُوحِ مصنف پر احسان کیا ہے اگر فاضل مصنف زندہ ہوتے تو کسقدر خوش ہوتے،

لہ رجسٹرار امتحانات عربی و فارسی یونائیٹڈ پراونسیز و انسپکٹر مدارس عربی و فارسی ۱۲

اور اپنی محنت کی داد پاتے +

حق یہ ہے کہ "عذب البیان" اپنے رنگ کی ایک کتاب ہے اور بلا خوف تردید کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں تو کیا ایران میں بھی اس قسم کی کتاب نہیں۔ یا کم از کم میری نظر سے نہیں گذری +

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ یہ کتاب اپنی تعریف خود کریگی اور زبانِ حال سے بتائیگی کہ میں کس پایہ کی ہوں + سچ یہ ہے کہ قابل مؤلف نے دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ اسقدر لغات و محاورات و اصطلاحات ہر صفحہ بلکہ ہر سطر میں لائے ہیں کہ مافوق مقصود نہیں + ایرانی تمدن اور وہاں کے اخلاق، عادات، رسم و رواج۔ تہذیب و تمیز کا ایسا نقشہ کھینچا ہے کہ ناظرِ کتاب کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم ایران میں بیٹھے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں + بہر حال میں کہاں تک اس کی تعریف کرونگا ملاحظہ کرنیوالوں کو خود ہی معلوم ہو جائیگا۔ یہ بے مثل کتاب عرصہ ہوا ریاست رامپور میں چھپنا شروع ہوئی تھی جس کو ۴۰ سال سے بھی زائد ہوتے ہیں نہ معلوم کیا سبب ہوا کہ ۲۲۰ صفحہ تک چھپ کر رہ گئی اسیوجہ سے اس قدر داخل نصاب ہوئی طبع ہونیکے بعد ملک میں اسکی کچھ شہرت نہ ہوئی اور کس مپرسی کی حالت میں پڑی رہی قابل مؤلف کے ایک عزیز نے اس کو نہایت ہی کم قیمت پر فروخت کیا اور جب اس صورت سے نہ نکلی تو ردی میں بیچ ڈالی گئی + بہر حال میں اس کتاب اور اس کے علامہ مؤلف کو زندہ کر رہا ہوں قوم سے اُمید ہے کہ عالیجناب جسٹس رضا صاحب اور علامہ موصوف اور اس حقیر کے لئے دعائے خیر سے بخل نہ کریگی اور اس گوہر بیش بہا کو ہاتھوں ہاتھ لے گی + عذب البیان نہ صرف درجہ کامل کے طلاب کے لئے کار آمد ہے بلکہ ہر فارسی پڑھنے والے اور پروفیسر کے لئے بھی مفید ہے +

مجھے قوی اُمید ہے کہ پنجاب یونیورسٹی درجہ منشی فاضل کے لئے اور لکھنؤ یونیورسٹی درجہ دبیر کامل کے لئے بھی اسکو پسند کریگی اور دونوں درجوں کے نصاب میں اس کو شامل کریگی۔ اس کی شرح و فرہنگ تیار ہے عنقریب طبع ہو کر شائع ہوگی +

خاکسار

سید محمد نقی شادان

سینیر پروفیسر اورینٹل کالج ریاست رامپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عذب البیانِ محاوراتِ قدس که ساکنانِ دیارِ قدس را حلاوتِ اُنس افزاید +
مضمون پوزش و ثنائے خالقِ بے کام و زبان است که از حرفِ کُن عالم را موجود
و در نوعِ انسان مظاہرِ قدرت انشا نمود۔ و روزنامچۂ صدق نگارِ لیل و نہار که طالبانِ
علمِ معرفت را مطالعہ سواد و بیاضش ابوابِ مہارت کشاید + مشحون حمد و سپاسِ
خالقِ سبحان است که دہانِ مردم بحمدِ او قوتِ ناطقہ فزود۔ و بلغاتِ مختلفہ آشنا فرمود +
معلمے که در مکتبِ بدایعِ اطفالِ غنچه و بناتِ نبات درسِ شکرانۂ امتنانش خوانند +
و منعمے که در مدرسۂ عدم و امکان مادہ و ہیولا بلفظ و معنی از نکرا فیضِ تربیتِ او رطب اللسانند
بندہ نوازے که بعنایتِ قدیمانہ خلعتِ عہدۂ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً در
برِ ابو البشر پوشانید + و بے نیازے که از لطائفِ کریمانہ سرورِ اصفیا را بعطیۂ
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا لذتِ شیر و شکر چشانید + معبودے که نقشِ خداوندیش
را ہر شجر بخامۂ شاخِ تر در اصطلاحِ بندگی بر اوراقِ شگوفه تو بر تو نگاشته
و مشہودے که از پہلو بندیشِ حجرِ خشک دماغ بر اقرارِ یگانگی سطورِ لعل و یاقوت
را سندِ گفتگو داشته + کردگارے که دوائر و مداتِ مناجاتِ او را بحرِ ذخار
بتقریرِ آبدار در سلسلۂ موج از بر رواں دارد۔ و ایزد بارے که فقراتِ بذل
و نوالش را در براری و قفار ہر ذرۂ غبار تسبیح مقصود جاں شمارد + بلبلِ سدرۂ
بحدیقۂ بقا صورتِ حالش از مطائبات صانع پرستی شاہدے ست عادل +
و گُلِ رعنا در طبقۂ نشو و نما خط و خالش برنگ و بوئے ہستی مستفاد و سیت کافل +
داورے که دیلماجِ ابرِ آزار در لہجۂ برقِ شرار ترجمۂ نیایشِ او باصنافِ
ازہار حالی سازد + و جہاں پرورے که اتالیقِ بادِ بہار از لطیفہ ہائے تازه
کار بتوجیہ ستائشِ او در امصار مرغزار غلغلہ فراغبالی اندازد شعر

هر گیاهے که از زمیں روید
وحدهٔ لا شریک له گوید

تعالیٰ شانهٗ وعمّ جرائدُ احسانهٗ وتحیّات زاکیات که فوحاتِ مشک وعنبر از وجنات عبارآتش بمشامِ صافیهٔ مشتاقاں رسد + وتسلیمات نامیات که فروغِ انجم واختر از پرتو بشارآتش بمرامِ وافیهٔ ایمان تہِ نور کشد + بر صفحاتِ اخلاص و عقیدت مسودهٔ نعت ادیب دینی ست که من بابِ ارشاد بکتابِ هدایت سبیلِ نجات آموخته + ورموز ونکاتِ طومارِ سعادت برائے کسبهٔ بری از شرک وضلالت بطورِ کلیات اندوخته + سخنورے که وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی از فرقانِ جاه وجلالِ او حرفے + وپیغمبرے که آیهٔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ از قرآنِ کمالش وصفے + محمودے که محررِ عیارِ دانشِ آب وخاک وجامعِ فرہنگِ عقولِ عشره در حسنِ سیرتش فصلِ مشبعی از قلمِ قدرت احصا نموده + ومسعودے که دفتر نویسِ محضرِ ادراک ومنشورِ کرامِ بَرَرَةٍ فقراتِ صفائے طینتش را در عنوان رسالهٔ سلوک به طغرائے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ املا فرموده + مستوفیِ مصطفیٰ که در دیوانِ قدر وقضا بنامِ نامیش رقمِ خاتم المرسلین از مهرِ نبوت مسجّل شد + ومنشیِ مجتبیٰ که از تالیفِ ذاتِ گرامیش در نفاذِ امرِ حق آئینِ شریعت مکمّل + سیدِ قرشیِ اُمّی که فضلائے شبستان ملکوت را بشاگردی وافادهٔ دانش قوانینِ شرف ومباہات حاصل + وسرورِ مدنیِ ابطحی که اجلائے ملازمانِ جبروت را بطرزِ عبادتش ترقی درجاتِ واصل + دبیرے که حاملِ پیام واز خدامِ او جبرئیل بوده + وبشیر ونذیرے که بالهامِ الٰہی مدام لبِ اعجاز تنزیل کشوده + آں صدیقِ امین واسطهٔ کلامِ پروردگار را آں صدیقِ امین است + ورابطهٔ برزخ در واجب وممکن ہمیں صدر نشین +

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ اما بعد از تمہید تحمید الٰہی و درود حضرتِ رسالت پناہی بر لوحِ ضمیر سخن سنجاں مشہود میدارد کہ راقم آثم محمد حسین بن محمد علی مرحوم ترک افشار تیرۂ قرقلو در ایام صبا ۱۲۲۳ھ برفاقت والد و عم بزرگوار قاصدِ سفر زیاراتِ عتباتِ عالیات گردیدہ از راہ بریلی و مراد آباد و دہلی، و لاہور، و پیشاور، و کابل، و قندہار، و ہرات بمشہدِ مقدس شرف جبہہ سائی اندوختہ بدار الخلافہ طہران مدتے ماندہ پدرم بدر بار قدس اُستار سلطانی باریاب و از خُلاع آفتاب شعاع و خطاب خانی کامیاب گشتہ بآرزوئے دیدن اقربائے وطن وارد تبریز شدہ فرمانِ واجب الاذعانِ شاہی کہ بنامِ نامی شاہزادۂ نائب السلطنہ عباس میرزا در باب سفارش قبلہ گاہی صدور یافتہ۔ نقلش این ست۔

العزۃ للہ تعالٰے۔ حکم ہمایوں شد۔ کہ مفتاحِ ابوابِ فتوح و مصباحِ مشکوۃ رُوح فرزندِ ارجمندِ ارشدِ بیمال نائب السلطنۃ بے زوال عباس میرزا موفق و موید بودہ بداند کہ دریں وقت عالی جاہ رفیع جائگاہ عزت و سعادت ہمراہ اخلاص و ارادت آگاہ عمدۃ الاعزہ والاعیان محمد علی خاں ہندی مدتے ست بدر بار جہاں مدار پادشاہی آمدہ یک چند متوقف الحال عازم نزد آں فرزند گردید ازیں کہ مشارٌالیہ از جملہ نجبائے مملکتِ ہندوستان ست و مراسمِ اخلاصِ او بدیں دولت خلائق مناص معروض رائے مہر ضیائے ہمایوں اُفتاد بآں فرزند ارجمند امر و مقرر می شود کہ در ورود مشارٌالیہ بدار السلطنۃ تبریز در رعایت جانب اعزاز و احترام مشارٌالیہ فروگذاشت نکنند۔ و بکار گذارانِ خود قدغن نمایند۔ التفاتے کہ

باید نسبت بمشارٌالیہ بعمل آورند بنحوے کہ مقرر و معمول داشتہ
تخلف نورزند در عہدہ شناسند تحریر فی التاریخ غرۂ شہر شعبان المعظم
۱۲۳۷ سنہ ہجری ہر طبق آں شہزادہ بکمالِ اکرام و احترام لوازمِ مہمانداری
مبذول گردانید و بارہا بحضور طلبیدہ دلجوئی و تفقد نمودہ خلعتِ
ملبوسِ خاص از صندوق خانۂ کرامت عطا فرمود آقا یم ارادۂ جانب
ارومیہ مولدِ خود و مسکن قدیم کہ داشت مانع قوی پیش آمد رفتن میسر نگشت
بصوب قزوین و ہمدان عطفِ عنان نمودہ در کرمان شاہ رسیدہ
رقمِ دیگر کہ در مادہ التفات والدِ مرحوم اسمے محمد علی میرزا ناظمِ خوزستان
بود۔ سوادش این ست ٭

٭ العزۃ للہ تعالےٰ ٭

حکمِ ہمایوں شد کہ فروزاں کوکبِ آسمانِ خلافت و شہریاری و تاباں
پرتو مہرِ سپہر سریر سلطنت و جہانداری خجستہ فرزند مسعود نامدار
محمد علی میرزا صاحب اختیار سرحداتِ عراقینِ عرب و عجم بعواطفِ
مترادفِ خاطر خطیر پادشاہی مباہی بودہ بداند کہ دریں اوقات عالی جاہ
رفیع جایگاہ عزت و سعادت ہمراہ صداقت و ارادت آگاہ
عمدۃ الاعزہ والاعیان محمد علی خاں ہندی بدربار جہاں مدار
پادشاہی آمدہ یک چند متوقف دریں ولا عازم عتباتِ عالیات
روانہ گردید ازیں کہ مشارٌالیہ از جملہ نجبا و اعزۂ مملکتِ ہندوستان
ست و مراسم صداقت و رضاجوئی او معروض رائے مہرضیائے
پادشاہی افتاد۔ لہذا آں فرزند ارجمند امر و مقرر می شود کہ در ورود
مشارٌالیہ بدارالدولہ کرمان شاہاں در اعزاز و احترام و رعایتِ او

فروگذاشت نکنند و بکارگذاران خود قدغن نمایند التفاتی که باید
نسبت بشائی الیه لعمل آورند بنحوی که مقرر و معمول داشته تخلف
نورزند و در عهده شناسند + تحریراً فی التاریخ غرّه شهر شعبان المعظم سنه ۱۲۳۷ھ
از شومی بخت و سوء اتفاق دهری داؤد پاشا حاکم عراق عرب بر جماعت
زوار تعدّی و اسپ و یابوی آنها غصب نموده - این خبر بشاهزاده
رسید - بعزم تنبیه و گوشمالش لشکر جرّار سوار و پیاده و توپ خانه
و زنبورک خانه ده دوازده هزار کس و البته خود برداشته سر بغداد
یورش برد + از طرف دشمن هم کهیا و زیرش باسی هزار ینگچری و ارنئوت
و عثمان لو و عرب هائی بری و نظام وافر و آتش خانه بمقابله پیش آمده
شکست خورده - سه هزار سر بریده و هفت هزار اسیر شیوخ و افسران
روم و کهیا و سامان نقد و جنس بدست سپاه ایران افتاد + شاهزاده
بعد از فتح نمایان و ارسال سر و زنده و غنایم ایشان بزیارت سامره
رفته + حین مراجعت ناگاه فوت شد + گویند بسازش میرزا محمد
لوسانی وزیر خودش چیز خور گردیده + روزی که جنازه بشهر آوردند
زن و مرد اصناف بازار و ایلات کور و نزدیک دسته دسته
بلباس سیاه و شال عزا بگردن انداخته شانه و سینه بگل آلوده از
ناخن اندوه رخسار و پیشانی خراشیده سر و سینه و زانو را بدست ماتم میکوفتند
و جماعت عمله موت مجمر و عود و سوز و شمعدان روشن را بدست گرفته
بکلمهٔ طیبه ذکر کنان بآواز بلند اشعار حسرت توأمان را خوانان در
جلو می رفتند - و صلحا ناله می دادند + هر طائفه جوق جوق شده
علمها برداشته نوحه سرایان و اویلا گویان در پیش تابوت را می پیمود

باستماع ایں واقعہ کمر و حال شاہ خمیدہ و تباہ و جہانِ روشن در نظرِ جہاں دار تیرہ و سیاہ و مسندِ سر انداز و پشتی و متکائے روئے تخت مشکی فام گردید۔ محمد حسین میرزا خلف اکبرش را بلقب و نام محمد علی میرزا مخاطب بخطاب اعتماد الدولہ و بحکومت آں ولایت والی سرحدات موروثی مقرر فرمود۔ ازیں عزل و نصب کاروبار ماہم درہم و برہم ماندہ ازانجا قدم بشہر بغداد گذاشتہ سعادت آستان بوسی ائمۂ عراق دریافتہ باز بطہران مراجعت نمودہ ذخیرہ اندوز شرف کورنش در صف سلام شاہی گشتہ ہنگام وفور شوق مولد و مسکن ہند سندِ خاقانی برائے اصلاح امور متعلق ملک اودھ بنام حسین علی میرزا فرمانروائے فارس اجرا یافت۔ کہ از حکم سلطانی بوکلائے کمپنی انگریز بہادر بالیوز ابوشہر و گورنر ممبئی و گورنر جنرل کلکتہ بدرجات رقم و مکاتبہ و نامہ بنویسند۔ چنانچہ عبارت مسطور ایں ست۔

بسم اللہ تعالےٰ شانہ العزیز

اَلعِزَّۃُ لِلّٰہِ تعالےٰ حکم ہمایوں شد

کہ فروزاں کوکب آسمانِ دولت و شہریاری و تاباں گوہرِ عمانِ سلطنت و تاجداری خجستہ فرزندِ نامدار حسین علی میرزا فرماں روائے

مملکتِ فارس بعواطفِ مترادفِ پادشاهی معزز و مباهی بوده بداند که عالی جناب عزت و سعادت نصاب صداقت و ارادت آداب عمدة الاعزه و الاعیان محمد علی خان هندی مدتے ست بایران آمده در دربارِ جهان مدار و سائر ولایات متوقف است درین وقت ارادهٔ معاودت نموده ازین که مشارٌ الیه از قرارے که معروض افتاد از جملهٔ اعزه و انجاب هندوستان و خود نیز آدم آگاه صاحب سداد مے باشد بآن فرزند امرو مقرر مے شود که مشارٌ الیه که بآنجا وارد مے شود رعایتِ جانبِ او را منظور و او را مورد التفات دارد و بهالیوُز و کسانے که از دولت انگلشیه در انجاها هستند اظهار نماید که بنوعے که خود دانند سفارشے از مشارٌ الیه بکارگزارانِ هندوستان بنویسند که باعثِ انتظام امر مشارٌ الیه بوده باشد و آن فرزند نامدار توجهات خاطرِ اقدس را در بارهٔ خود بے نهایت دانسته بانهایت استظهار و اهتمام مشغولِ مناظمِ ملک داری و مرزبانی باشد و مستدعیات خود را عرض نموده بعز انجاح مقرون داند و در عهده شناسد+ تحریر فی التاریخ غرهٔ شهر شوال المکرم ۱۲۳۹ هجری+ پس رخصتِ انصراف حاصل و از همه بزرگان خدا نگهدار گفته سیر قم و کاشان و اصفهان و قمشه و شیراز بنظرِ اجمال کرده بواسطهٔ میرزا زین العابدین مستوفی که یک سفر هند آمده در لکهنؤ با والد آشنائی بسیار داشت. و با درمیانے زکی خانِ نوری که وزیر بود و بهره یاب ایوانِ جلوس فرمانِ فرما گردیدیم مشمول تفقد و الطاف نمودند و بر وفق اشارهٔ خاقانے حکم نامه بنامِ بالیوُز عز صدور یافت که در بندر ابوشهر

بمکتوب داده نقلش گرفته نشد۔ شیخ عبدالرسول خان حاکم وبالیوز
لوازم احترام بتقدیم رسانیده سوار جهاز فرکٹ کردند چون پا بعرصهٔ
لنگرگاهِ ممبئی نهاده شد مکاتبهٔ شهزاده که این فقرات اوست

حسینعلی ۱۹ ۱۲
بلند اختر برج شهی

عالی جاه رفیع جایگاه دولت وعزت و اقبال پناه شهامت
وبسالت وجلالت انتباه فخامت ومناعت واُبهت اکتباه مجدت و
نجدت ونبالت همراه عمدة الامراء الانگلشیه وزبدة العظماء المسیحیه
گورنر بهادر حاکم بندر معمورهٔ ممبئی زینت اندوز صندلی عزت وجرعه نوش
صهبائے عشرت بوده مرفوع مے دارد که چو خاطر التفات مظاهر
مقرون وضمیر عطوفت مشحون متوجه آن مے باشد که بآن عالی جاه دولت
وعزت واقبال همراه شیوهٔ ستودهٔ التفات معمول و در ملزومات
ودادیه عطوفت مساعی جمیله مبذول شود۔ لهذا آن عالی جاه دولت و
عزت واقبال همراه را بوسیلهٔ ارسال این نامه عطوفت ختامه
قرین انحاء استظهار و در ضمن نگاشته خامه اظهار مے گردد که عالی جناب
مقدس القاب عزت وسعادت انتساب فخامت ومناعت مآب
صداقت وارادت اداب عمدة الاعزه والاعیان محمد علی خان هندی
مدتے مستظل آفتاب جهان تاب عنایات بے غایات اعلیٰ حضرت
قدر قدرت خورشید رایت عطارد فطنت بهرام سطوت زحل

رفعت پادشاہ بے ہمال و باین وسیلہ کامیاب حصولِ آمال بودہ منشور باہر النور آفتاب ظہور و یرلیغ بلیغ مرحمت دستورِ سلطانی مشعر بر سفارشِ او پذیرائے صدور یافتہ کہ عنایاتِ کاملہ را نسبت بہ عالی جنابِ مشار الیہ بظہور رسانیدہ او را موردِ اعزاز و اکرام و بہ منتسبانِ دولتِ انگلشیہ اظہار و اعلان شود کہ در حینِ ورودِ او بآں حدود و ثغور لازمہ عزت و حرمت و محبت بابو نمایند نظر باتحادِ بین الدولتین علیتین قوی بنیاد بآں عالی جاہ دولت و عزت و اقبال ہمراہ نگاشتہ کلکِ وداد مے گردد کہ بعد از حصولِ ملاقاتِ عالی جنابِ مشار الیہ آں را بر جہازِ مضبوطے سوار و روانۂ مملکتِ کلکتہ و ہر قسم خواہشے کہ باعثِ انتظام و پذیرفتِ اموراتِ او بودہ باشد از اں عالی جاہ دولت و عزت و اقبال ہمراہ نماید لوازمِ اہتمام و التفات را معمول دارند کہ روانۂ وطنِ مالوفِ خود گردیدہ کمالِ امتنان و رضامندی بجہتِ او حاصل شود و ہر قسم مطالب و خواہش کہ داشتہ باشند بمقامِ اظہار و اعلان در آورند کہ کارگذاراں در انجامِ آں مامور شوند باقی ایامِ عزت و دولت و اُبہت بکام باد + تحریر فی التاریخ بست و سیوم ربیع الآخر ۱۲۴۰ھ ہجری + منشورِ مذکور حینِ ورود ابلاغ گردید میر منشی سید محمد بغدادی باستقبال آمد و از مرکب در بگھی سوار کردہ بشہر آوردہ در مکانِ سرکاری جا دادہ ظہورِ مراسمِ مہمانداری را متکفل و بعد از توقفِ چند ماہ رو بمقصد نمودہ شد۔ پونہ و اورنگ آباد و حیدر آباد و مچھلی بندر کہ دخلے براہ نداشتہ از قوتِ جاذبہ آب و دانہ بگذرگاہ افتادہ بطریقِ خشکی از معبرِ سیکاکول و کنارۂ

عمان و جگن ناتهه و کٹک و اکثر بلدهٔ دیگر درکلکته آمد مراسلهٔ شاهزاده
پائے نام لارد گورنر جنرل افهرست بها در واصل گردانید که عنوان
کتابت چنان بود ؛ نامهٔ محبت ترجمهٔ حضرت فلک رتبت شوکت
و جلالت و عظمت پناه دولت و نبالت و جلادت دستگاه
فروزان گوهر دریائے ابهت و کیاست درخشان اختر آسمان
مجدت و فراست زینت اندوز صندلی نجدت و پیرایه بخش
تخت شهامت و اقبال گورنر کلکته فرمان فرمائے مملکت هندوستان
دام شوکته و اجلاله و عبارت کتابت این ست ۔ چندان که
شعشعهٔ جمال عیسی مهر گردون نشین از مملکت چهارمین روشنی افزائے
عرصهٔ زمان و زمین و دم مسیحائی صبا در گلشن خضر احیات بخش شمر مرگان
لاله و ریاحین است ۔ چمن عزت و دولت و شوکت و فرمانروائے
از رشحات سحاب عنایات بے نهایات داور ازلی مخضر و صفحه خاطر محبت
مظاهر از اضواء الطاف و اعطاف قادر لم یزلی منور بوده باد ۔ بعد از
دعوات محبت آیات که پرتو اجابتش صوامع سرائر ملکوت را
مزین سازد ۔ و اتحاف هدیهٔ تحیات مودت بینات که اشعهٔ آثار
استجابتش مجامع معتکفان حظائر جبروت روشن فرماید بر مرآت
ضمیر آفتاب تنویر منطبع میگرداند که چون لوازم اتحاد بین الدولتین العلیتین
این و رواسم وداد قوانین فیما بین شوکتین قویتین چنین ست که
که میان دو شوکت عظمی همواره در ارسال رسل رسایل مفتح
ابواب دوستی و محبت و در اظهار مهام و مرام مشید بنیان مؤالفت
و مودت شوند بنا برین بنگارش این مراسلة الاتحاد پرداخته

بجہت استحضار مرقوم خامہ اظہار مے گردد کہ عالی جناب معلے
القاب محامد وکمالات اکتساب عزت وسعادت نصاب صداقت
وارادت آداب عمدة الاعزه والاعیان محمد علی خاں
ہندی حامل صحیفۃ المجبتہ یک چند در دار الخلافہ طہران جبہہ سائے
آستان عدالت ارکان اعلیٰ حضرت قدر قدرت خورشید
رایت عطارد فطنت بہرام سطوت زحل رفعت خدیو بہمال
و بایں وسیلہ کامیاب حصول آمال بودہ دریں وقت مرخصی حاصل
ومعاودت بوطن مالوف خود نمودہ یرلیغ بلیغ باہر النور وتوقیع وقیع
مرحمت دستور سلطانی مشعر بر سفارش او شرف صدور یافتہ
کہ عنایات کاملہ را نسبت بعالی جناب مشار الیہ بظہور رسانیدہ
بآں زیبندۂ آرایک اجلال اظہار و اشعار شود۔ کہ در حین
ورود عالی جناب بآں حدود و ثغور لازمۂ عزت و حرمت
ومحبت باو نمایند و لوازم التفات را نسبت باو مبذول و نواب
مستطاب مبادی آداب لکھنؤ اطلاع دہند کہ امور آں را
قرین انتظام و انضباط و بایں وسیلہ خاطر آں را رہین بہجت و
نشاط سازند و ہموارہ مرغوبات ضمیر والا را کہ مشعر بر استقرار
امر جہاں بانی و فرماں فرمائے بودہ باشند بمقام اظہار و اعلان
درآورند کہ کارگزاران دولت ابد مقرون بانجام آں مامور
شوند باقی ہموارہ اساس محبت و وداد تا ابد الدہر پایدار
و مواد مودت و اتحاد فیما بین دولتین علیتین قوی بنیاد و شوکتین
قویتین راسخ الاعتقاد محکم و استوار باد۔ محررۂ تاریخ بست وسیوم

شهر ربیع الثانی سنه ۱۲۴ هجری + پس از دار الاماره کلکته بر آن
مرشد آباد - و عظیم آباد - و بنارس را پائمالِ مرکبِ عزم
گردانیده بمنزلِ مقصودِ لکهنؤ قرار گرفته ملازمِ درگاهِ پادشاهی
بوده تا آن که بهمین طلب و رهنمونیِ قدردانی و ذره پروری آفتابِ
فلکِ حکمرانی مرجعِ رؤسائے دوران و ملجاءِ عظماءِ هندوستان
بندگانِ ذی شوکت و شان جنت مکان نواب محمد سعید خان بهادر
نور الله مرقده برامپور وارد و پابندِ سلسلهٔ نوکری مجاورِ آستانِ
سپهر بنیان گشته پس از انتقال خداوندِ نعمت بجوارِ رحمتِ
حضرتِ عزت جلت عظمته و عمت نعمته بحسبِ ولایتِ عهد مسندِ
ایالت و سروری بقدومِ خلفِ باعز و شرف محتشم الیه رونق دوبالا
یافت رئیسے که در عقل و دانش فلاطون و ارسطو را معلم و امیرے که
در فضل و کمال روح القدس را ملازم است انتظام ملکدارئش
ضرب المثلِ دانایانِ فرنگ + و عدل و دادارئش سندِ عقلائے
با فرهنگ + شحنهٔ سیاستش نامِ شر و فتنه از ورقِ هستی سترده +
و بعهدِ دولتش بساطِ امن و امان برائے دوست و دشمن گسترده +
از طنطنهٔ شجاعت و دلیری او بهرام را لرزه بر اندام + و
از شهرهٔ صیتِ سخاوت و کرم گستریش بحر و کان را شرمندگی تمام +
خورشید طالع لطیفه تاریخ ولادت ۱۲۳۰ باسعادتش + و اقبال
و دولت را مباهات با دراکِ ملازمتش + جوهرِ شمشیرش آبِ
تابِ حدقهٔ چشمِ فتح و ظفر + و عزمِ جهان مسیرش یک دل و رائے
قضا و قدر + در راهِ فیل بادپایش او هم فلک کمر شکسته + و بقدم

توسنِ سپہر پیمائش سمندِ وہم خستہ + جنابِ معلی القاب قمر رکاب
شوکت و شہامت مآب خدا آگاں نواب محمد یوسف علی خاں بہادر
والیِ ملک رامپور طَابَ اللّٰہُ ثَرَاہُ وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَثْوَاہُ +
چوں زیب دہِ وسادۂ ریاست شدند۔ ہمچناں سر رشتۂ موجبِ
سابقہ برقرار داشتہ + وظیفۂ عزت و برتری را قائم و استوار
گذاشتہ + قامتے کہ بندبندش چوں نے بوریا از مغزِ قابلیت
خالی بود از برگ و نوائے تربیت شائستہ سازِ مناصب گردانید +
و سرے کہ مانند کاسۂ طنبور تہی از مادۂ استعداد مے نمود باسبابِ
گردن فرازی ہمدوش زہرہ و مشتری ساختہ بمراتبِ علیا
رسانید + روزے در مجمعِ امثال و اقران ذکر گفتگوئے فارسی بمیاں
آمد باشندہائے ہندوستان را تفاخر بر انست کہ قواعدِ فہم
اصطلاح و محاورہ و لغت و نکاتِ عجم چنانچہ ماخواندہ و ماہریم ایرانی ہا
چہ میدانند و انصاف ہمیں ہست کہ ناطق بدعوئے صادق اند لاکن
حرف زدن راہ نے برند و در نوشتنِ کلامِ صاف از ہمہ رنگ
عاری مضطر اند۔ زیرا کہ لسانِ تحریر مخالفِ زبانِ تقریر ست و اصطلاح
ہر فرقہ از اصناف با طبقۂ دیگر بسبب محلِ تغیر و اختلاف۔ معرفتِ محاورات
تامی گروہ و اقوام و قبائل و اہل و الوس و کسبہ بازار و سائرِ خلائق
ہر دیار موقوف بمعاشرت فصحائے اہلِ لسان یا اکتساب از بلغائے
زباں داں مے باشد۔ چہ ہر صنفے بمحاورۂ خویش و آشنا و برموز و کنایات
خود گویا اند مانند علما و حکما فضلا و طلبا، وزرا، و امرا عرفا و شعرا و ادبا
و اطبا کتاب و حجاب پیش خدمت و رعیت حلاج و نساج و سراج

ملّاح و فلّاح سلّاخ و طبّاخ زہّاد و عبّاد صیّاد و حدّاد جلّاد
و فصّاد تُجّار و سمسار عطّار و تمّار معمار و نجّار طرّار و خمّار
بزّاز و خرّاز خبّاز و سرباز کنّاس و حلّاس جاسوس و سالوس
نقّاش و قلّاش فرّاش و نبّاش رقّاص و غوّاص مُرتاض و
نبّاض واعظ و حافظ شمّاع و طمّاع صبّاغ و دبّاغ صحّاف و صرّاف
علّاف و ندّاف دقّاق و حلّاق حکّاک و دلّاک جمّال و حمّال بقّال و
دلّال رمّال و نقّال خیّام و حجّام باغبان و پاسبان دربان و سگبان
فیلبان و شتربان جاشو و قصّہ گو سوقی و صوفی و ساقی کولی و لولی
لوطی و بوقی و کسانے کہ از اصطلاحِ فضلا و جہلا بے خبر و از محاورۂ
خواص و عوام بے اثر اند بدون تفریق و تفکّر امتیاز و تدبر چند کلمۂ
غیر فصیحہ و متداولِ اجلاف و سوقی ہا را بدعوے دانش در کلام
کہ مقامش نباشد آوردہ بنیانِ کاخِ سخنوری از بیخ و ریشہ
بر انداز ند و شاہدِ عبارت از زیور بلاغت معرّا و در نظرِ
اربابِ معرفت رسوا سازند بیچارہ قتیلِ کُشتۂ دعوے فارسی
دانی و سرگشتۂ معرفتِ لسانِ ایرانی بعضے کنایہ و اصطلاح و محاورۂ
شنیدہ و پرسیدہ و در اشعار و فقراتِ منثور خراسانی و مازندرانی
و گیلانی و آذربائجانی و خوزستانی و طبرستانی و یزدی و کرمانی و
شوشستری دیدہ و استعمالِ لازم و متعدی را بالقیاس
و قواعدِ صرف فہمیدہ آنہا را در غیرِ ما وُضِعَ لہٗ آوردہ غریب
خلط و خبط بضبطِ تحریر بکار بردہ خود را چناں قلم دادہ کہ بکلماتِ
ایرانی و بلادِ عراق و فارس آگاہ بودہ و مشتہر شدن بیچارہ را

بدیں دعوائے تباہ نمودہ بہ تیغ خامہ اصلاح خونِ فارسی بے گناہ
را ابتاح گردانید اہلِ ہند را ندانستن طریقِ گفتگوئے عجمی
بعلّتِ عدمِ معاشرت اصلا نقص و مضرت و عیب و حقارت
نیست زیرا کہ اہلِ کشورِ دیگر بقدرِ دفعِ ضرورت ہم در تکلمِ
زبانِ بیگانہ عاجز و مضطر اند۔ لہذا غرض از تسویدِ ایں عباراتِ
سادہ از تکلفِ رنگِ گل و نسریں و فقراتِ بری از استعارہ
ماہ و پروین بیانِ محاوراتِ فارسی متداولِ مردمِ ایران و اعلانِ
راہ و رسمِ نشست و برخاستِ ایشان است کہ بسببِ عدمِ
آگاہی اہلِ ہند را در آں دستگاہے نیست۔ فقیر چونکہ ہفت
سال بآں سرزمین نشو و نما کردہ اکثر اوقات در صحبتِ ہر صنف
بسر بُردہ چنداں کہ بذہنِ ناقص خود وقوف بہم رسانید و بصندوقِ
سینہ آمادہ داشت۔ بحسبِ فرمائشِ اخلائے روحانی
بطورِ تحریرِ روزنامچہ قدرے ازاں برنگاشت تا از خواندن
و شنیدنِ حرف و حکایاتِ مندرجہ قاری و سامع را بر کوائفِ
سلوکِ آں ولایت آگاہی شود +

للمؤلف قطعه مدحیه ولی نعمت دام اقباله

خطاب کرد بمن دوستے که خاطرِ او
عزیز بود برم چون نشاطِ عهدِ شباب

رفیع قدر گرامی نسب ستوده خصال
گلِ ریاضِ نبی برگزیدهٔ احباب

سعید و سید وحیدر علی شریف حسب
ز جد و باب نژادش سلالهٔ اطیاب

که هرچه دیدهٔ از راه و رسمِ ملکِ عجم
شمار کن بزبانِ بیانِ نسخ و روئے متاب

قبول کردم و بستم کمر بفرمانش
اگرچه نیست مرا دسترس بپائے کتاب

بیمنِ مرشدِ غیبی نوشتم از سرِ عجز
خدا کند که شود قابلِ پسندِ جناب

ولی نعمت و جوهرشناسِ فضل و هنر
عیارِ دانش و فرهنگِ عدل و فیض مآب

امیر ابن امیر و رئیس ابن رئیس
فقیر پرور و مسکین نواز از هر باب

پناهِ شرعِ متین و مربی هر علم
گره کشائے دلِ مستمندِ اهلِ صواب

ز شرمِ ریزشِ آن بحرِ جود و کانِ سخا
فگنده حاتمِ طائی برخ ز خاک نقاب

اگر کشند بمیزانِ عقل حلمش را
سبک نمایدش الوند کوه مثلِ حباب

بعهدِ نصفت و عدلش نموده بچهٔ میش
فراز سینه و دستِ پلنگ بالشِ خواب

شمیمِ گلشنِ خلقش که در تواضعِ خلق
هزار مرتبه خوشتر بود ز مشک و گلاب

بگاهِ قهر و غضب گر نگاه شرزه کند
برائے هستیِ اعدا شود زبون ز شهاب

سمندِ وهم فتد خسته پائے در تگ و دو
اگر ز توسنِ او یک قدم نهد بشتاب

تهمتنے که بهم مصافِ او دمِ رزم
عجب مدان که شود آب زهرهٔ سهراب

همیشه پیش روِ موکبش سپاهِ جلال
مدام شاطرِ فتح و ظفر دوان برکاب

سپهر مرتبه عالی گهر مدار اقبال
عزیزِ مصرِ شهامت خدیوِ مهرِ قباب

بنامِ کلب علی خان بهادرِ جم جاه
که هست پایهٔ قدرش بلندتر ز سحاب

مرا بدامنِ الطافِ آنچنان پرورد
که برتر است عباراتِ شکر او ز نصاب

شمولِ بندهٔ تنها گشت لطف و کرم — نمود فرعِ امید یک جهان سیراب

بعهدِ عاطفتش خوش دل اند آسوده — قدیم زمرهٔ خرد و بزرگ نوکر باب

فلک بذکر نکویش که در دعا شنود — پئے نثار برآرد ز جیب دُرِّ خوشاب

بزرگوار خدایا اساسِ دولتِ او — نگاهدار ز آسیبِ اندراس و خراب

کلامِ نادر و مرغوب داں ز کلکِ حسین — بطرحِ تازه برآمد چو غنچهٔ زینتِ حجاب

رجا که اهلِ معانی ز صورتِ الفاظ — مدام میل نمایند کیفِ شهد و شراب

تمام گشت بسالے که بود از ہجرت — ہزار و دوصد و ہشتاد و نه ز روئے حساب ۱۲۸۹

واین رساله عجاله را بنامِ **عذب البیان** موسوم نمودم اُمید که بمفاد الانسان مرکب من السهو والخطاء والنسیان هر جا لفظے بے محل و نا مربوط بنظرِ اربابِ تحقیق آید آں را بمدادِ اصلاح زینت دهند و بیک قلم منتِ تحریرش را بر جانِ بندهٔ هیچمداں نهند وَاللّٰهُ المُوَفِّقُ وَعَلَیْهِ التُّکْلَانُ **پوشیده نماند** که سرحدِ و ثغورِ ایران در عهدِ حکومت هر طبقهٔ سلاطین مختلف بوده بیک قرار همیشه نمانده عراقِ عجم وسطِ کشور ست و مُلکِ خُراسان و مازندران و خوزستان و گرمسیرات و فارس و بنادر و طبرستان و آذربائجان و گیلان ملحقاتِ چار دورے باشد و در هر یک آبادی شهر بزرگ و کوچک و دیه بسیار ست که بازارِ مسقف و چار سوئے و کاروان سرا و رباط و حمام و مسجد و مدرسه و تکیه و آب انبار تعمیر نموده اند بالفعل طولِ آں بسرحدِ افغانستان از خاکِ کافر قلعه مابین مشهد و هرات هر طرف شش منزل و از مشهد تا طهران بست و هفت منزل و ازانجا تا کرمانشاهان شانزده منزل از بلدهٔ مذکور تا خانقیه عرب و عجم

وُیل ذہاب بالائے رود خانہ کہ نامش خاطرم نیست شش منزل
وہمیں قدر از انجا تا بغداد ست ودر عرض یک طرف گیلان بکنارۂ
دریائے کاسپین و لنکران و سالیان و جانبے ارزن روم مے باشد
و دہنۂ مملکتِ ایران ہفت منزلے تبریز ست و از انجا تا زنجان
ہشت و قزوین دوازدہ و دار الخلافہ از تبریز شانزدہ منزل
مے باشد و از طہران تا اصفہان دوازدہ و از انجا تا شیراز
ہم دوازدہ و از شیراز بندرِ ابوشہر ہشت یا دہ منزل است باقی
از اطرافِ چہار جانب آراضی و آبادی بتحتِ سلاطینِ روم و
اُروس و اولاد و احمد شاہ دُرّانی و انگریز و دیگران رفتہ سمتِ آذربائیجان
تا قلعہ شیشہ و تفلیس بست و دو منزل جملہ ملک شروان و داغستان
و گرجستان در قبضۂ تصرفِ اولیائے دولت مفتوحۂ ایران
بودہ بدستِ اُروس افتادہ و از جانبِ خوزستان حلہ و کرکوک
و موصل و بغداد و بصرہ سیزدہ منزل بہ تصرف اولیائے روم
ماندہ و طرفِ بنادر و جزائر دریائے عمان مثل خارک و بحرین
و مسقط و راس الخیمہ و دریہ خیلے ملک ماتحت و باج گذار تختِ عجم
بودہ کہ سرخود و منسوب انگریز و متعلق دیگران شدہ و سوائے
توران بلخ و خوارزم و سرخس و اُورگنج زیرِ نگینِ شاہِ ایران کہ
بود بدر رفت و جانبِ خراسان ہرات و قندہار و نصف
راہ کابل و سیستان بلکہ تا جلال آباد و ہم دریائے سندہ
سرحدِ عجم شمار مے شد خارج گردید و باید دانست کہ در ملکِ
ایران چہار فصل ست از تحویلِ آفتاب در برجِ حمل تا آخر جوزا

سہ ماہ بہار باشد کہ موسم شگوفۂ و گل کاہُو و رِیواس و خیار و کُنبزہ و آلوچہ و تُوت و آلو بالُو و گیلاس مے شود و از ابتدائے سرطان تا آخر سُنبلہ تابستان و فورمیوۂ سیب و انگور و زرد و گرجہ و انجیر و حُلو و گرمک و طالبی و ہندوانہ و خربوزہ وغیرہ و از میزان تا انتہائے قوس پائیز فواکہہ رسیدہ و پختہ و بکمال شیرینی آمدن خشکیدہ و چیدہ شدہ در ذخیرہ مے برند و از جدی تا حُوت دو چلۂ بزرگ و کوچک زمستان ایام بارشِ برف و باراں و یخ بستِ حوض و دریا و وقتِ خزاں و بے برگی تمام اشجار ست سوائے حضرت سَرو کہ ہمیں وجہ اور ا شعرا و اہلِ سخن آزاد خوانند کہ مدام یکسان است و در بلاد معتدل مثلِ فارس و سائر گرمیرات کرمان و یزد ہماں روز و شب از تقدیم خورشید در منزل نو تغیر ہوا معلوم تواند شد کہ فصل بدل گردید و کثرتِ بارشِ برف در چلہ ہائے زمستاں و باراں با یام بہار و پائیزیاں مے شود در زمستاں باراں و در ایامِ بہار نیساں مے بارد زراعتِ گندم و جَو و نخود زیرِ برف روئیدہ سوزن بالا آمدن ہر قدر برف آب مے شود بخاک فرو میرود و زیادتے جاری شدہ برود خانہ مے پیوندد + بدون سوختنِ ہیزم و آتشِ زُغال در سردی ہوا زندگی مردم میسر نیست ۔ و در گرما حاجتِ بادزن و چھتری میان ہیچ ملک نہ مے باشد ۔ سوائے کرمان و مازندران و از میوۂ خاص ہند نے شکر در مازندران ہم مے رسد باقی انبہ و کٹھل و بڑہل

و شریفہ پیدا نشود و کُنار در ملکِ عرب و عجم بعضے جا ہست
اگرچہ بخوبی کنار فرخ آباد و لکھنؤ نباشد و جامن و کمرک و لوکاٹ
و لیچو و کھرنی و انناس بہ کُلّی ہیچ جا نیست و فالسہ بدل ناقص آلوبالو
و گوندنی شبیہ ناقص گیلاس ست و خورش پائے گوشت کہ در ہند
آنرا ترکاری گویند مثل آلو ۔ و اروی ۔ و چچینڈہ ۔ و پلول ۔ و آریہ
و کندرو ۔ و گوبھی ، و ترئی ، و کریلا ، و کسیرو ، و سنگھاڑہ ، و شکرقند
و زمین قند ، و کاندو در آں جا نباشد مگر حالا شنیدہ ام کہ
آلو ، و ترئی ، و فلفلِ سرخ پیدا مے شود ۔ الّا گزر کہ زردک گویند
برنگِ زرد و شلغم سفید و چقندر خیلے بزرگ بقدر ہندوانہ
و ترب مشابہ شلغم و بادنجان درشت و بامیاں و کدوئے دراز
و مدور و خیار چنبر و بالنگو و کلم بسیار بزرگ و پیاز سفید و موسیر
و سیر لذیذ تحفہ بہم رسد کہ در ہند یافتہ نشود ۔ چنانچہ بعضے
را خام مثل زردک مے خورند + و اہلِ ایران دو قسم اند ۔ یکے شہری
سکنۂ بلدہ بزرگ و کوچک کہ اقسام آں مذکور خواہد شد ۔ دوم
دہاقین و آنہم دو نوع ہستند ۔ یکے دہ نشین اند کہ از چینہ گل و خشت
خام و آجرِ پختہ مکان ساختہ بلکہ دور آبادی خود دیوار بلند
کشیدہ چار طرف خندق کندہ و خاکریز نمودہ بر دروازۂ قلعہ
زنجیر حاجی بنا نہادہ تختہ پُلِ مقابلِ دروازہ نصب کردہ برج و بارہ را
تفنگچی محافظ و نگہبان مقرر دارند در فصلِ خریف و ربیع از خر و گاو زمیں را شخم و شیار
و خیش نمودہ ہر سال مایہ دادہ قوت بیفزایند و تخم پاشیدہ گندم و جو و نخودِ
سفید و عدس درشت و لوبیا و برنج و مونگ کہ آں را ماش نامند

و باقلا که مثال سیم مے شود و زرّت و ارزن و کافشه و پنبه
که تخم او را پنبه دانه نامند و کتان و خردل و سرشف
و بید انجیر کاشته از قنات و کاریز و چشمها آب داده سر رسیدن
حاصل از داس درو کرده بخرمن برده کوفته کاه و غله را جدا و صاف
کرده چیزے بنا بر مصارف خود و دواب بخانه ها انبار نمایند و زیادتے
را بار شتر و الاغ کرده در شهر برده نقد گردانند از جنس باکول
آرهر و کلتهی و ماش و باجره و کودوں و مٹر وجود ندارد + دوم
ایلات صحرانشین زراعت ندارند خیمه سیاه پلاس را بدشت
و صحرا زده از گله و رمه و ایلخی گوسفند و بز و گاو و اسپ و خر
و قاطر و شتر وجه معاش بدست آرند اول بهار پشم آنها را
قیچی کرده و از مقراض چیده قالمه و رسن تابند و جوال
و گلیم و قالین و جوراب بافند و از بیخ موهائے بز کرک سوا نموده
برائے مالیدن نمد و پاپنچی و کلاه و بافتن شالکی و شال فروشند
و از شیر دوشیده یومیه پنیر و ماست و کشک و قره قروت
بعمل آورده مے خورند و بیع مے نمایند و از برّه و بزغاله
هزاران را سر بریده پوست کنده بجهت کلاه و کلیجه
و پوستین دهند و دباغی کرده انبان سازند و بدست سوداگرها
بنقد و نسیه معامله کنند و گوشت را با دنبه در دیگها
انداخته سرخ نموده در شکنبه که ماست و نعناع و نمک مالیده
باشند پر کرده بمصرف خوراک و مایهٔ قوت و معامله رسانند
و کره اسپ و خر و قاطر و پاکش دیگر پول گرفته سودا نمایند

در موسمِ گرما بزمین سرد سیر پُر آب و علف و بوقت سردی
هوا میان گرمسیرات کوچ کنند و در قشلاق و ییلاق بسر آرند
پسر و دختر خود ها را با هم پیوند دهند و با شهری نیامیزند زنانِ
ایشاں از کسے رُو نگیرند مگر از آدم بیگانہ بلاد و سوادِ اعظم
پرده و حجاب لازم شمارند بے عصمتی درمیانِ آنها
نباشد اگر باغوائے نفسِ امّاره گاہے امرِ فاحش رو دهد
زن و مرد بدکار بکشتن سزایابد از پادشاهانِ سلف عهد و پیمان
شده که از هر ایل ترک رعیتِ ایران انچه سابق کوچانیده
از توران بآں ملک آورده جا داده اند مثل تُرکمانِ وهزاره
و قزّاق و تکہ و یموت و گوکلان و اُویماق و افشار و قجر واز
تاجیک زاد و ولدِ خود عجم قوم بختیاری و فیلی و زند و کُرد
و لر ممسنی و شاه سون و کلهر و قرعی و جمشیدی و ایلخانی سروعده
معین این قدر سوار و باین شمار پیاده برائے نوکری سپاه
پائے رکاب داده باشند کلانتران و ریش سفیدان هر تیره
اسامی خانوار شان را نشان مے دهند در سپاهی مے آیند
باید خدمت قبول نمایند تخلف دراں راه نمے یابد اگر ملازمت
نخواهد استعفا عرض دارد جوان بایراق را عوض بیارد بسبیلِ
نقیب و مستوفی را چرب کند از بندِ چاکری خلاص و رها
مے شود و علاوه آں بضرورت مهمِ جنگِ با دشمنِ بیرونی
لشکرِ کمک هم ازیں جماعت محصّلِ شاهی گرفته مے آرد
هر چند که بعضے شب و روز حین غفلت در میروند و باز گیر مے آیند

وبسیاست میرسند + قسم دیگر از دهات و شهر مشترک اند
که زمین گوشه وکنار و بیرون هر بلد را دیوار حصار کشیده خواه
بدون احاطه باندختن قاذورات و خشکبار قوت داده طرح
چمن وخیابان ریخته اشجار الوانِ میوه نشانیده از مهارتِ
باغبانی پیوندِ شاخ و اصلاحِ ته خاک بریختن پہن و خون
ومرده جانورهائے بچه سگ وموش وپیچیدنِ نمد در بیخ
درخت بزرگے وشادابے وشیرینی و رنگِ ثمر بروئے کار
در موسمِ بهار و پائیز تا دست رس خود از خام وپیش رس
وپخته میوهٔ تر وتازه چیده آورده فروخته وبعد فصل در
ذخیره داشته تا نوروز انگور وسیب وبه وگلابی وخربزهٔ وهندوانه
فروشند و مویز وکشمش وجوز قند وقیسی وتوت و زرد آلو
وانجیر خشک رامعامله کنند واز انگور سرکه سازند وشیره و
دوشاب نموده مایه قوت گردانند واز اهلِ شهر هم اقسام
مردم اند یکے اربابِ حکم ومتصرفِ ملک ودولت و دران چند
گروه اند + اوّل سرفرازانِ مراتبِ علیا از روئے وراثتِ
آبا واجداد یا بزور اقبالِ خداداد خواه دمِ تیغ برنده فولاد
سرتاج همگی پادشاه و وزیر اعظم دستور المعظم ومستوفی
وعمله دیوان وفرمان فرما وحکام ولایات + دوم اهلِ سیف و
سنان ده باشی ، وسلطان ، ویاور ، وسرهنگ ، وسالار
که منصب دارانند وسواران باشمشیر وتبر و نیزه و تیر و
کمان وکیسه کمر بسته وتفنگ داغستانی ولاری وطپانچه کمر

وقبوز قرپوش زین دارند وچکمه وزانوبند وزره وچار آئینه
وخفتان وساعدبند وکلاه خودپوش بوده باشند ومَن تَبَعَہُ
انہا نقب زن وسیبه وسنگرساز وتفنگچی تفنگِ فتیله دار وجزایرچی
ونظامِ سرباز فرنگی وتوپ خانه وزنبورک شتر وطرح انداز
وجرچی ونقیب تمامی نوکر بابِ ملازمِ پائے رکاب گفته شوند
سوم عملۂ درِخانه ایشیک آقاسی وقاپچی ویساول وجارچی و
میرِغضب واَشیر وناظر وداروغه شهر که مفصل ذکر خواهند شد
حاشیه دستگاهِ سلاطین وامرا وبزرگاں مے باشند ومثل
جانورهائے خوش آب وعلف هرچند روز بجائے دست اندرکار
مانده گذران زندگی را بسر مے برند از شاگرد پیشه ولشکری مواجب
نقدی که مراد مبالغ سکه دار مشاهره باشد فراخور حال چه
سوار وپیاده بسرِ هر شش ماه خواه سال مے یابند وجیره یعنی
خوراک یومیه که برائے جمله چاکرها معمولست بوزن مقرّره
مختلف الحال جنس از نان وماست وپنیز وآرد وکنجد وروغن
وگوشت وبرنج وهیزم وزغال وشیرۂ انگور حتّٰی میوه هم برات
آں را غرّۂ هر ماه مے ستانند + چهارم اهلِ سُوق وحرفه در
ذیل تماشائے بازار دُکان هریک بنوعے که مروج ورسم
هر صنفِ کسبه بوده وچه مے ساختند معامله مے نموده وصف
کرده خواهد شد + پنجم متوکلین علے اللّٰه سلسلۂ جلیلۂ
مجتهدین که حافظِ حوزۂ شریعتِ غرّا وحارس ملتِ حنیفه بیضا
هادیانِ راهِ دین وحاکمانِ حدودِ شرعِ متین اند + مجتهد کسے ست

که قواعدِ اوامر و نواهی الٰهی و احکامِ شرائع حضرت رسالت پناهی
از صوم و صلوٰة واجبات و مندوبات و محللات و محرماتِ
مباحات و مکروهات طهارات و نجاسات با دلهٔ اربعهٔ
کتاب و سنت و عقل و اجماع استنباط و تحقیق طریق تعدیل
و توثیقِ رجالِ روات کرده در جمیعِ علوم صرف و نحو و منطق و معانی
و بیان و لغت و اصول فقه و فقه از عبادات و معاملات تا قصاص
و دیات و حدیث و تفسیر و حکمت و کلام استقراعِ وسیع و
تدقیق و تصحیح منیع نموده ملکه بهم رسانیده افاده و افاضهٔ
درس و تعلیم فرماید و مجتهد جامع الشرائط اعلم و افقه
و اعدل و ازهد و اتقا و اورع اهلِ زمان و اقران و مسلّمِ فضلائے
دوران باشد حکم آن بر تمامِ مردم از شاه تا گدا نافذ
و جاری بوده او را مطاعِ لازم الاتباع دانند چنانکه
بعزل حاکمِ ظالم بلد امر نماید رعایا و لشکر فرمانش پذیرند و کسے
که بمراتب مذکور نه رسیده باشد از رجال و نسوان شریفان
و وضیعان و لئیمان جمیع اصنافِ امم و طبقاتِ بنی آدم را
مقلّد نامند چون آسائشِ عباد و آرامشِ بلاد انتظام
هرگونه اصلاح و فساد ضبطِ امور معاش و معاد بوجود حاکم شرع
و ناظم عرف وابسته ست بنا بران در کل بلدان و قصبات و
دیهات و ایلات برائے اجرائے قواعد و قانونِ اسلام
بسند و اجازهٔ مجتهدِ جامع الشرائط هر که بدرجهٔ علم و اوصاف
مندرجه لائق و در فنونِ نقلیه و عقلیه چنانچه باید فائق باشد

برگزیده و مقرر گردد تا خلق در امورِ دینیه و اخذِ مسائلِ شرعیه
باو رجوع و تقلید نمایند جنابش تالیفِ رسایلِ عربی و فارسی
مُشعرِ احکام مرتب نموده بدست مردم دهد۔ و ادائے جمعه
و جماعت و ایصالِ وجوه خُمس و زکوٰة و تکمیل وصیّات اموات و
تقسیم مواریث و صیانت اَرامل و قیمومیت ایتام و نکاح و طلاق
و سفاح و افتراق و هنگامِ بسط ید اقامهٔ حدود و قصاص و دیات
و رفعِ منازعات و مطالبات و دیوناتِ اراضی و باغ و
نظارت موقوفات باو رجوع دارد علما و مجتهدین و
فضلائے متورعین در عوض بجا آوردنِ امورِ واجبهٔ امامتِ صلوٰة
و درس و ارشاد و تکفلِ مرافعات و نماز اموات اُجرت نگیرند
حرام دانند و مواجبِ سلطانی را نستانند مگر در امرِ وصیّات
هرگاه کسے وکیل نماید پس از فراهمی متروکات و بیع مُخلّفات
حق المحنت بحسب قاعدهٔ شرعیه گرفته بمباشرِ این کار دهند
و هرگاه موصی ثلث قرار داده باشد قبض نموده بموجب
وصیت بعمل آرند و تتمه را بر ورثه تقسیم نمایند یا در ایقاع
نکاح هرچه از جانبِ ناکح خواه منکوحه رسد قبول دارند و
جائز شمارند و هر قدر از وجوه خمس تجار و غیره بمعرضِ
وصول آید بر سادات تقسیم گردانند و آنچه از بابت زکوٰة
و ردّ مظالم و وجوهِ بر اخذ کنند بر فقرا و مساکین و ابن السبیل
عوام بذل فرمایند و هر مجتهد جامع الشرائط بحسب تحقیق و تدقیق
و استنباطِ خود شرحی مستدل در علوم حکمیه و کلامیه نقض بر بعضے

ابواب ضروریہ لازم العمل نویسد و در مساجدِ محلات برائے
ادائے نماز ہائے واجبات و اعلان مسائلِ صوم و صلوٰۃ ہریک
از علمائے راشدین و سادات ابرارین راپیش نماز قرار دہد
کہ او ہم محض از نیت رضائے خدا کفالت امورِ حیّ و اموات می کند
سلطان را در تعین ایشاں مداخلت نباشد و طلبۂ علم کہ از دیہات
و ایلات بعزم تحصیل آمدہ در حجراتِ مدرسہ اقامت نمایند
صورتِ معاش بایں گونہ روے دہد کہ در بلادِ مشہور ہر کہ از بزرگان
والاہمت بنائے مدرسہ نہادہ موقوفات مزرعہ و باغ و آسیا
و حمام و دکان برائے صرف آں گذاردہ اند از مداخلش بدستِ متولی
وجہ معونتِ مدرس و سکنۂ طلّاب و خادمِ جاروب کش و فراش
تقسیم مے شود بعضے جا بہر حجرہ یکدست فرش و رختِ خواب و
دیگر مسی و ظروفِ مایحتاج موجود بلکہ کتبِ ضروری درس و آلات
دریافت ریاضی ہم در کتب خانہ آمادہ ہست و در یک طرف آں
مسجد برائے ادائے فرائض ساختہ و پیش نماز مقرر و حوض
آب و باغچہ و چاہ و بیت الخلا و انبار خانۂ جنس علاوہ مے باشد
و فرقہ دیگر سادات و نقبا و قضات و مُلّائے مکتب و
مدرس و مؤذن و مکبّر و واعظین و روضہ خواں و فقرائے
سائل بکف در بیوت خود و کرایہ و بقاعِ مساجد و امام زادہ و تکیہ
منزل و سکنے دارند و از خیرات و نذر دولتمندان وظیفہ مستمرہ
یافتہ خواہ بگدائی اوقات مے گذارند + ششم طائفۂ شعرا
و درویش صاحبِ خانقاہ و قصہ خواں و سخنورانِ انشا پرداز

که هر شب بمدح و ستائش اربابِ کرم و هجو هائے مالکانِ درهم و
دینار بخیل طبعِ لیامت شعار دود چراغ خورده استخوان
شکسته راست و دروغ بهم بافته وسیلهٔ روزی سازند
و اهلِ ساز و نغمه مطرب و مغنی و دمساز و رقاص و حقه باز
و مقلد و لوطی میمون باز و لوطی اجلاف و بازی گر و بند باز
و عملهٔ زور خانهٔ کشتی و حمامی و بچه بے ریش و اهلِ قمار خانه
که هر صنفے بشیوهٔ نشاط افزا خاطرِ امرا و صاحبِ جود و سخا
از ادا هائے مضحکه خود مسرور نموده چیزے یافته روزگار بسر
مے آرند + هفتم اربابِ تجارت که تنخواهِ ملک خود یا دیارِ
دور دست را بیع و شرا نموده خواه با جارهٔ باغ و آسیا و
حمام و کاروان سرا و دکان و بازارچه و مزرعه قوت حلال را
وجه معاش سازند و با نوکر باب و سپاه پیشه وصلت
نکرده گویند مالِ مغشوش و لقمه مشتبه خوردن جائز نیست
و مکارے و حمله دار قاتر و شتر و یابو و چار وائے پاکش
و چاؤش و میر حاج و بدرقه راه و قاصد و عملهٔ تابوت
با جرت و جائزهٔ مباح اوقات بسر آرند + دران کشور
کمتر کسے بے کار محض خواهد بود - و صورتِ اخذ و جر حکام
ولایت از مردم رعیت مختلف ست - اول خراجِ زمین
مزروع از کشتکاران مے باشد که به پیمودن از جریب
بنا نهاده اند یا سر خروار غله قرار داده هر سال باید که خدا
از دیهات و قصبات و محلات شهر بستانند و بحاکم وقت عائد

گردانند + دوم برگله و رمه و ایلخی بهائم از هرصد راس معین سمت بعد از
شمار اصل مواشی و تناسل بچه ها محصول بسرکار مے رسد + سوم هرکه
باغ و فالیز و مزرعه سبزی خورشها دارد مطابق رسم قدیم وجهے
ادا مے کنند + چهارم باج خرید و فروش جمله اشیائے پوشیدنی
و خوردنی و مایۂ زندگانی هرچه باشد در گمرگ خانه دیده و شمرده و کشیده
حسب دستور جدید مے گیرند + پنجم بر اصناف کسبۂ اهل حرفه چه
دکان دار و چه کارکن خانه علاوه سر قفلی و کرایه معمول سابقه
معرفت کلانتر گرفته مے شود + ششم جزیه از جماعت یهود و نصرانی
و مجوس و هندو که بابت رعایت ذمه بخزانۂ سلطانی مے آید
و شرائط عهد امان از طرفین مرعی مے باشد۔ یهودی را که جهود
هم مے گویند مقرر هست که بشعار ملت نبوی در ظاهر مانده خانه را
پست بنا کنند دو طبقه نسازد و بوقت باران میان هجوم مسلمانان
گذر نماید از خرد و بزرگ در سلام بر مرد و زن اسلامیه سبقت
داشته باشند بکسے در مقدمه یا معاوضه دشنام نه دهند
بچوب و سنگ و اسلحه ضرب نه رسانند از کوچه و بازار شهر
بدون سفر همیشه پیاده روند در مرور بکدام آینده و رونده تنه
نزنند اگر معبر تنگ و کوچه باریک باشد خود راه چپ و راست
بگردانند سوار اسپ زین نشوند بر پالان قاطر و یا بو نشسته عزم سفر
کنند رسوم کفر و زندقه خود را هیچ قوم ظاهر نسازند اگر جامۂ نو بپوشند
و حمله یا رخته غیر پیش سینه بدوزند که معیوب شود هندو باید قشقه بکشد
یهودی موئے سر تراشیده قدرے پیش گوش وا رهنی و نصرانی

[illegible] سر زیر کلاه و عمامه نمایاں و آشکار بدارد یخهٔ قبا
و پیراہن را وا رونه بر عکس مسلمین بگذارد کاکل قدرے موئے مفرق سر
چنانچه علامت ہنود باشد در اہلِ اسلام ہم متداول ست و زُلف
که بچه ہا و خوانینِ سپاه مے گذارند موے مقدم و پیشِ گوش و پُشت
آں را گویند کفار اگر ستم رسیده باشند سرِ خود مکافات را
مرتکب نه گردند والا بہلاکت گرفتار مے شوند بلکه بحاکم شرع خواه
عرف استغاثه عرض دارند آدم رفته مدعا علیه را حاضر مے آرد
بعد ثبوتِ جُرم سیاست و نسق بظالم عائد خواہد شد علاوه از خراج
و باج مذکور قسمے آنست که پول میوه خوری و مہمانی و مصارف عرس و
پیشکشِ غم و شادی حکام بگردنِ رعیت مے اُفتد از جبر و اکراه
مے دہند و ہرگاه تہاون نمایند زیرِ چوب فلک اُفتاده وجه قلق
مزید مے شود مہماتِ دُیونِ مہر و قرضه دست گرداں و منازعاتِ
وراثت و عقد و طلاق و خلع رجال و نسواں حسبِ شریعتِ غرّا
که مرسوم اعلےٰ و ادنےٰ ہست و مخاصمه سوداگراں در خانهٔ مجتهد
دائر و فیصل مے شوند و کلائے دانشمند عدالة العالیه دیوانی معین
و مقرر ہستند در بلاد ایران وجودِ پاک سرشت ندارند ہرکس باعتقادِ خود
ہرکه را معتمد مے داند بحضور صاحب مرافعه قائم مقام مے گرداند
ہرگاه بین التجار نزاعے در صحت و سُقم معامله یا دعوے غبن در جنس
خواه بیع یا تعدی کم رُخی یا اختلاف حساب میان شرکائے مضاربة
یا وکالة واقع شود تصفیه آں از قرار قواعدِ مجریّه بملک التجار و امین التجار
که از جانبِ سلطان معین ست تعلق دارد باجلاس و تصدیق

جمعے از اکابر از ہم مے گذرانند و انتظام بازار و محلات و کُشادن دُکانِ جدید و اجازتِ کسبِ اہل حرفہ با کلانتر منوط است و مواخذۂ امرِ معروف و نہی منکر و امورِ خلاف شرع و حکمِ سلطان و ہتک حرمت اسلام و علانیہ ظہور فسق حتّے ریش تراشیدن و حریر راپوشیدن محتسب مختار مے باشد و بازخواست کمی سنگ و وزنِ قیراط و نخود و مثقال زرِ فضہ و ذہب و دیدن و سنجیدن خالص و قلاّبی نقرہ و طلا و تقرر نرخ از معیار سر و کار دارد و پنجہ و چارک و من تبریز و شاہ و خروار کہ صدمن تبریز بیست لہراو معتبر بودہ پاسنگ ترازوئے خورد و بزرگ و قپّان را باخبرے ماند و مقدمات زد و خورد بازار و خانہ و شُرب و ساخت و کشید خمر و قمار بازی و نقب زنی و دزدی و خُون و کیسہ بُری و آمد و رفت صیغہ و کولی و قرشمال و راہ زن و اپاردی بردار بد و گرفتاری حارب و ضارب ہارب بندہ و آزاد و بانی ہر شر و فساد و استغاثۂ اُجرت حمال و فعلہ و بنا و تعدی بے جا تعلّقِ داروغۂ شہر ست کہ سر چار سوئے ہر معمورہ نشیمن مے دارد و شب گردش میکند ہر کہ بعد از سر طبل کہ برپُشتِ بام بازار در ساعت اوّل گذشتن شب و دوم و سوم گورگہ مے زنند و مے کوبند براہ و گذر برآید و معروف نباشد گزمہ ہائے ملازم آں داروغہ کہ باطراف کوچہ و محلات در خراست مے گردند اگر برخورند و شبہ برند اورا گرفتہ مے آرند بپائے بازخواست مے کشد

جرمیہ حاکم و مشت زرے بنام حبِ نبات برائے خود اخذ نمودہ
مے بخشد یا در محبس مے دارد و از جانب سلطان اختیار
کشیدن مجرم از خانہ و دُکان و بچوب فلک آویختہ زدن
و گوش و بینی بُریدن و چشم کندن و بزنجیر بستن و دُستاق
کردن یافتہ بموقع وقت کار مے کند۔ ناظمِ ولایت کہ ہرجا
حُد المقر مے باشد چنانچہ بدار الخلافہ شہر طہران پائے
تخت ایران با وجود بودنِ تاجدار بمقر سلطنت محمد علی خان
وزیر علی شاہ پسر خاقان مغفور مبرور حکومتِ شہر داشت
بعہدۂ او تمشیت ملک و اخذ مالیات دیوانی و امنیّتِ راہ مسافر
جُستجوئے قطّاع الطریق بودہ بدست آوردہ سیاست ایشان میکند
داروغہ ہر روز بخدمت حاکم شہر مے رود و مے ایستد از واردات
روزانہ خبر مے دہد از ہر کس پول جرمیہ گرفتہ در شمار
مے آرد انچہ نسبت گنہگار تدارک نمودہ ذکر مے کند ہنگام تعدّی
بے حساب و شکایاتِ رشوہ ستانی و دیگر امور نا ملایم طبع اربابِ
مذکور از منصبِ داروغگی عزل مے شود ہر چہ دارد برباد میرود
نگہبانی قلعہ و ارکِ پادشاہی کہ دراں مکانات خسروانی و
وخزائن و دفائنِ ملوک مے باشد خواہ بالفعل در انجا سکونت
شاہ ست یا بدل کردہ بدیگر محل و منزل رفت تعلق کو توال
مے ماند و انتظامِ مداخل ہائے باج راہ و دروازہ شہر از مال
تجار در اشیائے خرید و فروشِ ظروف و پوشیدنی و خوردنی
واسپ و شتر و بُز و گوسفند و کنیز و غلام از گمرکچی و اجارہ دار سرکار

وابستہ ست۔ گذرانِ اہلِ ایران نسبت بمردمِ ہندوستان
بنہایتِ رفاہ سہل وآسان مے شود زیراکہ در ہند امیر و فقیر
نانِ فطیر و غذائے پختہ خانہٴ خود را چاشت و شام مے خورند ہیچ
وقت از فکرش خالی نیستند بخصوص زنانِ غربا دریں بلایا بیشتر
مبتلا اند سحرگاہ پائے دست آس نشستہ گندم بسانید اول روز
تا نزدیکِ زوال از پخت وپزِ خوراک نہار فرصت کردہ بتدارکِ
طبخ دیگر جہت شب بکار پردازند بنا برآں مہلتِ شغلِ کسبِ کمالِ مفید
دنیا و آخرت نمے یابند بر خلاف سکنۂ ولایت کہ وضیع
و شریف اقسامِ نانِ خمیر بازار وقاتق دستیاب و دُکان بقال
و آتشیز و سبزی خوردنی از دست فروشہا کہ دولنگۂ لوڈہ سبد را
جانبینِ اُلاغ بار کردہ با سنگ و ترازو در کوچہ و بازارِ محلات
بگردش روزانہ فریاد مے زنند ہرچہ مے خواہند گرفتہ
طعامِ نہار مے خورند اصلا در خانہ نان نمے پزند الاسوداگران منتظم
و اہلِ امساک کہ سرِ فصل و ہنگامِ درو حاصلات بوقت خرمن
گندم را قدرے ارزاں گرفتہ بخانہ بُردہ با نبار نہادہ مدام
بقدرِ ضرورت سر آسیائے آبی فرستادہ آرد کردہ
آوردہ بی بی خواہ کنیز و غلامِ شاں ہفتہ یک دو مرتبہ خمیر
نمودہ در تنور خانۂ نان پختہ میانِ دیگچہ مس از ہوا محفوظ گذاشتہ
نہار و چاشت و شام در آوردہ صرف مے گردانند۔ سائرمردم
بوقتِ شب برنج را چلاؤ پختہ با خورش قیمہ و گوشت و سبزی و پلاؤ
معروف خودشاں تناول سے نمایند۔ و بعضے مالک مزرعہ گندم داشتہ

هر روز نان بار احواله کرده برابرش نان پخته از وے ستانند دیگر
رسم ست که سه بخاری تنور دکان خبازے اکثر نان پزها قدرے
گوشت و دنبه و نمک و نخود با یکدو دانه پیاز همراه آب در دیزی گلی
انداخته بارے گذارند پختنی لذیذ و چرب پخته مے شود یکے دو
پول مے فروشند برائے نان خورش دو سه آدم کفایت مے کند
هر که مے خواهد خریده مے آرد خالی کرده دیزی را مسترد مے کنند
روزها پختنی هیچ قسم برنج را عادت ندارند همه مردم نان مے خورند
و شب سوائے محتاجین جمله مخلوق بزرگان و اوساط ناس مطبوخات
مذکوره تناول مے نمایند اوقات چیز خوردن بسبب خوبی آب و هوا
و مزید اشتها که آبش صاف و بردی سنگها غلطیده سبک و برنده
و هوایش نشاط انگیز و غذا هائے خوش مزه مولد اخلاط صالحه
و میوه هائے ارزان لطیف خون افزاست در سائر ناس بایں تفصیل
قرار شده بعد از فریضه صبح بنام نهار قلیان مستائے بعمل مے آید
بقدر چهارم خواه نصف یا زائد نان تافتان و خورشیدی همراه
پنیر و حلوا و مربا خورده دهن شسته دست بکار و کسب خود مے زنند
و قدم از خانه بروں مے نهند گویند ناشتا قلیان مکروه از منزل
حرکت نا مطبوع و باعث ضعف قوت باشد ساعتے از روز گذشته
به موسم سرما از نان گرما گرم و حلیم و روغن داغ و قند و شکر
و دارچینی خواه عدسی یا کله پاچه و شیر دان سیراب زده شکم از غذا
در آرند و سیر مے خورند در چاشت نزدیک زوال آفتاب نان و پنیر و کباب
و فسنجان و سائر خورش مثل اینها میل کرده میوه ها هم که خربوزه و هندوانه

وانگور باشد بدرقہ دنبالۂ طعام نمایند ہنگام عصر ہم اکثر خوش
گذران ہائے صاحب چیز بخوردن شیرینی ومیوۂ تر وخشک با رفقا وعیال
بلکہ ہم کاروہم خانہ وغلام بساطِ نقل اندازند بعد از نماز مغرب وعشا
کہ بیشتر در مساجد با جماعت خواندہ رو بخانہ مے نہند رختِ بیرونی کنذہ
عمامہ وجوراب را کنار گذاشتہ یکتائی از خالق خواہ پیراہن ماندہ وغذائے
شب راکہ مذکور شد بسر رغبت تناول فرمایند۔ بعضے اُمرا قریب ساعت
دہ ونہ بطعامِ شام دست آلایند واوّل وبعدش بحرف زدن و
صحبت داشتن باہم شب نشینی را رونق دہند پس برخاستہ بجائے
خود روند وسرخیتِ خواب درآیند وتخ را در زمستان وتابستان
میانِ کاسۂ دوغ وافشرہ وآب خوردن اندازند کہ مورث ہضمِ طعام
وغذائے چرب وزینتِ خوان وچابکی مفرط شود چیز سادہ مستعمل ولایت
را بہر ترکیب کہ از جوشانیدن وسرخ کردن بے ادویہ وماست
طبخ کنند از خوبی روغن معطر وبرنج خوشبو ونمک براق گوشت
چرب تر وبے زہم فربہ وگندم ونخودِ سفید درشت وعدس کلان
قد دیدۂ کبوتر ماش وباقلائے بزرگ زود گداز خورش لذیذ بامزہ میسر
گردد کہ طبع تندرست بدرجۂ ادنےٰ بیمار ہم بخوبی قبول مے کنند تمامی جنس
خوراک ادنےٰ واعلےٰ برابرست سلیقۂ مہارتِ بخت عام وخاص جدا
مے باشد آب خوردنِ مردم از نہر جاری وکاریز وچشمہ ودریاست
کہ در خانہ ہائے ایشان خواہ محلہ علے الدوام یا بنوبت ہفتہ مے گذرد واز آن
درآب انبار پُر نمودہ باشند زیراکہ آب چاہ را نہایت نامرغوب
دارند میوۂ تر وتازہ از پیش رسِ بہار تا آخر پائیز از درخت چیدہ

وپس ازاں بدخیمه و بسته بهچنان پر آب و تاب بر آورده تا مدت
نه ماه ده ماه از دهنه جلال آباد و کابل تا خانقین عرب و عجم همه جائے
ایران نهایت تحفه وارزاں و فراوان هست مگر بعضے قسم ازاں
بمناسبت زمین و آب و هوا در بلدانِ مذکور خوب تر و لطیف و نازک
و شاداب مے شود مثل توت وگرجه و بادام و زرد آلوئے کابل
و انجیر و انار مایه خوش قند ه، و انگور خلیلی و پسته خنداں
و چقندر هرات و خربوزه گرسنگی شهر بلخ و سیب و قیسی نوری
و آلو بخارائے مشهد و توت بیدانه شمرانِ طهران و کاهو و ریواس
انجا و انگور عسکری و هلو و گیلاس و آلو بالوئے تبریز و کشمش همدان
و گلابی و به و سیب مشکیزه و خربوزه گرگک شهری و طالبی و حسینی
و سردهٔ سوسکی و توت اصفهان و انار سادهٔ کاشان و انار
اتابکی و آلو بخارا و صاحبی انگور شیراز و مرکبات ترشابه کازرون
و خارک دالکی مافوق دیگر بلاد است از باعث افراط پیدائش هرقدر
در بازار بفروش مے رسد وصف کمی بهائے آن در بیان
نے گنجد زیرا که نرخ اثمار میوه بحساب روپیه هندی و شش اثار
لکھنؤ بلکه چیزے زائد خواهد بود قریب من بخته مے رسد در
سنوات وفورش نوبت ارزانی بآں مرتبه رسید دیدم که رعایائے
صاحب باغ و اجاره دار میوه فروش هنگام شب آنچه باقی مے ماند
خیرات کرده مفت للفقرائے دهند و مے روند که روز دیگر شب
مانده بنظر مشتری قیمت ندارد بموسم گل و بهار که جوانان
و پیر خوش گذران با دسته رفقا و یاران هم پیاله و نواله مهمانی

دور مے گردند بر در باغ حوالی شهر رفته از باغبان قرار مے نمایند
شکم سیر میوه از دست خود چیده مے خوریم و چیزے همراه مے بریم
بدادنِ پول قلیل که شاید برائے دو نفر چهار آنه این ملک باشد
قبول مے کنند و راضی مے شود بے مروت ها تا امکان دست بُرد میزنند
و هر چه مے خواهند چیده و انداخته و مے خورند و گاهے توشه
همراه برده شب هم در انجا بسر مے آرند جامه سرتا پائے زنان و عوراتِ
بلادِ ایران بالوان مختلفه رنگین و پوشاک مردان ایشان هم سوائے
پیراهن که در بر بعضے سفید و الا نیلگون و آبی و سرمئی مے شود
عامهٔ خلائق کلاه پوست برّه سیاه مالِ خود آں ولایت یا بخارائی
بسر گذارند + و جماعت اخوند و ملا ها و سوداگر مندیل و عمامه
بوضع هائے جدا گانه بسته باشند شال سبز سر و کمر خاص
برائے ساداتِ بنی فاطمه مقرر است اگر عامی مرتکب پیچیدنِ
آں شود فوراً بضرب مشت و لگد از سرش بر مے دارند و ازیر
قدش مے کشایند لاکن هر کس را بمناسبت ذی و مرتبه
که دارد آرزش لباس شرط و لازم مے باشد هرگاه
جولاهه و کاسب کار و لوطی اجلاف از اتفاقِ روزگار و یاری
بخت دولت بسیار یافته یا در طریقِ اصراف و خود نمائی گذارد
و رختِ امرا باقسام پارچه قصب و الیچه و مخمل و حریر و شال
ترمه و جبه سمور و قاقم با آرائش بدن بپوشد در مواخذه مے افتد
و بجرمیه حاکم گرفتار مے آید + رسم سواری در شهر نهایت
کم است کهار و ڈولی و میانه و فنس و پالکی معدوم اند بلکی زنان

چنانچه که موزهٔ رنگین یا رجیه تا سر زانو مے باشد بپا کشیده برقع یا چادرِ شب بسر افگنده نقاب و رُوبند آویخته گوشه ها بدست گرفته بدن را پیچیده پیاده راه مے روند در بازار خرید و فروش مے کنند سوائے شاه زاده و زوجات خاص سلاطین و وزیر اعظم که در لباس مذکور بر پشت زینِ اسپ و پالانِ یابو و قاطر سوار شده دستهٔ خواجه سرا و فراش جلو و رکاب و عقبِ شان گرفته مردم را با شوو پس رو گویان مرور مے نمایند و پادشاه و خواقین زاده ها و امیر کبیر و سردار هائے بزرگ در گردش میان کوچه و بازار و منزل خود تا بدرِ خانه سلطانی یکه بر اسپ نشسته جمله نوکر ها برابر و پیش و دنبال پیاده راه مے پیمایند هنگام سفر در صورتِ وقوعِ بیماری و ضعف پیری میانِ تخت روال که مشابه چوپهله بوده جانبین او دو چوبِ دراز مثال بالس نالکی بسته و بر پشتِ دو قاطر خواه یابوئے یرغه قوچاق نهاده تنگ کشیده باشند و جلو هر دو بارکش را مهتر ها بدست مے دارند زینه نهاده اندرون روند چار زانو مے نشینند خواه دراز مے کشند تمامی ملازمانِ همراهی کسوت سفر پوشیده سوار مے شوند بغیر از چند شاطر که آن ها کلاه بوقی کنگره دارِ ماهوت بسر جامه هائے کوتاه دامن در بر شلوار بر وئے تنبان و ارخالق کشیده پا تا به پیچیده تختِ جوراب پوشیده مدام پیاده رو هستند بارها دیده شد که خاقان بهشت مکان از اندرون بر آمده بدیدن جناب میرزا بزرگ مجتهد العصر علی الله مقامه پیاده سیر مے کردند و گاهے بر اسپ

از منزلِ خود تا بخانۂ شان که مسافت داشت تشریف مے بُردند
هنگامِ گذر از بازار فراشانِ شاهی در جلو رفته مردم راه را
دُور مے کردند و هرکه بر دُکانِ خود پیش بود او را پس مے نمودند گذرگاه
را خلوت و صاف مے داشتند خلائق هرجا که پناه مے یافتند
صف کشیده بکورنش سر فرود مے آوردند + طرحِ تعمیرِ مکاناتِ عجم
ماورائے هندست - زیرا که عمارت درگشاده و هوادار بجهت
کثرتِ سردی و خنکی زمستان و گزند برف نمے سازند فی الجمله
بخانه انگریزے مشابه مے توان گفت ازیں وجه که بدون دروازه ها
و تجیر اُرسی شیشه و پنجره شبکه دار برائے بستن و حفاظت
از برد و ماندن روشنی تُوئے نشیمن چاره نیست و آں هم بوقت
شب و صبح در بخاری هر اوتاق هیزم بسوزانند و آتش زغال
روشن نمایند تا از حرارت و بخارات گرم شود موجبِ سکون
و قرارِ مردم گردد - شبیه آں وضع در هند نیست که بیان
توان نمود از نبودن درخت ساکهو و شیشم و هلدو و مثلش در
ایران که چوب آں ها در عماراتِ هندوستان بصرف مے
آید - سامان تیر و تخته و سه دره و سائر ضرورت مکان
خیلے کمتر بهم مے رسد بنا بران چارچوبۂ دروازه و لنگه هائے
در از چوب چنار و سفیدار مے سازند گراں تمام مے شود لهذا
خانه هائے ایران از خشت خام و گِل و آجر پخته و آهک و گچ
مے سازند. و آهک آنجا را همیں که در آب تر نموده اجر وصل
کنند هر دو سرش فوراً باهم استوار و محکم گردند چنانچه هرگاه

خواہند از ہم جُدا نمایند ہرگز ترک نخورد مگر ایں کہ از جائے
دیگر آجر بشکند وطور بروں خشت و آجر وغیرہ بالائے دیوار
و پشتِ بام مثالِ ملکِ ہند نیست بلکہ فعلہ و مزدوران پائیں
مے پرانند بنّا در مقابل دست دراز کردہ مے گیرد مگر با صطلاح
ہند مصالح یعنی خمیرِ ساروج و آہک و گج را در تغار پُر کردہ بر چوب
بست بُردہ مے دہد۔ نوعے کہ معمار باشی طرح عمارت انداختہ
بنا مے سازد وجہ اُجرت آں ہا بسیار ست از شش آنہ تا ہشت آنہ
یومیہ بنّا و نصفِ آں برائے فعلہ و دو مقابل را خاک بردار مے
یابد و خوراک چاشت ہر یک جُدا است مگر برابر چہار آدم ہند بدون
تاکید سربراہِ کار مے نمایند۔ بسبب افتادنِ برف و باراں در
موسمِ زمستان و بارش نیسان بایام بہار جملہ بازار ہائے بلادِ عجم
طاق بستہ وگنبد زدہ خام و پختہ مسقف ساختہ اند کہ از بالا و
پہلو روشندان دارد و ازاں شعاعِ آفتاب مے تابد۔ مردم
در سرما از گزندِ برف محفوظ ماندہ عبور و خرید و فروخت و کسب
کار خود مے نمایند ہر صبح جاروب کردہ آب پاشی نمودہ صفا
مے دہند در ہر شہر چنیں بنا شدہ کہ ہر صنف کسبہ پہلوے
ہم دُکان کشایند تا بازار بزاز و علاقہ بند و رنگ ریز و قنادی
ہر یک جُدا باشد مخلوط یک دیگر نمانَد را عیب شمارند الّا
در محلات برائے رفع ضرورت سکنۂ آنجا نانبا و بقال و قصاب
و امثالِ آں دُکان مختلف داخل ہم دارند و اجناس خوردنی را
مے فروشند تعمیر امکنہ مردمِ ولایت بیشتر یک طبقہ باشد

بر پشت بام کمتر عمارتے احداث نمایند مگر بخانۂ بزرگاں گوشوارہ
بسازند و برآمدہ سرِ راہ و کمرہ رو بہ بازار بر پشت بام دکان ہا ہرگز
بنا نے کنند در مکانات بزرگاں دستور ست کہ در باغچہ و
باغیچہ مشتمل بر اشجار سرو و چنار و گل ہائے خوش رنگ و سبزہ
رونق افزائے صحن سازند و بخانۂ اوساطِ ناس ہم از حوض و اشجار
خالی نباشد و در سرائے غربا اگر گنجائش نیابند درختِ انگور
بگوشہ ہائے دیوار نشانند و شاخہائے آنرا بر تاک نسبت بکشند
تا ہم سایہ و خوشنما و ثمر دہندہ باشد ہرگز ہیچ زمینِ وسط
منزل را بدون گل و ریاحین و آب پسند ندارند چہ مکان زنانہ و
دیوان خانہ و کاروان سرائے + و امام زادہ سوائے مساجد کہ ہمہ جا
لائق شگفتِ خاطرِ ناظراں ست مگر نہالِ بزرگ مثل انبہ و جامن کہ
تمامشِ دیوار و بام را بپوشانند رواج نیست ہرچند درخت
توت دیگر دو قوے و شاخ و برگ پہنا وار مے دارند و سایۂ آں ہا
بسیار ست کمتر تغرس مے نمایند جائے شاں باغ و در حیاطِ وسیع
مے باشد + و شستن سر و بدن و غسل مردم در موسم گرما و سرما
از باعث سردی ہوا در خانۂ غربا و امرا غیر ممکن است الا در حمام
کہ معمولِ شاہ و گدا اگر دیدہ ہر کس برفع ضرورت خود آنجا مے رود
بقدرِ وسعت دست رس اجرت عملہ آں مے دہد بمحض داخل شدن
در جامہ خانہ رخت برش کندہ لخت مے شود یکے مے آید لنگ
خشک مے دہد بکمر بستہ در اندرون مے رود و اگر قضائے حاجت دارد
بگوشہ بیت الخلا سر سبک مے کند ہر گاہ مے خواہد در نورہ خانہ رفتہ

نوره مے کشد میانِ صفِ زیرِ طاقِ گنبد بروئے صفحه سنگ
مے نشینند سقّا دلو آبِ گرم آورده بسرش مے پاشد دلاک
مشتمال کرده سرکیسه مے کند سر مے تراشد رنگ و حنا اگر خواهد
مے بندد بالائے فرش لنگ دراز مے کشد سر و بدن شُسته
بگرمابه در خزانه آب که زینه ها دارونیت کرده برائے غسل
سر فرو مے برد هنگام برآمدن لنگ بردار آمده لنگ و قدیفه
خُشک برائے کمر و سر مے دهد خارج مے شود در بیرون سقا دلو
آب از حوض جامه کن پُر کرده روے پایش مے ریزد هرگاه اوضاعِ
خودش درست باشد خادم سوزنی را فرش مے کند یکے آئینه
و شانه را مے آرد بریش و سبل مے کشد دیگرے گلاب پاش
گرفته بکف مے دهد بصورت مے زند دُرود مے خواند هنگام فراغت
حق هر یک را بدست آن ها مے رساند و حمامی صندوقدار که خودش
اجاره کرده یا وکیل اوست معمول علاحده از همه مے ستاند۔ در
بلادِ بزرگ حمامِ مردانه و زنانه جدا است و چنانچه عمله مردانه اند زن ها
نیز هستند که خدمت مے نمایند و میانِ دهیات و شهر کوچک هفته
یک روز و شب را زنانه مے گردانند۔ در مردانِ ایران بعدِ حدّ
بلوغ که ریش و بروت برآید تراشیدن و موچینه زدن و تخفیفِ
محاسن عیب بزرگ باشد کسے را که حاکم خواهد ذلیل کند امر مے نماید
ریش او تراشیده برگاو سوار گردانند۔ از اهل توپخانه و سپاه
شاهی و سرباز بعضے ریش نگذاشته سبل هائے چخماقی را بلعاب
اسفرزه و بهدانه تر کرده مے تابند+ رسم نوکری زنان مصاحب

و ندیم ومغلانی و پیش خدمت ومحلدار و ماما و کهاری و اُتّا
دراندرون محلات بادشاهی وامرا وغربائے ولایت معمول نگشته
وجود ندارد بلکه دایه مرضعه هم چنداں مروج نیست ندرت دارد
مادرها خوش گوارند که خود شیر بدهند از قابله چاره نیست کمتر
هستند خدمت خانه منحصر بذات بی بی وصبایا وکنیز وعبید ست
اگر بمزید حشمتِ اربابِ دولت جاریه گرجیه وحبشیه وهندیه داشته
باشند زحمتِ برچیدن رختِ خواب وآب وجاروبِ خانه
وپخت وپز طعام مے کشند والا این کارها را زناں واطفال خُرد
متکفل اند وزحمتِ خیاطت و دوخت رختِ زنانه وشستن جامه
ونهادن وبرچیدن اسبابِ تعیش خانه بذمه عورات تعلق دارد
لباسِ مرداں را خیاطِ بازارمے دوزند وکلاه را دوخته
ازکلاه دوزمے خرند برگریبان وشانه وپشت جُبّه ماهوت
طرح گل وتُکمه وبند روم وزنجیر راه لنگره دوزمے سازد
هنر وپیشه گاذرے راکسبه ولایت کمترمے نمایند واگر هستند
خوب نے شویند درایران علف وگیاهے پیدا مے شود
اِسپرک واَشنان چوں درآب مے جوشانند وجامه چرک رنگین
را دراں غوطه مے دهند چربے وکثافت بکلی زائل ورونقِ آب
آمده رنگ برقرار بلکه پُرآب وتاب بیشترمے شود قدرے مالیده
درآب گرم شسته آهارمے دهند مثلِ نومے گردد ازاسبابِ خا
وزندگی پلنگ نوار وچارپایه بان ومسهری وتخت وکرسی ومونڈها
نیست ظروف باندان وخاصدان بسبب عدم وجود پان ومتعلقه

از نبودنِ رسم مالیدن مسی و اوگالدان از جہت کراہتِ آخ و
تُف نایاب مے باشد در موسمِ زمستان فرش خواب بروئے زمین
اندازند و در گرما بالائے تخت کہ روئے حوض و صحن نصب کنند استراحت
فرمایند وگہہ و مسند و تکیہ بزرگ کہ آں را پشتی و بالش نامند
سوائے روئے تختِ خلافت در خانہ ہیچ بزرگے ندیدم در نشیمن
اندارد و بالایش جلوس کند مگر حالا مرسوم شدہ است گہہ کہ آں را بعربی
مقعدہ گویند در منازل تجار و اہالی شہر در صدر و پہلوئے مجلس بایامِ
سرما ہمین مے نمایند و در گرما روئے نمد مسند و باؤوا حرامے کتاں
مے گسترند الا فرش سفید کہ چاندنی و سوزنی مثلِ ہند باشد
مفقود است و جنبانیدن چور دمِ گاؤ و مروحہ طاؤسی بادستہ نقرہ
وطلا و نصبِ چتر و نواختن نقارہ بدم دروازہ ہمیشہ اوقات صبح و شام
خواہ ہنگام شادی رواج ندارد الا نقارہ خانہ شاہی کہ از تزک خاص سلطنت
حین طلوع و غروب آفتاب شور و غوغائے آں بر پا مے شود چتر و پشتِ
تخت پیوستہ ہر گاہ شاہ بر فراز تخت بر مے آید پشت بہ بالش مے نہد
بسرش سایہ مے کند + در حق عام و خاص ایران تعلیم مسائلِ واجبات
و مستحباتِ دین و تمیزِ حلال و حرام و آداب نشست و برخاست و
خورو نوش و بزرگ داشت پدر و مادر و عمو و عمہ و خالو و خالہ و برادر
و سائرِ اقربا و آشنائے بزرگاں خیلے لازم و متداول است زنانِ
معلمہ در تربیت نبات و درس صرف و نحو و اصول فقہ و حدیث و
تفسیر مصروف مانده در علوم منقول دستگاہ دارند و مہارتِ تلامذہ را
بکمال مے رسانند و ملائے اخوندہا در مکتبِ محلات اساس بزرگی

بلکہ شاہی چیدہ متوجہ تعلیم ہستند درمیان اطفال وکودکاں چہار خلیفہ
از شرفا وسیدزادہ وزیرک بمنزلہ وزرائے اربعہ نشانیدہ
آنہارا خود مے آموزند وباقی درجہ بدرجہ را خلفا ونواب آں ہا
دیگراں را درس مے دہند کہ نوبت بحروف ابجد مے رسد ازاں
مجمع عملۂ سیاست وانتظام را نامزد مے کنند مثل داروغہ ومحتسب
وصندقدار وناظر وفراش ومیرغضب وپیش خدمت وسقا
وپیش نماز ومؤذن ومکبر معین مے گردانند کہ ہم درس بخوانند وہم کارہائے
مفوضہ انجام دہند گاہ گاہے امتحان زیردستاں مے گیرد
ہرگاہ غلط بخوانند درپے تحقیق مے رود خطائے معلم ومتعلم ہرکدام
برآید باو سزائے سنگین مے دہد ہر روز بند وبست ادب قاعدۂ
شرافت یادگرفتن بچہ ہا وتدارک بازی گوشی وہرزگی آنہارا
کہ مرتکب شیطنت نشوند وبا پدر ومادر نیاویزند خوب مے نماید جاسوس
مکتب اگر خبر دہد کہ فلاں بچہ جرم کردہ واز بیان گواہ ثبوت یابد طفل بیچارہ
را بحکم اخوند فراشاں بچابک اندختہ پائے اورا بقلاب کشیدہ ہر قدر
چوب مقرر شدہ بکف پاے زنند وزنانے بر سیلی ومشت قوی
سرے مکافات مے کنند باین نحو باموز معاش ومعاد ہم از خردی
عادی مے نمایند تا در بزرگے بکار شاں مے آید بعضے بداصل را
ہیچ مفید نمے شود ہمچناں در صفات رذیلۂ زد وخورد رد وبدل
دشنام پختہ کار شدہ از ملا ومکتب در مے روند وبے سواد میمانند
درآموختن پیشہ ہنرہائے دیگر بچہ ہائے کاسب کار بدکان پیش
استاد نشستہ اصول وقواعد حرفت مختلف فراگرفتہ مطابق محنت ہر روزہ خود

اُجرت و مزدوری مے ستانند و از مشتری جنس چیزے بابت
شاگردانہ مے یابند مگر در معاملات قلیل و کثیر آنجا چنانچہ رسم داد و ستد
دستورے ہندست رواج ندارد و کودکانِ شرفا و اصناف کسبیہ
برائے اخذِ خطِ نسق و شکستہ و نستعلیق از خوشنویس ہا رسمِ مشق
گرفتہ در تحریر سیاق و انشا پیشِ میرزایانِ دفتر کار مے کنند
شاگردناں بارہا دیدم در اصفہان کہ خطِ نسق را خیلے پاکیزہ مے نوشت
و در سیاق ہم خوب مہارت داشت زن و مرد بطرفِ تحصیل و کسبِ
کمال راغب اند در شعر و بدیہہ اوقات صرف مے گردانند + نقودِ سیم و زر
دراں کشور بیشتر چنیں رواج داشت کہ اشرفی و تُومانِ عراقی ہشت
ریال دہ ہزار دینار و تومان خُراسانی ہم دہ ہزار لاکن در آں ملک
حسابش از بست ریال مے شد بجا علی کہ آنرا بنگی و دوبی گویند شش ریال و ہر یک ریال
کہ در ہند نامش روپیہ ہست در عراق یکہزار و دو صد و پنجاہ دینار و بخراسان پانصد دینار بمعاملہ داد و ستد
در حساب مے آمد در آخرِ زمانِ فردوس مکان فتح علی شاہ اسکنہ اللہ
فی دار النعیم سکہ جدید معروف قرانے چیزے کسر از سابق بدار الضرب
زدند اشرفی و تومانِ نو کہ عبارت از دہ قرانے و دہ ہزار دینار باشد
ہجدہ نخود طلائے خالص و قران بوزن بست و شش نخود نقرہ صاف است
کہ ہر یک را ہزار دینار مے شمارند پنج دینار یک غاز و چہار غاز یک
بیستی و پنجاہ بیستی بحسب شاہی در بلادِ عجم زیاد و کم مختلف مے باشد
در شیراز و اصفہان و طہران بست و سہ شاہی و در شوشتر بست
و در یزد ۲۵ و در کاشان ۲۶ یک قران ست و در بندرِ ممبئی
عوض روپیہ چہرہ دار ہر قران ہشت آنہ و ہفت و نیم آنہ داد و ستد

می نمایند و دو شاهی یک محمدی و چهار شاهی یک عباسی و ده شاهی
یک پنابادی حساب می آید و دینار و منقور و بیستی و غازی و جو و شش نیست
نام آنها حالا بر السنهٔ رعایا جاری مانده است + اهل ایران دعوت
و مهمانی را بکثرت دوست می دارند چون آشنا و بیگانه وارد خانه شود
هرگاه وقت ما حضر باشد طعام را پیش رو گذارند و الا بدون تکلف
از میوه و شیرینی و اقسام فواکه کاهو و سرکه شیره سکنجبین و ریواس
و خیار و نمک مضائقه ندارند گویند اگر چنین نشود بملاقات مرده آمد و رفت
سر قبرستان می ماند وضیع و شریف زن و مرد غریب نواز مهمان
دوست بار آمده اند بعضی عادت کرده اند تنها چیزی نمیخورند در پی
بدست آوردن مهمان بکار روان سرا و تکیه ها گشته بزور و زاری در ضیافت
می آرند در مجمع ایشان اگر کسی آب می خورد حاضران نوبه بنوبه خطاب
می نمایند عافیت باشد شارب الماء جواب می دهد عافاکم الله
و اگر گویند هنیئاً می فرماید هنأکم الله و هرگاه احدی عطسه کند
بشارت دهند خیر باشد او در مقابل تلافی نماید عاقبت شما بخیر
اکثر حضار یکی بعد دیگری این فقره را موقع می گردانند در برابرش
باید همه را بجیب شود از این قبیل بسیار قواعد و الفاظ متعلق تعارف صحبت
میان رجال و نسائی شرفا و ارزال در هر حال و حین ملاقات و اجلاس
دید و بازدید مقرر و متداول اند که وقوف و عمل بر آن در موقع و محل
واجب و لازم مردم انجاست اگر ندانند خواه ترک کنند او را بی ادب
و دیوانه و سر خود بالا آمده و صحرائی و شتر بی مهار و کوهی و عرب و
هندی اسنا دکرده باشند در مجالس ایشان هرگاه خوشنویس قطعه

خط یا نقاشی صفحۂ تصویر خواہ گل و بتہ بحضرات نشان مے دہد ناظرے گوید بہہ بہہ ماشاءاللہ دستِ شما مریزاد انشاءاللہ دستِ شما درد نکند واگر قصیدہ و غزل طبعزادِ خود یا چکیدۂ طبع موزوں مے خواند ہمگی سرِ سکوت مستمع ماندہ درمیان ہیچ نمے گویند در آخر و ختمِ کلام با وصلہ مے دہند و بمقامِ تحسین و آفرین خطاب مے فرمایند نطقِ شما گویا فکرِ شما رسا طبعِ شما غرا باشد و چوں بکدیگر قلیان یا فنجان قہوہ و چاء بدہند گویند خدا حافظ شما و ہمینکہ بعد از ملاقات و اجلاس پیش ہم ارادہ بازگشت نمایند از صاحبِ خانہ و بزرگ مجمعیت اجازت خواہند رفع زحمت یا تخفیف تصدیع میکنم یا مرخص مے شوم وہنگامے کہ برخاستہ عزم روبراہ دارند گویند سایۂ عالی زیاد یا سایۂ شما کم نشود خدا حافظِ شما باشد یا لطفِ عالی زیاد یا لطفِ شما کم نشود۔ واگر از کسے راضی و خوشنود شوند و نفعے یابند شکر کنند عاقبت شما بخیر خدا پدرت را بیامرزد الٰہی حاجتِ دنیا و آخرتِ شما برآوردہ شود سرفراز باشید۔ و ہرگاہ بسرِ غضب و غیظ آمدہ قہر نمایند نفریں گویند خیر نہ بیند، گور بگور بیفتد، با یزید محشور شود، گردنش بشکند، علیِ مرتضےٰ بکمرش بزند۔ خانہ اش خراب گردد، ایں فقرات کثرۂ گفتن شرفاست و اجلاف در وقتِ ستیزہ و دعوا بکدیگر دشنام و فحشِ زن و دختر و مادر و خواہر گفتہ پدر سوختہ و حرامزادہ و لوطی و ازیں قبیل بزبان آرند برہم دیگر بہ پرند و پرو پاچہ گرفتہ بمشت و لگد پشت و پہلو خرد و خمیر گردانند + در ایران برائے آمد و رفت مسافراں سہ ماہ زمستاں از کثرت برد و انبارِ گل و شل

بسبب آنکه دره وکوه وجادهٔ صحرا را برف گرفته مانع قوی
وسدِ تردد است که علف در چراگاه هم نمے رسد راه بند شده
کسے نمے رود مگر بضرورتِ شدید تل برف را پامال کرده قدم میزنند
همه جا دو منزل هم تنها قطع مسافت بے خطرات وآفت میسر نمے باشد
وسفر ایشاں دو طرح رواج دارد یکے برائے کسبِ روزی وآں هم
دو صورت روے دهد یکے بامیدِ خدا شهر بشهر گشتن متوکلین علی الله
که از اربابِ دولت وهمت چیزے عائدِ شاں گردد آں را مایهٔ گذران
ورفع حاجت لابدی ونفقهٔ عیال نمایند چنیں کس هنگامِ عزمِ جزم
در کاروان سراها رفته خبر قافله از دلاّن دارمے پرسد چوں تحقیق
کرد که فلاں روز بار بسته راهے خواهند شد نزد حمّله دار مے رود
اگر فقیر ست وخانه کوچ همراه دارد بطورِ سرنشین دو قاتر بکرایهٔ معمول
طے نموده چیزے نقد داده باقی را بوعده منزلِ مقصود مے گذارد
هنگام تعین روانگی ریزو باش خود را بکاروان سرا مے برد خواه قاترچی
مال پربار بدرِ خانه اش مے آرد زن چادر وچاقچو پوشیده نقاب
بر رو افگنده ومرد با سازِ سفر بر آمده چار قلاب زده روے بار سوار اگر
سرنشین سوار شده افسار پاکش مذکور بگردنش پیچیده برابر رو
دنبال یابوے پیش آهنگ وبسته چاروادارش همراه قافله قدم
مے پیماید بے چاره اختیار توقف وکش راه وپس وپیش افتادن
ندارد که جلو کشیده بایستد یا هر جا خواهد برود قاتر از جرگهٔ خود جدا
نمے شود اگر بزور واداراند سراسیمه شده دویده با آنها میرسد
وهرگاه شخص قدرے بضاعت داشته باشد برائے زن وبچه

قاتر کرایه مے کنند و برآں کجاوه مے بندد پرده مے اندازد
زیرِ کرایه باختلافِ اوقات کم و زیاد مے شود در زمان رفتن ازاں شهر
و کرمان شاه و تبریز و گیلان و کرمان بسمتِ طهران که مالِ تجاراتِ هند
و فرنگ و عرب و روم و روس و ابریشم و زنگ و خطا ازپے هم
مے برند گراں مے افتد و برعکس درآمدن ایں طرف ها سواری ارزاں
بدست مے آید چراکه بیشتر بار سوداگر بمنزل رسانده بزودی معاودت
مے کنند هرگاه کرایه شد نفع دوسر والا خالی مے کردند
و عیال دار قدرے سامان بار و بنه باخود برداشته در کجاوه جا گرفته
بآرام مے روند بشرط آنکه در راه سرازیر و سربالا نباشد و
قاتر هم شوخی و چموشی و جست و خیز نکند والا سیخ شده ناقلا زمین
مے زند + دوم سفر بردن و آوردن تنخواه باب هر بلد برائے
فروش از شهر دیگر بحال ترقی و تنزل و رونق و کسادِ بازار که ازروئے
اخبار تجار معلوم مے شود اگر خود مالک با جنس همراه بودن مناسب
مے داند مے رود والا حمله دار هائے معتبر که هرجا معروف و مشهور اند
و پشت درپشت همیں کار و پیشه انهاست و از لبست تا دو صد قاتر
و یابو و اُلاغ سر کنند و یتیماں و غلاماں و چاکر هائے ملازم دارند
و برسم و قاعدهٔ آبائی از شیراز باصفهان و ازانجا باز بدار العلم
مرور و عبور آمد و رفت میان ایں دو شهر کرده اند هرگز سفر اں شهر
و طهران نخواهند کرد چراکه چاروائے آنها براه و گذر ایں دو بلد نیکو
بلدیت بهم رسانیده اند حتی که هرگاه برف در نشیب و فراز
برابر افتاده صحرا اسفید شده باشد و سیاهی جاده نماید -

یا بوئے پیش آہنگ از قوتِ شامّہ وادراکِ وجدانی براہِ راست
بے بردہ قدم مے پیماید و بار بمنزل مے رساند کاروان سالار
کہ بیشتر حاجی و کربلائی و مشہدی باشد یا سوداگر نرخ کرایہ بوزن بار
منقح کردہ مال بدخل و قبض گرفتہ از کاروان سراہا بر پشتِ رہوار
بستہ شب قطع مسافت مے کند و صبح بمقام فرودگاہ مے رسد ہرگاہ
آبادی و دیہہ و سیاہ چادر و کاروان سرائے خالی اُفتادہ بنائے
سلاطین و امرائے اہلِ خیر باشد یا میدان و دشت و دامن کوہ
نزدیک آب چشمہ و نہر و رود و خانہ ہر جا کہ منزل از سابق مقرر شدہ است
بار مے اندازند بالائے ہم چیدہ حصار مے سازد پالان چاروا ہا
برداشتہ رہا مے کند بیشتر بخاک غلط مے خورند پس یتیمان و غلام نوبہ ہر کہ
باشد ہی کردہ بچراگاہ بردہ سر مے دہند تا عصر علفِ سبز شکم سیر
خوردہ باز مے آیند افسار ہمہ را برسن کمند مے بندند در توبرہ
پُر از کاہ بخاطر ہر یک راس من تبریزی جَو پاک کردہ انداختہ بسر شان
مے زنند و بچہ ہا لگن اشکنہ قروت و نان و چنگال پیش کشیدہ
دَورِ در ہم نشستہ لقمہ ہائے مردانہ زور آزما مے زنند و خیکِ
آب را خالی مے کنند و دست شُستہ و ناشُستہ بر ریش کشیدہ
سبلہا را چرب کردہ با وجودِ زحمتِ پیادہ روی دہ فرسخ روئے
سنگہا بنہایت تندی کہ مردمِ ہند بگرد شان نمے رسند و تعبِ
بار کردن و پائیں آوردن لنگہ ہائے سنگین مال از پشتِ چہل پنجاہ
قاتر و راہ رو یعنی ہر چارروا کہ بارِ خود را کج کند یا بگرداند یا زمین بزند
دویدہ آن را راست نمودن و برداشتہ بر سرِ پالان نہادن خستہ

وکوفته نشده بے دردبا لگن ومجمعه بارا گرفته بجائے تُنبک
ودائره مے زنند و بصدائے اِنَّ اَنکَرَ الاَصوَاتَ تصنیف
مے خوانند تاکہ آقائے شاں پلاو خورده ساعتے دراز کشیده
برخیزد وامر نماید بارکنید وجماعت سرنشین هم از تخت و پز وخورونوش
دست کشیده خورد و ریز را درخورجین وجوال درآورده تهیهٔ روانگی
درست گردانند بر خاسته در تاریکیٔ شب یا روشنی ماه بار کرده
بقدر شش هفت فرسنگ کم وبیش طے مسافت بران سنگلاخ
مے نمایند + دوّم سفر زیارت عتباتِ عالیات که مراد از کاظمین
علیهما السّلام وکربلائے معلّٰی ونجفِ اشرف وسُرّ من رأے
باشد وحج بیت الله ومدینهٔ طیّبه که هنگامِ موسمِ بهار هرگاه
برف آب وشدّتِ بَرد کم شود سر محله بزرگ وشارع عام وگذرگاهٔ
خلائق چاؤش ایستاده ذکر مناجات وفضائلِ زیارات وحکمِ وجوب
طوافِ خانهٔ خدا بذمّهٔ مستطیع بآواز بلند ولحنِ خوش مے خواند مردم را
رغبتِ قصدِ سفر وتدارکِ زاد وراحله مے افزاید تاریخ وروز عزمِ
کوچ کردن دستهٔ زوّار ومقام پیش خیمه زدن وجمع شدن نشان
مے دهد هرکس را توفیق رفیق اسبابِ موجود مانع برطرف خرجی وپاکش
آماده مے شود گریبانش را شوق مے کشد از تجارت ودُکان ونوکری
وکسب دست بر مے دارد بقصدِ سفر سامانِ ضرورت وچاروائی
سواری مے خرد یا کرایه مے کنند از یگانه وبیگانه حلالیت مے طلبد
بلباس سفر بیرون مے رود توشهٔ راه براِیش مے آرند بعضے محال
از ان در مے برند ونامش را در ذی مے گذارند گرو هے از دلبستگان

یک دو منزل مشایعت کرده مراجعت مے فرمایند قافلهٔ زوّار حاج فراخور مقدور تدارک دیده اوضاع آرام بر داشته روبراه مے نهد چاؤش در اوّل و آخرِ هر منزل ذکر کنان پیش مے رود هر چند قدم بآواز بلند صلوٰة مے خواند همگی با ندائے او هم صدا میشوند چاؤش در مقدمه و قلب و ساقه انبوه پیاده و سوار هر جانب را محافظت مے کنند تا خسته حالے اگر عقب مانده باشد او را بر سواری بنشانند و هر گاه زمین خورده باشد او را تیمار داری کنند و دزد و راه زنے در شب تار نتوانند دست برد زنند یا تنها دیده لخت نماید در اوّل وقت فجر برائے نماز جلو گرفته همه را وا مے دارد تا سرِ آب رفته و زهراب ریخته طهارت کرده دست نماز گرفته فریضهٔ صبح را بجماعت اگر امام یابند ادا کنند و اهنمائے مردم برهنمونی او بجائے نیکو و آب و آبادی منزل کنند خیمه افرازند چیز بپزند و با رفقا و همکاسه بخورند و هر که ا ذوقه ندارد و از سدِ رمق او را محروم نگذارند و دست بجمع کرده سر با روئینهٔ آهن بخوابند و کشیک بکشند در ظهر و عصر و مغرب و عشا عقب کدام سیّد و ملّا متورّع میان خودها اقتدا نمایند دو ساعت شب گذشته بار بندند و راه روند چون نزدیک روضهٔ مقدسه بر نیّتِ سلام رسند چاؤشِ احرامیِ خود را بزمین فرش کنند زیارت و سلام را که دران مقام باید بجا آرند تعلیم دهد فضائلِ اجرِ شان تلقین فرماید هر کس بقدر استطاعت زرِ نقد و زیور و لباس بطریق جایزه و هدیه با عذر خواهی بسیار پیش کشد زن و مرد از رحق المحنت و زحمت راه

روانگرد انند هرگاه بشهر درآیند حمام روند و جامهاے پاکیزه پوشند
و معطر شوند و هر دسته با اهلِ بلد و محلهٔ خود دست جمع بر رواقِ مطهر روانهند
در کفش کن رسند آں مقامے ست که هر کس پاپوش خود را بر جاے گذارد
محافظے سرِ زینه نشسته از چوبے که دو شاخهٔ آهن بسرش استوار ست
جفت هر واحد را بر مے دارد برابرش قطار مے چیند وقتِ بازگشت از همان
چوب بر داشته پیشِ پایش مے اندازد هرگز کفش یکے را با دیگرے
تا بتا والبش نمے کنند روزِ آخر از حضرات چیزے یافته اوقات بسر
مے برد مقابلِ دسته زوار یکے از خَدَمَهٔ روضهٔ مقدسه پیش مے آید
بلکه بعضے از خارجِ آبادی استقبال کرده همراه مے شود و بمکانِ سکونت
و فراهمی اسباب و رفعِ ضرورت کمک و دلالت مے نماید آدابِ
داخلی تلقین و عبارتِ زیارت را بصداے بلند قرأت مے کنند
دیگراں در تبعیتِ او مے خوانند در مسجدِ پشتِ سرِ تربت بعد تقبیل
و مسِ ضریح رفته نماز ادا کرده سرِ ماوا و مقام بازگشته قیام و
آرام مے فرمایند چوں از زیارتِ روضهٔ ائمهٔ عراق فائز شده
و حجاج از طوافِ کعبه و شرف اندوزی مدینهٔ طیبه فراغت یافته
رو بوطن آرند روزِ آخر صله چاؤش و میر حاج فراخورِ وسعِ طاقت دوباره
داده باشند + از عهدِ سلاطینِ صفویه در ایران رواجِ تحصیلِ علمِ
صرف و نحو و اصولِ فقه و فقه و کلام و حدیث و تفسیر و تبشیر و تذکره
مبحثِ طب و دیگر فنونِ غریبهٔ حکمت و فلسفه و ریاضی و هیئت کمتر ست
و ثانی بجهتِ کثرتِ سرما و قلتِ رطوبت در هوا و بُرندگیِ آب در اراضیِ
کوهساری و وفورِ غذاے مرغوبِ طبائع و تولیدِ اخلاطِ صحیحه

که امراضِ بلغم وسودا بندرت حادث شوند و قوّتِ هاضمه موادِ
فاسده را هم فنا مے کند معالج و مستعلج نهایت قلیل شده اند
بهر حال چوں طبیبِ حاذق نشو و نما کرده در بلده شهرهٔ دستِ شفا و تشخیصِ
ناخوشی هائے فسادِ غلبهٔ خون و صفرا یافت قدر و منزلتِ او زیاد
مداخلش از همه بیش رجوعِ خرد و بزرگ بسیار دماغش بهوا
مے باشد هر کس آں را بوساطت یگانه و بیگانه خود و عرضِ حال
طلب دارد بهزار خوشامد و تملّق و چاپلوسی برسواری قاتر و یابو و
چاروائے رهوار خود نشسته غلام و یتیم و نوکر که وارد همراه گرفته
بابالینِ مریض مے رود نبض را دیده زبان را مشاهده نموده نسخه نوشته
داده مداوائے دیگر حالے پرستاران مے کند ایشاں را بادیه‌ها
و عرق و یک شربتِ خاص ترکیب دادهٔ آں طبیب را از دکان
عطارے بگیرند که دست نشاندهٔ اوست و از قیمتِ ادویه سهم
غالب مے دهد و از بابت حق القدم بقدرِ وسعت نام و رسم
اشرفی و ریال و کله قند و نُقل و شیرینی و کوزهٔ نبات و جوراب
و دستمال و قماش هر چه میسر تواند شد در مجمعه نهاده
پیشکش گردانند و برائے یتیم و خادم و همسایهٔ آں حکیم
چیزے جدا بشمارند تا که خوشنود برگردد اطبائے معروف
باوقات صبح در گوشهٔ تالار و اُرسیِ مکانِ خود اجلاس مے نمایند
مرضائے زن و مرد آمده زیر ایوانش ایستاده بنوبت پیش مے
آیند نبض و زبان نشان مے دهند و حال گذشته و سبب
مرض بیان مے کنند شنیده بدر دستش وارسیده اجزائے دوا

پرسش حسبِ تحریر بعد گفته نویس نسخه کتابت از شربت و وزن
بیمار مے سپارد و اگر بعضے معزز و ممتاز و از معارفِ بزرگاں باشند
بالا رفته در نشیمن او برابر پہلو و مقابل و زیر دست جلوس مے
فرمایند کارسازی نموده خدا حافظ گفته مے روند نوع دیگر
دیدم یکے خود را بلباس طبیب پیراسته در کُنجِ دُکانِ عطّار
قیام داشته سرپرستی بیماراں و تکلّه وجه گذران مے کرد رسم
مشاہدۀ بولِ مریض در شیشه که قاروره نامند و دیدن قاذورات
و نجاست و غایط در طشت که آں را پاخانه گویند میانِ اطبائے
ایران متداول نیست باستماعِ قاعدۀ دیگر بلدان ہجو فراواں
مے کنند و عمل طائر و حقنه و مسہل غیر مشروب عیب نباشد
در غذائے پرہیز چلا و کم روغنِ نرم بخورش بیماراں تجویز فرمایند
و بالائے جلّاب آب ہندوانه و خیار و ہند و نفع بخشند اگر از حکمائے
ایں مملکت کسے در ولایت رفت خیلے عزّت و شہرت یافته
مرجعِ سلطان و حاکم و رعیتِ ایران شد زیرا که العلم علمان
علم الابدان و علم الادیان بعد از مرتبه رفیعه مجتہد العصر و امام جمعه
درجه طبیب در خلقِ ہر کشور بلند تر است ہر چند وصفِ آب و ہوائے
آنجا ہویدا و میوه مثلِ جانِ آدم وافر پیدا و خوراکِ انسان و حیوان
روح افزا است بموسمِ طاعون که دُنبل کوچک بطورِ بثور در جاہائے
مختلف بدن بر آمده سرش سیاه و کبود و دَورش قرمز و میانش
التہاب و سوزش مے باشد و ایامِ شیوع و باکه از طرفے داخل
و سمت دیگر خارج مے گردد مردم را در مُردن مہلت وصیت کردن

باقربا وجمع نمودن دست و پا بلکه نفس کشیدن زیر و بالا در حالِ قے
و شروع اسهال و ابتلا بیشتر میسر نمے شود چنانچه در ۱۸۶۴ء عیسوی
مطابق ۱۲۸۱ هجری از روئے اخبار معلوم شد که در مکهٔ معظمه بزمانِ
حج و اشتغالِ مناسکِ طواف بعرصهٔ چهار یوم و لیالے نود هزار مرد
و زن از امیر و فقیر دعوتِ حق را لبیک گفتند و در ۱۲۷۱ هجری در شیراز
از بیست و پنج هزار آدم بذریعهٔ وبا و زلزله برحمتِ خدا واصل گشتند
حالات وفات و تشییعِ جنازهٔ امواتِ مردم ولایت چنین است
که اکثر شاں وصیت نامهٔ خود را بر بازو بسته یا پرِ کلاه و عمامه گذاشته
یا در پیش وکیل کارخانهٔ تجارت داشته حینِ حیات هر سال آں را
بدل نمایند و هرچه باید و شاید در بابِ تقسیمِ متروکه و مخلفات بنام
ورثه مسجل سازند و رعایت ذمتِ حق خدا و خلق را در برائتِ از
بازخواست قیامت و روزِ حساب آخرت ملحوظ دارند تا بطمع نفسانی
و اغوائے شیطانی و موشکبِ دوانی زمرهٔ حسد پیشه و راه زنانِ باطل
اندیشه نوبتِ جدل و مرافعهٔ اخلاف بدر خانهٔ حاکمِ شرع و عرف
باختلافِ و نزاعِ یکدیگر نه رسد چوں از مداوائے طبیب و صدقه
و دعائے ماثور بیماری مریض برطرف نشود و بصحت نیارد و علامتِ
ردیّه غورِ عینین و بردِ اطراف و سقوطِ نبض از نظمِ طبیعی و غلبهٔ بیهوشی
و اختلالِ حواسِ خمسه و سلبِ حرکاتِ نشست و برخاست و شمارهٔ
نفس و تنگی سینه و صدورِ کلمات هذیان و برجستن از بیخودی
بر یکے از مرد و زن طاری و عیاں گردد پرستاراں بر بالین رنجور
آمده سورهٔ یٰسین و دیگر آیات و سورهٔ مبارکه قرآن تلاوت نمایند

و دعائے توبہ و دعائے عدیلہ و دعائے کمیل و جوشنین را بلند و شمرده
بخوانند تا علیل ہمپائے ایشاں بزبانِ خود ادا گرداند و در آخر وقت
بزمینِ ہموار بر پشت بخوابانند و پائے او را بسمتِ قبلہ دراز کنند
کہ از روئے ایمان و تصدیقِ شرائع اسلام متوجہ کعبہ بوده جاں بدہد
حینِ مفارقتِ روح از بدن پارچہ دراز بر چشمہا بندند کہ از دنیا و مافیہا
دیده بپوشد بنظرِ رغبت در امورِ آخرت بیند و پارچہ دیگر از زیرِ چونہ تا
بالائے سر برده گره زنند کہ تحت الحنک شود و دستہا را برابر پہلو
بگذارند و شصت پاہا را یا کہنہ پاره بہ بندند و بیشتر کلمۂ طیبہ را محاذی
گوشِ او بسمعِ مشرفِ موت رسانند ہر گاه از جان کندن خلاص
شود و روح از قالب پرِ پرواز کشاید زنانِ حاضر الوقت ہجوم آورده
شیون و فغاں نمایند و بمزید جہالت بر سر و صورت و سینہ
و زانو دستِ ماتم زنند و رخساره و جبینِ خود خراشند و موپریشاں
سازند بلکہ بعضے در سوگواری و بے قراری گیسو بریده خاک بر سر پاشند
و مرداں ہم بگریہ اشکباری و ہائے ہو دریغ ندارند زنانِ ناحیہ
در اشعار نوحہ و ندبہ حسب و نسب و صفاتِ حسنہ میت را سرمایۂ
رقت گردانند در غمِ پدر ریختۂ پیراہن و پیشِ سینہ قبا را بسر چاک
کنند و لنگا فد و شالِ عزا برنگِ مشکی و سیاه در گردن اندازند
و گوشہائے آنرا در چپ و راست بکمر زنند سابق ہمہ تن سیاه پوش
مے شدند حالا خیر پس عملۂ موت را خبر شود و چند کس بر پشتِ بامِ بلند
خانہ یا سرائے حوالیِ ماتم کده یا گلدستۂ مسجد محلہ بر آیند و برائے
آگاہی و اطلاع مردمِ دور و نزدیک مناجات و خبرِ وفاتِ میت

بنام ولقب ذکر نمایند تا ہر کہ بشنود فوراً درمنزل موتٰے برسد
مُردہ شو با کوزہ وکاسہ وآب برگِ سِدر وکافور وقراح برگرفتہ
پیش رفتہ جثہ را برتختہ گذاشتہ سہ غسل دہند ونیت ہر یک جدا
سازند وکفن بپوشانند وحنوط پاشند وجریدتین بگذارند وتابوت
بخوابانند وآں را در نعش درآرند خویش وبیگانہ اِسترجاع نمودہ
شہادتین گفتہ چارگوشہ بر دوش بگذارند برائے نمازِ میت درمسجد
و درِ خانۂ امامِ جمعہ برند اہلِ راہ وگذر وبازار ہم بنا بر کسبِ ثواب
در مشائعت وصلوٰۃ شریک شوند روبقبرستانِ مومناں کہ بیرونِ
دروازۂ شہر قدرے از آبادی دُور مقرر ست مے برند بگور درآوردہ
تلقین خواندہ بخاک سپردہ سرِ قبر پوشیدہ خواہ پہلو بستہ خاک ریختہ
لحد ساختہ آب پاشیدہ فاتحہ خواندہ دستۂ ریحاں نہادہ
مراجعت نمایند واقربائے نزدیک وآشنائے یکجہت ہمراہ وارثِ
میت باز آمدہ مجلسِ ختم ترتیب دہند سوزنی در وسطِ مکان اندازند
و در چہار کنج آں گلاب پاش ہائے بلور وبارفتن وشیشہ ہائے
گلاب ومجمرِ عود سوز وصندوق جزوہائے قرآن ورحل ومصحف گذارند
بہر ساعت انبوہ تازہ بیایند وفاتحہ خواندہ قدرے مکث کردہ بروند
زمرۂ قرّاء جمع شوند وآیاتِ قرآن را بلند بخوانند واز ہر گوشہ وکنار
دیگراں ہم کہ دستگاہے در علمِ تجوید داشتہ باشند از دہنِ شاں فرا
گیرند وآخرِ صحبت ثوابِ ختم را بروح میت تازہ از دُنیا گذشتہ و
رُو بآخرت رفتہ ہدیہ نمایند تا سہ روز از صبح تا قریب ظہر واز عصر
تا مغرب واز شام تا ثلث شب جلسہ ہائے سہ گانہ مردانہ وزنانہ

برپا مانده بآمد و رفت بزرگ و کوچک هم پیشه و هم کار و هم محله و همسایه
بسر کرده حاضران خاص و عام را چاشت و شام طعام دهند و قصداً
هر چیز را بدمزه و از نمک شور و آبکی و براتچه گاه دود بو ساز ند تا مردم گویند
خدا نصیب نکند که دیگر چنین غذا در خانهٔ شما پخته شود و دو لقمه اش
بکام و دهان ما برسد و برخے صاحب مکنت و شائق جوار مشاهد مقدسه
وصیت نمایند که جنازهٔ مرا به نجف یا کربلا نقل و تحویل کنید ورثه و اولاد
نیک روی بگفتهٔ پدر و جد و با خواجه جد را در تابوت چوبی نهاده تخته را
میخ کوفته امانت بخاک قبر سپرده هنگام روانگی زوار با چاوش چک و چونه
زده از بابت کرایه و باج راه پل قزل رباط و خانقین عرب و عجم
و یعقوبیه و وجه زمین سرداب و اجرت حمال و گورکن و سائر مصارف
دیگر و هرگاه میّت آدم کم سرمایه و نادار باشد حق آراضی خیمه گاه
و وادی السلام که قبور مومنین در انجا مے شود برضائے طرفین قرار داد
کرده صیغه خوانده تابوت و زر معینه حواله کرد انند بر شتر و قاتر بار نموده
عقب قافله مے برد و هر منزل در گوشه و کنار پائین مے آرد و بخاک دفن
مے کنند + بیان رسم طعام ولیمه و شیلان باقسام ست یکے در
تعمیر سرا و خانهٔ نو، دوم تزویج که در عروسی ابکار باشد یا مناکحت
باثیبه سوم تولد فرزند چهارم عقیقه اطفال، پنجم ختان پسر چنانچه یک روز
ظهر یتیم آقا بزرگ کلانتر پیام آورد که شام از راهِ محبت قدیم قدم رنجه
بفرمائید تا امشب در خدمت شما باشیم پرسیدم خیر ست گفت
شما را خیر باشد آقایم برائے ولیمه ختنه پسرش شیلان کشیده خیلے
تدارک مهمانی دیده همه اصناف بازار و کدخدایان محلات و بلوکات

یکدست لباس پلاؤ خوری برکرده بعد از نماز مغرب و عشا سهراب حبشی شش قبرقه را همراه گرفته سر وعده قدم پیموده از محله سنگلج روشده بخانهٔ میزبان رسیدم در صحن و حیاط از دو طرف راه رو چراغان بود لاکن شور محشر دیدم که کسے برکسے نیست آدم بر روئے هم ریخته شلوغ بنظرم آمد خواستم برگردم صفر بیگ دوچار شده نگذاشت گفت سر وا زدن از بنائے شادی میرزا قباحت دارد و بدش مے آید لابد دندان بر جگر فشرده و دل را میرفتم مشهدی رمضان برخورد کاردیر قد زده چماق چوب ارجن دست گرفته جست و خیز مے زد پرسیدم شما را کدام خصوصیت تازه با صاحب خانه بهم رسیده گفت هرجا آش ست بنده آنجا فراش مے باشد زیر لب پوست خنده زده قدرے فراز رفتم غلام بچه خانه و شاگرد هائے قشنگ نوعمر مقبول برابر بهم مشاهده کردیدند خوش شکل زیبا صورت رعنا طلعت که رخساره و بناگوش هائے ساده را گلاب زده زلف مشکی را تاب داده سرمهٔ دنباله دار بچشم کشیده از وسمه کنج لب نازک خال تعبیه کرده با گردن هائے بلند و چهره گلگون و قامت رسا و اندام نازک گوشه کلاه بخارائی شکسته برسر گذاشته قبائے باریک اتو ئے سنجاف سرخ و نیم رنگ نقره آبی و سبز پسته سبز کاهی و بنفش با دنجانی دارائی بیرابره هائے شال ترمه بوته دار و مهرمات بکمر زیر جامه قصب گلناری بپا کفش هائے گرجی کلابتون پولک دوز مخمل کاشانی پوشیده اومیک هائے لنگه و ماهوت آشرمه طلائی دوخته در برکرده لنگ هائے چارخانه حاشیه بندری سر دامن آویخته در شربت خانه و اشپزخانه تردد مے نمودند

وگاہے غنچہ شدہ برائے حسن فروشی ایستادہ راہِ زہد وتقوٰے مے زدند
زمانے ناظرِ پیر مرد ازریش خندے نمودند جماعتِ اہلِ خبرہ بنظر خریداری
نگران بودہ مُشتش بہ پشت مشتری وار اثر دہام داشتند بعضے کوتاہ قدہا
درحالِ بے قراری بشانہ وکتفِ مردم دست گذاشتہ بلند شدہ
بتماشائے جمال مے اُفتادند کربلائی رحمان بدقوارۂ سیاہ فام
آبلہ روی ترکہ دراز قامت سرکردۂ لوطی اجلاف ہا زنگبار و باختہ
آبِ حسرت بدہن آوردہ بابختِ زبون گلہ ودعوٰے سخت داشت ولم
بحالش سوخت سلام کردہ نہیب زدم کہ اُوی در مسند جمال پاکیزۂ
اربابِ نعمت نگاہِ خیانت مکن ہرچند سر دیزی واز باشد حیائے گربہ
کو اگر دست از پا خطا کنی رسوا مے شوی بشوخی قدرے سربسرش گذاشتم
دیگر از جا نجنبید کہ صرفہ نداشت والامثل موش در تلہ گیر مے اُفتاد
جِر آمن گفت ارزانی شما باشد خیر شان ہہ بینی گفتم بگو چشم بد دور رفیق
بسر عزیزت جدی مے گویم بے ہمہ چیز مے گویم منہم والہ وحیران ماندہ دست
وپایم سُست گردید وسوسہ شیطانی بخاطرم پریشانی راہ انداخت
لاحول خواندہ بکنارے رفتہ فتبارک اللہ احسن الخالقین وردِ زبان نمودم
درین بین مرزا دست وپا چہ گشتہ ندانست چہ کند لاعلاج شد فراشان
گفت تا ہجومِ گرسنہ گدا ہا را بضربِ دگنگ بیرون کردند وجلوادباشِ
بے عار نگہداشتند وقتیکہ مردم از ہم پاشیدند قدرے خلوت شد اعزّہ
طلبیدہ با طفیلی وقفیلی جابجا آرام گرفتند راسی رعملہ کلانتر خوش سلیقہ
بکار بردہ از کمالِ صفا وخوبی زمین را جاروب کشیدہ وآب پاشیدہ
باغچہ را سیراب کردہ درچند منزل تالار وارسی گوشوارۂ لنتر وجہل

چراغ ہائے بلوریں آویختہ شمع ہائے کافوری روشن نمودہ ہرجا یکدست
فرش ملوکانہ از قالی ہائے بیرجندی و نمد مسند و بادودی تُگفت انداختہ
پردہ ہائے نقاشی و طاقچہ پوش ہائے زری آویزاں کردہ دستہ ہائے
گل الوان در گلدان ہا بالائے رف چیدہ لالہ و فانوس شیشہ دُرنما
دار قطار گذاشتہ ہر صنفے را مناسبِ حالش در مکانے نشانیدند
ساعتِ دیگر فنر فانوس ہائے بسیار بجلو کشیدہ با دستہ خدم و حشم
پُر زرق و برق بیگلیربگی و خوانین داخل شدند خلائق پیش پائے آں ہا
بتعظیم برخاستند صاحبِ خانہ بتملق و چاپلوسی دویدہ گفت خیر مقدم
خوش آمدید صفا آوردید مشرف فرمودید قدم بسر و چشم بسم اللہ بفرمائید
و بالا بفرمائید و خدمت بفرمائید دستِ آں ہا را گرفتہ صدرِ مجلس
نشانید بعد از تعارفات چای و سلامتی پیش خدمت ہا قلیان ہائے
دستی بلوری و چرمی و نارجیل با سر و تہ نقرہ میناکار و سادہ و نے پیچ
کرمانی آوردہ دادند ہر یک دو سہ قلاج زدہ دست بدست راہ نے را
دیگرے کردہ پس داد باقتضائے آدابِ اہلِ ایران کہ قاعدہ شب نشینی
ایشان است ہر کس باہم پہلوئے خود اختلاط دلخواہ مے کنند
حکایات دیدہ و شنیدہ بایکدیگر مے گوید از چشم و ابرو باشاراتِ احوال
پرسی آشنایانِ صفِ مقابل و چپ و راست بعمل مے آرد برابرم پیرِ
ملاباشی تشریف ارزانی داشت ماشاء اللہ متکلم وحدہ خوش لہجہ
شیریں گفتار بود عرض کردم مے خواہم محاوراتِ عجم افادہ بفرمائید
تا ہر چہ را نا شنیدہ باشم یاد بگیرم۔ جواب داد زبانِ فارسی ایں زماں مرکب ست
از لغاتِ عربی و ترکی و دری تاجیک ایلات بختیاری و زند و فیلی

وشاہی سوندوکالحر ومسینی ولرستانی و مازندرانی وشوستری وگیلانی
و بلادِ سوادِ اعظم و اصنافِ کاسب کار مردم بازار لهذا تفریق همه آنها
دشوار مے نماید گوینده را باید از الفاظِ مذکور بکلی ماہر بوده با مخاطب خود
انچه مناسب داند القا نماید مثلِ آدمِ دولتمند که بجا غلی وتنکی واشرفی
رومی وعراقی ورائجِ صاحب قرانی و ریال فرنگسا د ایرانی وپناه باد
وشاہی وپول سیاه در کیسه دارد تا صد دینار وسه شاہی ویک عباسی
و دو محمدی و پنج غاز وقتِ ضرورت بهرکس قدر حاجت روائی
مے دہد همچنین از سخن گو در حرف زدن مناسبِ حالِ سامع باید تقریر
او اشود گفتم منکه اجنبی هستم شما تعلیم کنید. فرمود احاطهٔ حصر جمله آنها
دشوار ست الا مے دانم دو سه قسم خواہد بود استعاره وکنایه ومحاوره
واصطلاح ولغت یکے وابسته اعضائے انسان ہست. مثلاً سر رفت
کله زد، فرق اقبال شد، مغز ندارد، پیشانی پرچین دیدم، جبهه عجز و
ونیاز سود، جبین مسکنت بخاک نهاد، ابرو ہلالی دیدم، تیر مژه کار کرد
چشم پوشید. دیده شد، نظر پاک دارد. نور چشم، نگاه خوش انداخت
بینی بخاک مالید، پرده بینی برید، دماغ سوخته ست. لب شکر ست
دہن دریده ست، دندان بجگر فشرد، زبان زد مردم ست، کام روا گشت
چونه زدم، ذقن ذنخ شکست. سُبل چخماقی دارد، ریش دراز ست
رخسارش پژمرده ست، روئے شما سفید، صورت گرفت، بناگوش
ساده ست، قفایش افتاد، گردن گیرش شد، گلو ندارد، حنجر ندارد
نخم درید، گریبان گرفت، دوش گرفت، شانه خالی کرد، بازو
شکست، آرنج زد مچ من خلاص شد، قبضه کرد. دست پاچه شد

کف برآورد، مشت او واشد، انگشت بچشم نهاد، بند انگشت جدا گردید، ناخن بجگر می زند، سینه مالید، پہلوتهی کرد، دندان شکست، تنه زد، جثه ندارد، شکم دارد، دل داده ست، جگر سوخت، گرده کیست که برابر شود، شش باد کرد، زهره ندارد، شکنبه او بزرگ ست، روده اش دراز ست، سپر زورم کرده ست، ناف برید، پشت کمر ندارد، کفل می زد، سرین او چاق ست، زانو ته می کند، ساق نورانی قوزق پا ورم کرد، پشت پا زد، پا ندارد، پاشنه می سود، قدم ندارد پوست مال گردید، استخوان آب شد اگر خواب او دراز دم، خون مردم این زمان سفید شد، روح روان، هوادار، خواب رفت، بیدار شد، قد علم نمود، قامت زیباست، بالائے خوش بود، اندام نازک دارد، قالب می کند، سایه مهر و محبت افگند، نفس مهیز جان ندارد، دم نقد می دهم، خاطر خواه شد، حواس باخت هوش کرد، قوائے ضعیف شد، آواز کرد، صدا گرفته است رفتار شرفا راه نمی برد، گفتار نیکو می نماید، ذهن ندارد، فکرش رساست، آغوش گرفت، کنار کرد، بغل برآورد، زنگ باخت نقش زد، چون دوسر قلیان میل فرمودند صدائے تق تق ظروف و بوئے طعام علیهم السلام حواس ملا را برده از حدیث گذشته بروایت چسپیده فرمود " رفیق اول طعام بعده کلام بگذار تا شام بخوریم آنگاه گوئیم و شنویم " پس آفتابه لگن هاپیش نهاده همگی دست شسته سفره را خدام بجا بکی پهن نموده مقابل هرکس گرده نان خورشیدی زمین گذاشته مجمعه هائے الوان بختنی خوش مزه چرب از قاب پلاؤ مرغ و بره الخ

شیر مست و دوری قیمه چلاو و کوکو و مزعفر و پیاله آتش برنج و رشته
و کشک و بورانی بادنجان و بشقاب کباب و تغلبکی نمک سوده و
فنجان ترشی مویز و قاشقهائے خربزه گرسنگی و سینی گرگاب و کاسهٔ آب
قند و دوغ با قاشقهائے چوبی نازک صابونی روبروئی هر مهمان در ردیفها و
چیدند خان سالار بسم الله گفته اجازت داد ساعتے بخوردن و دست بازی
بسر رفتم آبخوردن در کاسه هائے چینی پر کرده با وجود موسم زمستان
تکه هائے یخ بلوری انداخته مے آوردند هر کس میخواست مے دادند
هرگاه از صدر تا نعال همگی دست کشیده راست شدند فاتحه خوانده تکه
پاره و مجمعه ها بر چیده ریزهٔ نان با سفره پیچیده برده با آب گرم و صابون
دست و دهن شسته بدستمال پاک کرده مجرهائے هزار پیشه اسباب
چای خوری که دران پیاله کوچک و نعلبکی و قاشق خرد ملمع کار و قند شکن
و قاشق سیم باف مشبک و قوری چای ختائی و سماور هشتر خانی پر آب و آتش
بمیان آمد کله قند اروسی شکسته نبات چو چو هر دا حد با ب طبع خود ریخته
گرما گرم تجرع نموده ملا علی اکبر نقیب فضولی راه انداخته قهوه جوش طبیده
دو سه فنجان خیلے داغ بیکبارگی سر کشیده میدانم زبان و کام
بینه شتر بود که آبله نیفتاد یا منقار سمندر که نسوخت بارے اهل مجلس کیسه
تمباکو از جیب و بغل بر آورده تمتن را بسر شطب عربی و چپق رومی پر کرده
دود بسقف رسانیدند بعضے دو سه نفس را در قلیان زده دود نمودند
مرا هم هوس چپق بطبع افتاد از دست آقا مهر علی قپیده نے را بلب آشنا
کردم تندی و تلخی او گیج نموده پس دادم آقا پرسید چرا سیر نکشیدی
گفتم سرم بچرخ در آمدن نزدیک شد بغبطا ند تا دیر باندار صحبت

واختلاط فیما بین حضار گرم ماندہ پسر ملا ہاشمی سر سخن اول رفتہ گفت
اما صطلاح مردماں بہر چند وقت اختراع ومتروک مے شود پارہ این قسمت
حرف الالف او بار کلافہ مے کنند حرف الباء عربی باردی میکند
حرف الباء فارسی پوک برآمد حرف التا تنبل ست حرف الجیم عربی
جانماز آب مے کشد حرف الجیم فارسی چپاؤ کرد حرف الحا حطی حلاجی
کردم حرف الخا خستہ شد حرف الدال دُولابی شد حرف الرا راہ
بے راہ کرد حرف الزا زیر آتش کشیدند حرف الزاء فارسی ژولیدہ
حال ست حرف السین سقرّ ملا نصرالدین ست حرف الشین شُلغ راہ انداخت
حرف الصاد صاف وصادق ست حرف الضاد ضرب زدن پُشت سر
خوب نیست حرف الطا طناب انداخت حرف الظاء ظرف ندارد حرف العین
عزیز قوم لوط ست حرف الغین غرامت داد حرف الفا فقیر شد حرف القاف
قیر گرفت حرف الکاف عربی کلک برآورد حرف الکاف فارسی گوگل
داد حرف اللام لُج مے وَرزد حرف المیم مُشتلق داد حرف النون ناہموار
شد حرف الواؤ وارفت حرف الہا ہوز ہاج واج شد حرف الیا
یواش آمد وبچہ ہائے آدم وجانور ہا را بلقب جُدا گانہ اشعار نمایند
طفل آدم را مردم ایلات ترک اُشاغہ وعجم بچہ دُولہ وگوسفند
وبز وآہو را برہ بُزغالہ والیح واسپ وقاتر وخر را کرہ ومُرغ را جوجہ
ونر را خروس ومادہ را ماکیاں وسگ را تولہ گویند + ناگاہ
اخوند ملا ابُوالحسن درمیانہ ہمہ مردم سبقت نمودہ گفت رفع زحمت
باید کرد وتخفیف تصدیع باید کرد وگفت سُبحَانَ رَبِّکَ رَبِّ العِزَّتِ
عَمَّا یَصِفُونَ ہمینکہ خوانین برخاستند سایر من تبعہ ہم پاشدند

خدا حافظ کرده بمنازلِ خود ها رفتند منهم از مجلس میرزا وابس آمده
بکلبهٔ خود رسیده بچه ها را صدا زدم ابراهیم گفت که آقا دادشش
و باجی ونه بخانهٔ آقا داعی رفته اند طفلک گیج خواب برخاسته
باز چشم بهم گذاشت منن لنگه در پیش کرده پائے چراغ کتاب مے دیدم
که حاجی بدیع تریاکی چند تا رفقائے متعفن لوچ کچل و چلاغ و شل و لچر نان
و حلوا خورِ سرِ قبرستان برداشته باریش و فرِش ژولیده چونه کج و چشمهائے
پر چرک و عنق منکسره چل و پوست خود دش برداشته مثل اجلِ معلق رسیده
پهن نشست یاران دیگر بیرون ماندند در کیفِ تریاک و کوکنار هر قدر حرفِ
مفت زد همه اش جفنگ که هیچ سر و ته نداشت و مطلب از ان دستگیرم نشد
حوصله ام تنگی نموده از بے اعتنائی و کم محلی و ترش روئی بیش آمدم خسته
شده بنا کرد چرت زدن همینکه از سرِ طبل قدرے گذشت آواز دادم
برخیز برو دردِ سر کم کن مبادا در راه ترا گزمه بگیرند و دستاق نمایند
از مجلس و باز خواست داروغه خلاصی نخواهی یافت فقیرے مے خواست
بند شود اخذ و جری نماید شروع باظهارِ بے نوائی کرده مثلِ روده شیطان
سلسله یاوه گوئی را طول داد من پولِ حرام کجا داشتم که بدهم صاف و پاک
آب سرد روئے دستش ریختم پوست کنده گفتم ببخشید این وقت خجالت
مے کشم کاسبے ها ضعیف ست آب باریک قناعت دارم سوائے مداخل
سدِّ رمق جائے دست بردنے ندارم که تملک نموده بم و چم تنبل بیکاره داده باشم
بهزار چرب زبانی سرِ او را کوتاه کردم بے چاره و مق شده پے کارِ
خود رفت درِ او طاق را چفت نمودم لاکن از شدت سرما الستوی
منزل ما یخچال گردیده لشته همیشه پوشان را در بخاری طپنده خاک انداز د

انبر برداشته از اوجاق دو سر گل آتش آورده روئے تبه ها ریخته فوت
کردم دود تلخ بدماغ پیچیده خفه نمود کج خلق شده دامن زدم همینکه درگرفت
دست و پائے چائیده مثل چوب خشک را بگرمی راست کرده غلام خود را
برداشته بر پله کاں بالا رفته از پا رو برفهائے پشت بام را پائیں انداخته
پا بر نردبان گذاشته دست بلند کرده درهائے پنجره و روزن باد گیر از لته
کهنه محکم گرفته آمده دیدم بخاری سرد گشته سنگ و چخماق زدم گل فتیله فندک
از هم پاشید تکه قور اجسته آتش بر آورده پیه سوز قبل چراغ روشن نمودم
بچه هائے همشاگرد ابراهیم ریزه پاش اوضاع زندگی مرا ریز و رو انداخته
برهم ریخته بودند بهزار تک و دو تقلا زده دیگر قابلامه مسی را در نطع کشیده
پوستین و کلیچه قچانی بالائے بند الیجه آویخته مندیل ابرهٔ خلیل خانی و
شال ترمه کمر و نیم بند ابریشمی و قبائے بغلی سایه کوهی و قدک شانزده و
الخالق چیت گلی و قلمکار صدرس و طیاری و ناصر خانی و اویمک و جبه و چوخه
اذربکی و بارانی ماهوت و بگرس و یا پوخی کرمانی و عبائے لحسانی ته کرده
در سارق پیچیده دستمال گلی و پیراهن کتان و اقا بانو و پیراهن شاهی و زیر
جامه قصب و جلواری چرک را برداشته چند جفت گیوه کاشانی و دوبندی
و تخت جوراب و کفش ساغری دجسته و سرپائی و لب چین و حلیمه که بودند
بگوشه نهاده در سرداب رفته کرسی و منقل پر آتش زغال گذاشته
لحاف رو بش انداخته بکتائے پیراهن با عرق چین و شب کلاه زیرش
دراز کشیده از گرمی عرق کرده لذت بردم نفیر خواب را بلند نموده بے خبر
خوابیده شیطانے شده برجستم معترض حال غلام نگشته خود لنگ
و قدیفه در بغل زده رو بحمام و دیده دق الباب کردم از اتفاقات

نه حمامی بود و نه لنگ بردار نه دلو یا شوی کش نه دلاک و نه بی ریشهائی آنها
بهمه جهت خلوت یک مردکه لرزبان نافهم چارشانه مثل خرس خوانُدساری
برجا بوده دروازه گشاده داخل رفتم چراغ کور کوری بگوشه می سوخت
در تاریکی سایهٔ رواق سر پله کفش کن زمین خوردم گوشت استخوان زانویم له
شد قدم شمرده برداشته در جامه خانه رختها کنده بی اوبی ست لنگ بسته
در مبرز ازالهٔ نجاست کرده زهراب ریخته سر خزانه رفته دیدم آب جائیده
بود معلوم شد تون تاب را خواب ربوده آتش گلخن روشن نکشد بینین
نیاشیده او قائم تلخ شد مثل شرب الیهود سر آب فرو برده بخت بیرون
آمده لباس دیگر الش کرده مهلت سرکیسه و مشتمال و نوره بستن و رنگ
نیافته شالکی دور خود پیچیده برگشته بالش پر قو سر گذاشته بر توشک
نرم و گرم پهلوی کرسی غلطیدم هنوز کمر راست نشده بود که صدای
خوشخوان گلدسته شنیدم ذکر مناجات شروع نمود زنگ از دل می
زدود عطسه زده برخواسته با قرهٔ آفتابه آب گرم سر آب رفتم
سرسبک کرده طهارت نموده آمده دست نماز گرفته رخت پوشیده
کمر بسته تکمه سردست انداخته جوراب شیر و شکر دیدم خنک بود
برآورده از کرک پا نموده لباده سمور دوش گرفته بمسجد رفته در شبستان
پشت سر جناب آخوند ملا محسن یزدی بجماعت ایستاده بحضور قلب
دو رکعت صبح خوانده بعد از تعقیبات بمنزل آمدم نمی دانم چه شد
که آروغ بسیار می زدم ترسیدم سینه پهلو شوم خود را محافظت نمودم
لعنت بکار شیطان زیر بغل را پائیدم مهر تسبیح و مهر نماز از جیب افتاده بود
بحیرت ساعتی وا رفتم بر قوت حافظهٔ خود نفرین کرده بهمه جا جستم

بیدا نشد ریحانه گرجیه صبح زود مثل سوقلی هائے شاهی بجا بکی جسته رخت
خواب برگرفته در چادرِ شب بچپیده خانه را بیرون و اندرون آب و
جاروب زده خوانچه چیز شب مانده برائے نهار قلیان آورده زانوته
کرده زمین گذاشت پارهٔ نان تافتان با پنیرِ جنگلی و حلوائے اردابه خورده
از غصهٔ فراموشی مهرها لقمه بگلوگیر نموده فرونے رفت جاریه لوند دو یدم
دوستکامی گلی آب خوردن آورد قدرے سر کشیده بکمالِ بے زغلیتی
چند نفس بقلیان زده چاقچو پا نموده شال و کلاه بسر گذاشته بالاپوش دوش
گرفته دستها از آستین در آورده شیر قلاب بند شمشیر را بکمر زده ساغرے
کشمیری در پا تفنگ لاری قنداق شمشاد دست گرفته بیرون شد الله
وردی بیگ مهتر عوض اسپ سواری قاتر پالان مخمل آورد پرسیدم
رهوار اولی چه شد گفت زین و تکلتو اصلاح طلب بود میرآخور حکم داد
کره قاتر سمند را ببر گفتم در کمند اسپ هائے سلطانی قحطے بود که این تحم
چاروا پیش کشیدی مهتر قلچاق زیر لب لند لند کرده اخم و ترش نموده خیره
خیره نگاه مے کرد همینکه پا برکاب آورده راست شدم قاتر بد رگ چموش
لگدگیری و سرکشی آغاز نهاد قمچی زدم لگد پرانید سیخ شد نزدیک بود
بنت العیب زمین بزند بهزار خود داری و ان یکاد خوانده تا اندرون ارگ
رفته بدرِ خانه رسیده فرود آمدم درِ کریاس دیدم همه خوانین و
سرداران سبیل بسبیل بافته چشم براه اذنِ بارگاه پهلوی ایشیک
آقاسی نشسته اند ساعتے درمیانِ آنها قرار گرفتم صدائے کجین آقا
قبز خواجه سرا بلند شده جارچی ها آواز دادند بیری ها بیری ها شاه از
اندرون حرم برآمد بدربارِ عام در ایوان تالار بر تخت قرار گرفت همه دیوانخانه

آب و جاروب زده باصفا و رونق گردیده میل شتر گلوئے خزانه کشیده
فواره ها را سر داده حوض مقابل کرسی ایوان پر شده آب از پاشویه
بر سنگ غلطک از آبشار سرازیر گشته بدریاچه مے ریخت - جرگه
غلامان یراق بسته بسمت راست و چپ پائے دیوار ایستاده حضرات قاپچی
و قاپچی باشی دهن دروازه گرفته بودند قورچی باشی و شاطر باشی و فراش باشی
و جارچی باشی و نسقچی باشی و یساول باشی عمله دربان و حاجب را از دم راه پیش
پیش کرده هر دسته بزرگان رفیع المقام کورنش بردند نظامه سرباز
ساز فرنگی نواختند - در نقارخانه قرنا کشیدند منهم تو رفته سر فرود
آورده برابر مجیره باغچه سرا در صف سلام قرار گرفتم محمد علی خان
زنگنه پهلویم ایستاده بود خیلے پریشان و ترسان زیر گوشم گفت امروز
چشم و ابروئے شاه را پر غضب و خشم آلود مے بینم خدا خیر کند باید دید
آتش قهر بجز من جان و خانمانِ کدام ستاره سوخته بخت برگشته خواهد
افتاد هنوز این حرف تمام نشده بود که سرکرده تفنگچی هائے مازندرانی
تعظیم نموده گفت قربانت شوم عرضے دارم فرمود بگو سرکرده یراق
کیسه کمر و تفنگ و شمشیر بر آورده زمین گذاشت کفشها کنده پیش رفته بخاک
افتاد دو راست شده بهزار خوف و رجا گفت یک سال است
برات جیره و مواجب معلق مانده تصدق سر بندگان اقدس
نه رسیده در تمامی قشون فلاکت من زور آورده ارباب افته
وجه مقرر بتعویق انداخته اند حکم شد مرزا خانلر مستوفی الممالک
بیارید نسقچی باشی گریبانش گرفته مقابل آورد - شاه باز خواست فرمود
میرزا دم بخود کشیده خشک شد شاه را غیظ از جا برد گوشه چشم

عتاب میرغضب را اشاره کرد پانصد چوب بزنید عملهٔ خدا ناترس
چسبیده شال و کلاه و جبه و کمربند و چاقچو قاپیده پاهای نازک را
بچوب فلک بالا کشیده از ترکهٔ انار و بید و سفیدار ناخن برآوردند
نزدیک بود که از زیر چوب اگر خلاص شود بکشنده و زنجیر و قرابقر گرفتار
افتد امین الدوله زمین ادب بوسیده شفاعت نمود قبول گشته
هزار تومان شلتاق و ایصال حق مدعی قرار یافت پول را میان
ارباب قلم توجیه کرده همان دم محصل ترش روی گرا از دندان پیش
آمن باده تومان قلق گرفته مستوفی را علاوه مشتمال سرکیسه درست
نمود غرامت نقد و جنس دادنی افتاد ایلچی و ڈاکتر فرنگی که مقابل
شاه میانه لب نهر و مجره باغچه متصل مرزا ابوالحسن خان ایستاده بودند
بنظارهٔ چوبکاری سیاست شهریاری برخود لرزیده زیر جامه ملوث
کردند میرزا محمد و میرزا قوام و محمد فاضل خان ندیم سر کتاب
ثنا و ستائش کشوده کلافه خوشش آمد باز نموده بافسون و فسانه شاه
را بحال آوردند که پا شده از طرف شاه نشین بخلوت رفت وقتی
که از قهر و لطف سلطانی رها گردیدم آقا محمد صادق صندوقدار یادش
بخیر و دم راه مرا گرفته مثل کنه شتر چسبید بیا منزل ما وقت چاشت
رسیده با هم نان و نمک بخوریم گفتم سرم فارغ نیست خیلی شغل دارم
بگذار پی کار خود بروم قسم داد و ریش مرا توی خون به بینی دست رو
بسینه ام مگذار من ترا دوست می دارم می خواهم ساعتی پیش
یکدیگر بوده باشیم پر پاپی شد یخه مرا گرفته ول نکرده برد اندرون
صندوقخانه که رفتیم پرسید بچه ها چاشت آمده است گفتند خیر

غلام را فرمود پاشنه کوب بدو برد و چیزرا زود بیار حلبی سیاه
سوخته ز زنگ سرقدم ساخته چاربغل تاخت میرزا پرسید
ضراب خانه و زرگر خانه و جبا خانه تماشا کرده گفتم اگر راه مے بردم کجات
مے رفتم دست مرا گرفت آنسو برد عجب دستگاہے دیدم معیار باشی
کارفرما نشسته زرگران نقرهٔ معشوش را در بوتهٔ آهک استخوان سوخته
با سرب و تنکار گداخته قال گذاشته شمسه ریخته بسر تیک و
سندان نهاده از گاز انبر گرفته چکش زده نقش ضرب بالا مے
آوردند و یکطرف صفحه طلا را با نمک و خاکه اجر خلاص مے نمودند
صرافان زر مسکوک را در ترازو مثقال از قیراط و نخود هموزن اشرفی
و ریال سنجیده شمرده صره مے بستند و درش مهر مے زدند او ستادان
زیور و یراق ساخته مے دادند شاگردان جلا پرداز مے نمودند
دم و کوره مینا سازان گرم بود تیة و گلچه و دست بند و بازو بند و
طوق و یاره و کمر بند و انگشتر و حلقه جواهر ترصیع مے شد و جوهریان
شتن مروارید غلطان گسیخته بسلک برائے رشته کردن مے کشیدند
و ناسفته را با مته سوراخ نموده در حقه مے گذاشتند درج نگین زبرجد و زمرد
باز بود از مشاهدهٔ لمعان و درخشانی آنها چشم ناظرین خیره مے شد در جبا
خانه شاهی لوله تفنگها و طپانچه سوهان شده را با مته و دیدبان نصب مے نمودند
و پره هائے چقماق باهم وصل کرده مے چیدند هر قسم گله و ساچمه میریختند
شمشیر و کارد و قداره و کمر خنجر و قمه فولادی از صیقل بر آورده زاج
سرخ مے زدند جوهر و لعاب بالا مے آمد از چوب شمشاد و چنار
و عناب قنداق تفنگ درست مے شد کمان هائے تتاجی بازه ابریشم در دوده

صدها چیده تیر و خدنگ پیکان دار میان جعبه و صدق پر بود و نی نیزه
و سنان و بنان فولادی بے شمار گذاشته حلقه هائے کمند را چین چین
آویخته بترزین و گرز و تبر و شمشیر جوهردار حساب نداشت خشت پران
و زره بین آهنی یک طرف قطار بود حوصله ام سر رفت دلخور شدم
میرزا گفت رفیق تا بیکاریم بیا سیر بکنیم گفتم چه عیب دارد افسارم بدست
شماست هر جا مے خواهی بکش خرامان رفته داخل کلاه فرنگی شدیم
آنجا تصویر تمام قد بندگان اقدس و شبیه نیلیان بونی پارتی بادشاه
فرنگیس ساخته آقا بابائے مرحوم و آقا عبدالله نقاش باشی و دیگر
صورت هائے خرد و بزرگ که بر آئینه و پرده کشیده در قاب طلائی
نصب بود همه را دیدم چگویم که در سایه و روشنی رنگ سیره
و نیم سیره و استخوان بندی اعضا و چوروک لباس و اصول سمائی
ابر و هوا چه طور دست مانی و بهزاد را به پشت بسته حرکات آدم زنده
مجسم بنظر مے آمد که مے خواست حرف بزند در تعریف صفائے قلم مو
و پرداز کارانی و محو قلم روغنی و همواری الوان بدن و دور و نزدیک
مکان و لمعان جواهر و یراق زبان وصف قاصر است از آنجا بسوئے عمارت
چشمه بلور و سردستان رو کردیم باغبان هائے یزدی بیل دست گرفته
خرند با غنچه درست مے کردند تاک انگور بدار بست قلم مے نمودند بعضے مشغول
آبیاری چمن داشتند شاخ و برگ هر درخت میوه و بته گل را چنان
بریده موزون ساخته بودند که زیادتی و کمی برابر شده پنداشتی
اشجار موصل اند اوستا و کلال باغبان باشی پیچ پیچ و لنگ بسته
پیش آمده برائے خودنمائی سبد پر از چند دانه میوه تازه تعارف نموده گفت

از برکتِ قدمِ شما دریں گل زمین نهالِ ملک هائے سرد سیر و گرمسیر
بار مے آید اقسامِ سیب مشکیزه و انار مایه خوش و گلابی و قلیسی و انگورِ عسکری
و امرود و گرجه و گیلاس و حلو و شفتالو و توت و آلوبخارا و بادام و پسته
خندان و فندق و سنجد و عناب و انجوجک و انجیر و ازگیل و گردو با
هرگونه گلِ سوسن و زنبق و نسترن و مخمل و گلاب و نسرین و گلِ زرد و رعنا
زیبا و لاله و ریاحین و همیشه بهار و شقایق و نرگسِ بهار و شهلا و یاسمین
عمل آورده ام و خیابان خیار و سرو و شمشاد و صنوبر و سفیدار و عرعر
و کاج و بید ساده و بیدِ مجنون نشانیده ام ۔ گفتم دستِ شما مریزاد صنعت
مرزبانِ نا اہلِ چیں و شعبده حقه باز ماه و پروین ہایں بازوے سحر
آفرین و عجوبه کاری حکمت جادو آئینِ شما اے والله مے گوید مبلغ ده بنا
با دو سه ریال از جیب کشیده گفتم پول تنباکوئے قابلِ شما نیست بصد
انکار و ترازو زمین زدن گرفت نزدیکِ زوال برگشتیم گرسنگی زور آورده
بے حال کرده بود همانم خوانچه ہائے پر از همه اجیل آورده چیدند
جائے دوستان خالی نان ہائے سنگک پر برشته و پنجه کشِ قرمز
چار تخمه برشته و پیاله دست چرب و کره و عسل و دوشاب و دوری
پنیر لاری و کاسه ہائے کوفته معلے و مرغ مسمن و فسنجان و قورمه و یخنی
و [illegible] آش و گوشت لبه نخود بخته و لنگری بریانی و بشقاب کباب نرگس
و لونه [illegible] و قایق [illegible] نخود رشته [illegible] و اشکنه تخم مرغ [illegible]
بالنگو و ترنج و زرشک [illegible] آب [illegible] که [illegible] مستعطی
دارواب و فنجان [illegible] خیار [illegible] تیزک [illegible] و ترنجه
و قاشق‌ها [illegible] در [illegible] ب [illegible] در میان گذاشتند

دست بشکم زدم اے کاش کہ اشتہائے فیل منگلوسی قرص المفسدہ بگیرم مے امد
کہ از ہیچکدام نمے گذشتم دریں حال آقا حسین باشماخچی آقا اسمٰعیل پیش خدمت
باشی و آقا عبد الکریم پیرش و آقا شریف پہلوان و خسرو خاں گرجی و آقا
ابراہیم بیگ قہوہ چی و آقا عبد الصمد جارچی باشی شاہ را بدرِ حرم رسانیدہ برگشتہ
کفِ دست بوکشیدہ دست جمع آمن صدا زدند میرزا تنہا خوری مزہ ندارد
مہمان مے خواہی بظرافت گفت آرے چاشت خور بہ از میراث خوار ست
ہمہ تاں بفرمائید بشرطیکہ باردہی و شوخی را بکنار بگذارید آکا برا عاظم مذکور
دستِ جمع توی آمن دور ہم نشستند پس خشکہ بندہا آستین بالا زدہ بطورِ مالِ
مُفت دلِ بے رحم برغبت تمام میل فرمودند و آبِ یخ سر کشیدند ظاہرا
ناشتا از خانہ بیروں اُفتادہ نہار نخوردہ بودند گفتم زود باشید
خوشہ ہائے انگور و میوۂ سبد را آب بکشید بیارید ہر گاہ پیش نہادند
آں را ہم حضرات تنقّل کردند و دست شُستہ بریش و سُبل مالیدند آقا اسمٰعیل
کہ در لطیفہ و بدیہہ گوئی از شاہ مضائقہ نداشت و در ہزل سعدی شیرازی را
شاگرد و خوشہ چین خود مے پنداشت برائے ادائے مزدِ دستِ نعمت
و ہضمِ طعام کہ اگر ساعتے بے مطایبہ مے نشست شکمِ او باد مے کرد گفت
اے کہنہ رند بچہ باز خرابائی من ترا بواجبی مے شناسم ہرگاہ آقا حسین جان
خوش جمال و کمال ہمسایۂ ما نبود ہرگز خوش باش نمے زدی خدا داند بکدام
حیلہ و بہانہ از سرِ وا ئے کردی امروز صدقۂ سرِ ایں زُلف و بنا گوش
و رخسارِ گل فروشش لقمۂ چرب و نرم نصیب شد میرزا بر آشفت کہ
شمارا بارِ اول دیدم جلو گرفتم لودگی مکن خوشم نمے آید درست بنشیں
حرمتِ ترا نگاہ مے دارم والا مے گفتم اے لحاف کش میانجی قرمساقی

کار ہر کس نیست وقتیکہ بے عار شدی ہر جا بروی ہمیں آش و کاسہ ست
خدا کجکول گدائی شمار اسلامت دارد حمام بے عرق نخواہد بود اقا اسمٰعیل گفت
مرگ ما حالا از خر شیطان پائیں بیا یک مسئلہ مختلف فیہ مے پرسم در تقلید حاجی
عرب مقلد لوطی جامع الشرائط ہر چہ معمول بہ بودہ باشد افادہ بفرمائید شمع
ریز اقوی ست یا دوغی احوط مردم از معاملہ ردو قدح ہر دو پیر مرد یکے زاہد خشک
و دیگرے ہرزہ چونہ یا چہ در مال قہقاہ خندیدند ازاں میاں خسرو خاں زمزمہ
نمود کہ عجب حسن اتفاق مے شد ہر گاہ دریں ساعت جعفر خان مین باشی افسر
نظام سر بازیچہ محمد باقر خان قلعہ بیگی بنظر مے آمد کہ چشمہا از پرتو آفتاب رویش
نور افشاں و غنچہ دلہا بگفتگویش شگفتہ و خنداں مے گشت ناگاہ شیطان
در قفایش زدہ بفساد کور شود دکان دارے کہ مشتری خود را نشناسد
پسرہ را باں راہ آورد کہ مثل کولی ہائے بازی گر سجاف دامن کشان بہزار
ناز و ادا سر زدہ رسید بغمزہ گفت باشاہزادہ چیز خوردہ حالا مرخص شدہ
مے روم شنیدم ایں جا رفقا فراہم اند خواستم دیدنی کردہ باشم ایں را بگو
کہ جعفر خاں سرش از مدتے پیش حسین گیر بود بنا بخاطرش آمد اقا اسمٰعیل کہنہ
گرگ باراں دیدہ گرم و سرد روزگار چشیدہ با ہزار قلاتی پاے
خم و قمار خانہ بسر بردہ گفت خان چہ عجب چہ عجب کہ یاد مشتاقاں
فرمودی با میرزا سخت آمیزش و جوشش بودہ ست **شعر**

باہر کہ غیر ماست چو شیر و شکر خوشی
باما چہ حالتست کہ چوں آب و آتشی

گاہے بکلبۂ احزاں بصد طلب و آرزو قدم نگذاشتی قہر و ناسازگاری ابواب جمع
مخلصاں داشتی آخر ما را ہم ازیں نمد کلاہے جانب میرزا بکنایہ تنحنح زدہ گفت مقدوم مکرم

مجنب که گنجے بلے پشت پردہ شکارے افگنی نے دانی که شعر

خورده بینا نند در عالم بسے
واقف اند از کار و بار هر کسے

میرزا برخود پیچیده از جا در رفت گفت اشنا خود بدیگرے مده مصرعہ این را
بکسے گو که ترا نشناسد من صاحب خوب بجائے آرم و سحرخیزی بو اجبی خبر دارم
بارے این قدر شور مزه ندارد برگذشته ها صلوات و آئنده را مدارات مناسب حالات
زیاده روئے نیست موئے ریش سفید کردی دست ازین اطوار بردار بقول آنکه شعر

چون پیر شدی حافظ از میکده بیرون شو
رندی و خراباتی در عهد شباب اولیٰ

ما و تو لائق چنین صحبت ها نمانده ایم آقا محمد اسمٰعیل گفت غلط فهمیدی مصرعہ پیرے که دم
ز عشق زند بس غنیمت ست + در مذاکرهٔ این دو بزرگوار از خنده روده بر شدند
میرزا احمد نقاش برادر آقا عبدالله که طبع چاشیده خنک شیر خشتی داشت و برائے
حسن پرستی لوح محبت را در بغل مے گذاشت دایم بر ورق خیال نقش عاشقی مے کشید
و مسوده صورت خوب را بر صفحهٔ زندگانی مایهٔ ناموری مے دید حوالهٔ چهرهٔ زیبا بر پردهٔ
آرزو طرح مے کرد و در چشم و ابرو و رخسار و زلف محبوبان رنگ آشنائی مے زد خبر آقا حسین
و جعفر خان یافته رو انها بر داشته در پئے مدعا بر آمد همینکه داخل شد آقا ابراهیم گفت
بنازم بقدرت کارساز که آب آمد و تیمم برخاست هر که در طلب باشد
بسم الله پیش بفرمایید این گوئے و میدان چوگان بازی منکه حسب
میرزا هستم ماشاء الله همه را بشاگردی قبول ندارد چشم و گوش و زبان
او را باید به بینید چه طور حرف کار کارخانه مے زند آقا اسمٰعیل بشدت دستی
کرده گفت خان حالا که قدم بچشم ما نهادی بیا معامله کنیم تا دست خالی برگشته باشی

گفت تجارت سرم نمیشود تا آنکه خرند میفروشند گفت نشان می دهم تاج و نه دشنام
بده و مرا بخر تا شب و روز پشت سرت مانده خدمت کرده باشم اگر پشیمان بوسه شوی بما
پس بده گفت رفع رجوع خانه کوچ شما از مردم بیگانه و اهل محله بمشکل سرانجام
خواهد شد گفت او را نجاک سپرده فارغ گردیدم خان گفت آقا جواب ترکی
ترکی بشرطیکه دل خور نشوی اعلام میکنم بدت نیاید اول خویش بعدهٔ درویش
چراغی که در خانه رواست به مسجد حرام ست چرا معامله راس المال نقد
با خلفِ رشید خود نمی کنی اگر مغبون هم بشوی نفع بخود ت برگردد گفت او مثل
شما در داد و ستد خوش بده کجاست خسرو خان صدا زد کوتاه کن برخیز برویم جواب
داد غصه مخور از پیش کوتاه بوده ست والا بشما هم می رسید من دق کرده برخاسته
راه دفتر پیش گرفتم رفیقی داشتم روز دیگر که این حکایت را مذکور نمودم پشت
دست گزید کاش منهم خبری میشدم دمی خوش می گذرانیدم حالا که وقت گذشت
محل تلافی نماند باری بدم در وزارت رسیدم دو فراش شاهی سوند ایستاده
هر بیگانه را مانع بودند چونکه سابقهٔ آشنائی داشتم مزاحم نشدند الا بایک کُنترانی
بحث و جدال شان درمیان بود نمی گذاشتند اندرون برود که امین الدوله
نشسته امورات سلطنت تمشیت نمی دهد بری بیباقی سال تمام محصل تعین
می کند ما زنده رانی که تخم مرغ نیمرو باکته چلاو خورده گوشت را نا پخته بجای تاس
کباب هضم کرده بجوش و خروش بر آمده گفت جبه انبهای که اذن میدهی میروند
از جبه من بلند تر است در بان که صفت و رندگی و بر سگ بزرانه داد یماق غالب
بوده دست بسینه اش زد و پس کرد من از هیبت فراش بین دو دیده باریک
شده کشاده قدم بر داشته تو رفتم اساس خدائی دیدم که صد با محرر دست به کار
زده سرگرم مهمات و خدماتِ مفوضه خود بودند میرزا قوام الدین شاه هر دو دی

دفترکشا را صدا زد که قدری کاغذ تستانی و دو دسته رومی و سه طبق کشمیری بده ضرورت
و دوات قلمدان خشک و ابکی شده مرکب از شیشه بزبرلیقه را برهم بزن میرز
بدیع سیاق دان اطلاق نویس دست گاه خود چیده مردم دورش گرفته
بودند رفع رجوع وکلای حکام و عمّال ولایات با و تعلق داشت سید ابو القاسم
رشتی طبلق و اصلباقی را که دو طرف سر دو ته آن تخته گرفته کشاده فردهای
حساب مداخل را زیر و رو می کرد محمد هاشم بهبهانی عرض ارسال مالیات دیوانی
را سیاهه می نمود میرزا محمد نایینی میر منشی که خدا بسلامتش دارد و لوله کاغذ بکمر زده
فرمان و رقم شاهی را بزیر دست خود می داد تا سوادش بردارد و کربلای احمد
رضای رشتی برات قیمت اجناس مصارف دواب و کارخانهٔ ابراهیم خان
ناظر از شربتخانه و آشپزخانه می نوشت مستوفیها رقومات گرفت و گیر ممالک محروسه
جمع و تفریق می کردند آقا مشتاق احمد کرمانی ورق طلای خالص در بشقاب سفال
حل نموده برعنوان فرامین طغرا التعلیقه می فرمود ارباب حوایج بمطالبه حوالات
قلق و سرو سات دست بسینه می کشند لاکن بخوف ضرب و شتم امین نفس یکی بالا
نمی آمد هر که قبض الوصول صند و قدار بابواب جمع میرسانید از شلاق و شلتاق
دیوانی خلاص می شد بنده با دب پیش رفته امین الدوله و معتمد را که باهم بودند
سلام کردم کشاده پیشانی خنده رو بجواب پرداخته جا نشان دادند احوال
پرسی نموده تفقد بزرگانه مبذول داشت پرسید خیر است آمدن اینجا برای چه
مطلب می باشد عرض کردم خدا شما را سلامت و کامگار بدارد که همیشه درد مرا می
کشید و بداد استغاثه دلم می رسید دوای اصلاح حالم می دهید غربا پروری و
بنده نوازی میکنید تمت در باب چند دانگ زمین مزرعه فتح آباد عرضداشت
کردم به خصوص واگذاشت آن حکم شد که یرلیغ بلیغ صادر گردد هنوز توقیع وقیع

سلطانی صاف هم نشد تا به ثبتِ مهر و نشان طغرا و نقل روزنامچه سررشته چه رسد
گفت عزیز من مصرع

گر گدا کاهل بود تقصیرِ صاحبخانه چیست

شما خود چرا درین مدتِ دراز یادآوری نکردید که جماعت مردم سهل انگارِ سست
را شوک میزدم از قضا و قدرِ فلک دون پرور آقا غلام حسین طهرانی که بر پشتِ بام
حمام پهِن پا میزد و مدام او بار کلافه می کرد رختِ برگردان کجا پول سر کیسه نداشت پیوسته
چوب خط او زیرِ دکانِ بقال افتاده جُبتِ ده ریال او را هیچ صراف بد و غاز و
یک بیستی نمی گرفت همه کاره و معتمد نظام الدوله شده اکنون بمشار الیه وزیر دبا فقیر
خیلی رفیق جان جانی بوده خان او را صدا از و پیش بیا لبیک گفته برابر آمد
فرموده در عهده خود بشناس که فردا بجمیع وجوه رقم فلانی مستجل شود و الاجریمه سنگین
بگردنت می افتد دعا و ثنا بجا آورده مرخص گشتم عین نصف النهار بلکه زوال
شده بود به مسجد رفته طهارت نموده دست نماز گرفته پشت سر حاجی
میرزا حمزه کرمان شاهی ظهر و عصر خوانده بیرون آمده وقتے که از تختِ پل
دیرا زگ گذشتم به معرکه آقا قنبر حبشی قصه خوان جمعیت فراوان دیدم خواستم
معلوم شود چه واقعست برابر شدم درویش حسینِ اصفهانی تعلیمی دست
گرفته روی صندلی نشسته با شاگرد خود حرف مفت میزد که مردم به خنده
و بازی گوشی او فراهم آمده هنگامه را گرم نمایند اوستا مراد قهوه فروش
تمباکوی دو برگه شیرازی آب کشیده بسر قلیان پر کرده چار دور میرسانید
درویش همین که مشتریها را دلبسته جمع دید خواست دروغهای که بهم بافته
بود شروع کند ناگاه الاغ کدام رعیت بار پشت و پالان زمین زده شیشکی
انداخته نعره زنان رو بمعرکه آمده گوش را قلم و دم را علم صف را شکافته

درمیان دو دیدم مردم تبت و پیت شدند چند تنبل بنگی و چرسی مثل بت یا سنگ
چاه زبل که بر جا مانده شور نخورده بودند بر روی هم افتادند چاروادار افسار
آورده بسرش زده گرفته برده بگوشه بسته جوال کاه را پیشش نهاده از
قائمه می دوخت مردم باز جمع گشتند داستان حسین کرد آغاز کرد بجان شما
گناه بی لذت بود که چنگ بدل نمیزد برگشته از پای قاپق گذشته سرهای
ترکمان و قزاق راه زن که پوست کنده کاه پر نموده میان توبره کرده
آورده انداخته در میان سبزی کله منار ساخته بودند چونکه سر راه بودم
بنظر سرسری دیده در کنار معرکه دم دروازهٔ بازار آمدم سر هم بندی افسانه
گوی آنجا هم خوشم نیامد داخل بازار شدم اول دشت دوکان لبنیات فروش
بود که در موسم بهار دوغ و کرهٔ و دلمهٔ پنیر و قیماق یعنی سرشیر و شیر فالوده
برف و شیره انگور و شکر آمیخته و انجیر و آلو بخارا و قیسی در آب خیسیده
و زمستان کنی و ماست و پنیر خیکی و کشک و قره قروت و ماقوتی و فرنی می فروشد
از آن رد شده بر دوکان نخود بریز رسیدم که مغز بادام و پسته و انجوجک
و فندق و چار مغز بو داده آب نمک زده و نخود برشته نمکین و ساده
در طبق های چوبی داشت بالا رفته دوکان بقال دیدم که پشت تخته ایستاده
بند ترازو آویخته و سنگ من تبریزی و چارک و پنجه با دستمال برابر
گذاشته هر گاه چیزی کشیده در دست مشتری می داد تخته و کفه ترازو
پاک می کرد خیک عسل و روغن زرد و پنیر و شکمبه قورمه گوشت سرخ کرده
آورده ایلیات پاره نموده تغار ماست تازهٔ چرب نهاده سبدهای پر از
میوهٔ خشک بار کشمش و مویز و انجیر و قیسی و آلو بخارا و جوز قند و زرشک و عناب
و سنجد و آلو بالو و انار دانه و آلوچه و خرمای خارک و سماق و بادام و پسته

وفندق وگردو وهندوانه وخربزه وسیب وانار وانگور وگلابی وبه
زمستانی وماش ولوبیا وباقلا وبرنج مراغه وعنبربو وسوجبلاغ داشت وپهلویش
دوکان علاف بود که غله نخود وگندم وجو وارزن وکاه وهیزم وزغال وجارو
ودسته بیل وکوزه وسبوچه وتنگ ودوستکامی ولولئین وصراحی گلی را می فروخت
از آن بالاتر دوکان قصاب بنظر آمد که هیچ پیچ بسته لنگ بکمر زده هفت
هشت گوسفند وبره های دنبه دار وبز را سلخ کرده مسلم بر قناره زده
پوست وگوشت چرب روی دنده را چین چین ورق کرده ته بته برگردانیده
کنده چوب وساتور ولغده بر تخته چیده کارد بدست گرفته فسان
آهن آویخته صندلی برابر نهاده گاهی ایستاده تکیه زده زمانی بر آن نشسته
ترازو وآویزان داشت قدری پیشتر دوکان سبزی فروش پا گذاشتم
بسته های سبزی پای گوشت اسفناخ وشنبلیله وشویت وخرفه وکلم وشلغم
وچغندر وبادنجان وبامیان وزردک وکدو وپیاز وسیر وگندنا وتره تیزک
ونعنا ودستهٔ ریحان وگشنیز سبز می فروخت از آن فراتر شدم دوکان کبابی
بنظر آمد که قیمه گوشت ودنبه گوسفند وپیاز باریک کوفته
بسیخ زده سرخ کرده لای نان ستبر پهنا کشیده وگردهٔ سماق تنکی ولیموی
عمانی پاشیده می داد بالاترش دوکان آشپز دیدم که سامان ظروف چینی و
کاشی ومسی بسیار چیده بریانی گوسفند مسلم بمجمعه بر آورده چلاو کباب وقورمه
پلاو وخورشهای رنگین داشته نشیمن علاحده برای مهمانان فرش کرده آفتابه
لگن بدست شاگردان داده هرکس وارد می شود مثل خانه امرا پختنی و
افشره وترشی خورده ادمی سه عباسی دهزار دینار تا دو شاهی قیمت نان و
قاتق شمرده می رود عقب آن دوکان نانبا بود که در طرف جنوب شرق

مکان اندرونی سکو ساخته تغار بزرگ و کوچک در گل گرفته میانش آرد
خمیر کرده بهمان بلندی یک جانب تنور بزرگ فرو برده سه چهار نفر
ایستاده چونهٔ خمیر آرد را برآورده در ترازو کشیده حوالهٔ دیگری و آن
یکی بدست پهن نموده پیش اوستاد می انداخت تا بر سنگ زده آب
گشنک مالیده و چار تخم پاشیده سرپا خم شده در تنور می زد که بقامت
بچه ده ساله نان پنجه کش پخته قرمز برآورده به دوکاندار می داد او بروی
منبر پله بر پله می گذاشت چون از هم رو شدم بازار قنادی دم راه افتاد
گونی شکر بنگاله در پاتیل و آب ریخته بقوام آورده کوزهٔ نبات و کله قند
می ریختند و میان سینی های مسی سفید کرده حلوای باقلاوه و حلوای پشمک
وار دابه و نقل آب نبات و بادام و پسته و خشخاش و نخودچی در وج
افزا و لوز بادام و قرص فوفل و لوز گزنگبین و پسته و مغزیات و قرص آب لیمو
و شکر پنیر بید مشک زده با آب و تاب نهاده و خریداران هرچه می
خواستند وزن کرده در جعبه پر نموده می دادند پهلوی آن بازار عطارها
بود که ادویه مشک و زعفران معالجه بیماری و شیشه پر از شربت استعمال
طبابت و زلوی در آب انداخته و شمع موم سفید و رنگ و حنای
جنبت سائیده و چوب بقم و صدها گیاه و گل و عصاره اجزای روئیدنی
می فروختند هم در آن میان دو سه دوکان عصار که روغن بید انجیر
و سرشف و زیتون و شماع که شمع سفید و شمع پیچ موم زرد و خراطی که میانه قلیان
هائے چوب گلابی و سر دَته روغن تراشیده می فروخت دو دکان تمباکو فروش
که کیسه هائے دو برگه شیرازی و تتن اصفهانی و سرچپق در ایلن انبار داشته
به نظره گذر دیده رفتم تا میان بازار متاع طلابس و اقمشه قیمتی رسیدم

به دوکان بزاز توپ قدک های رنگین صفاهانی از ده تا بیست و قصب و الیجه
و سایه کوهی و قنویز رشت و تبریز و دستمال مشکی زنانه و چادرشب یزدی
و چلواری و دوازده واری و پیراهن شاهی و نینوی انگریزی و دگه
قلمکار ابرچه و بند رومی و افشان و زمردی و قرمز و یا زهری و بنفش
و زرد و پیرهنی سفید بوته قرمز و بوته بادامی و خیری و بنفش و زمردی و
شلواری همه طرح محرمات و بوته و چارقد و ابره لحاف و پرده گلوبند
و طاقچه پوش و سارق چیت و لنگ و قدیفه مردانه و زنانه و سرخشک کن
پچهلی بندری و سائر پارچه نازک هند تا کرباس گنده خود آن ولایت
روی هم ریخته بودند و دوکان سمسار که رسیده دیدم شمشیر و کارد و قمه و
کمر خنجر و تفنگ و یراق اسب و کمان و تیر و قبا و ارخالق و پیراهن و زیر
جامه دوخته هر قسم و پوستین و کلیجه کردی و لباده سمور و خز و قاقم و سنجاب
و جبه اوزبکی و بارانی و طاقه برک و ماهوت و نگرس و مخمل و اطلس و
مخمل زری و زربفت و نمد مسند و بادوی تفت و کرمان و قالین بیرجندی
و کرمان شاهی و قاش خورجین و الخورجین و جوراب زنانه و مردانه ساق کوتاه
و بلند نخ و کرک و شیر و شکر و شال ترمه کشمیری و کرمانی دایره و رضائی
و خلیل خانی و دورسلسله و حاشیه و گوشه سنگین و وسط و سبک باب امیر
و فقیر موجود بود برابرش بازار خورده فروشان که قاشق و زنجیر و زنگ
و چقماق و قفل و چاقو و قلمدان و سوزن و انگشتانه و سرمه دان
و جوالدوز و قاتمه می فروختند و بازار و قاق و رنگریز پهلوی هم اتفاق
افتاده از آن گذشته دوکان سراج بود که زین و یراق اسب و
چلمه و لب چین و مطهره و خشتپای قلیان و یخدان مفرش و نصع قابلامه

می سازند برابرش کفش دوز که ساغری وجسته و سرپائی وگرجی می فروخت
زیر بازوی دوکانش پینه دوز هم کار می کرد کفشهای کهنه را وصله
زده و پینه می دوخت ازان گذشته بازار کلاه دوزها و پوستین دوز
و لنده دوز و خیاط و علاقه بند و اتوکش بود که هر یکی انواع اجناس
خوب و بد چیده دست بکار زده شاگردان خود را می آموختند
بالاتر ازان آهنگر و مسگر و شمشیرگر و زرگر و میناساز و خاتم بند ها دکان
داشتند و بازار جوهریان که مروارید و مرجان والماس و زمرد و زبرجد
ساده و زیور ساخته خرید و فروخت می کردند در مقابل آن ها دوکان
صرافان که اشرفی و نجاعلی و ریال و پول سیاه داد و ستد می نمودند برابرش
در دوکان ها رفوگر و شال باف و چند صحاف می نشستند آخر همه بکنج بازار
دوکان جراحی بود یک اوستاد و دو سه شاگرد هم سر مردم می تراشیدند
و هم حجامت می کردند و هم کار شکسته بند را می بردند و هم بگوشه زمین گود
کنده هر کس می خواست خون بگیرد او را بکنارش نشانیده تسمه
بسته رگ می زدند و از همه اهل حرفه بیشتر مداخل داشتند بگردش بیهوده
سیر جماعت پیشه وران بعمل آمده زبانی معتمدی دریافت شد که باقی اصناف
ذیل در خانه و مکانات صنایع خود دست اندر کار میباشند مثل کسبه
و ملاح و صیاد و رمال و دلال و چیت ساز و محصره کش و دباغ و داوباش
و سنگ تراش و شالی کوب و آسیابان و حمامی و خوانچه فروش ها که نان
کماچ و انجیر و پستی و آلو بخارا خیسانیده سر دست می گردانند و گازرو
کناس و باغبان و حمال و فعله و مزدور و بنا و معمار و نجار و شانه ساز
و خشت مال و کوزه پز و توتون تاب و جولاهه و تشکی باف و نمد مال و ندافان

زراف و بوریا باف و قند باف و حلاج و حکاک و دلاک و کوزه گر و پالان دوز
و نعلبند و مذهّب و نقاش و مصور و کاتب و خوشنویس و طبیب و کحال
و شانه بین که به تحصیل اجرت اوقات می گذرانند این قدر دیده و شناخته
رسیدم به کاروانسرای گلشن عجب جای با صفائی بود که در و کار عمارت
را همه آجر کاشی زده حجره های نشیمن سوداگران نهایت آراسته میان هر
مکان و پستو پرده آویخته در پشت آن از نحوه اقالیم دور و نزدیک
بالای هم ریخته جماعت دلال مثل موش چار دور بگردش و دالان دار
بکمال تشخص سر دروازه مشغول محافظت مال و چاروای وارد و سرا و طویله بود
ترازوی قپان در مقابل آویزان کرده لنگه بار ابریشم و نیل و شکر کشیده
معامله می نمودند ساعتی پیش حاجی رجب علی بوشهری مکث کردم همان دم
قافله یزد رسید یابوی پیش آهنگ را زنگهای کلان و زنگوله بگردن و
پهلو آویخته و تا چوب بسریک دیگر بالای پالانش خمیده بسته قاطرهای
بلند بالای قچاق تنومند در یمین و یسارش نفس زنان وارد شدند
بیشتر هر دم سر نشین پیله ور چاه قلاب مطهره آب و جعبه قلیان و دبه روغن
و آفتابه مسی زده از اسباب خرازی بنا بر فروش بار داشته فرود آمدند
حاجی بتواضع بسیار قدم پیش نهاده بذهن خود مظنه برد که منهم از مال
مذکور چیزی نسیه می خواهم بگیرم بی تمهید مقدمه گفت تجار نوشته اند باید
نقد فروخت خواه با جنس مرغوب معاوضه کرده باشم عرض کردم خدا
حافظ شما باشد به بخشید بنده محض برای سیر و تماشا پا نهاده ام تشویش
نکنید خاطر جمع باشید خرید و فروش در کار نیست نزدیک
عصر بود مرا شوق کشید بخانه میرزا مهدی ملک الکتاب رفتم تنها بود

سلام کردم جواب داده گفت چه عجب گفتم عجبی نیست گفت خوش آمدید گفتم خوش باشید گفت بسیار مشرف فرمودید گفتم مشرف شدم گفت قدم بسر و چشم گفتم چشم شما روشن گفت دماغ شما چاق ست گفتم شکر خدا گفت احوال شما خوب ست گفتم الحمدلله گفت کیف شما کوک است گفتم بعنایت لطف شما گفت انشاء الله هیچ ناخوشی نباشد گفتم از برکات دعای شما صحت دارم گفت چند وقت ست شما را ندیدم به کدام شغل آلودگی داشتید گفتم سوای کاهلی و بیکاری هیچ نبود گفت آئنده اظهار این قدر غیبت مناسب نمی نماید از شما بعید می باشد یا در خانه باشید تا کسی بیاید یک سر قلیان تمباکو از کیسهٔ ات برآید یا خود قدم رنجه بفرمائید تا زیارت بکنیم گفتم شنیده ام امروز مخدوم زاده بخیر و سلامت از سفر خیریت اثر معاودت نموده گفت بلی گفتم چشم شما روشن مبارک باشد گفت چشم شما هم روشن خدا حافظ شما باشد پرسیدم کجا و چه کار تشریف برده بود جواب داد خویشان مادری او در معصومهٔ قم اند متصل بارزوی دیدارش کتابت می فرستادند که چشم ما در انتظار نور دیده سفید شد ناچار فرستادم یک سال پیش حضرات ماند منهم فکر نمودم مصرع

"چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار"

دختر خاله اش صبیه حاجی محمد جعفر را خواستگاری کردم نامزد شده ست می خواستند همانجا خطبه بخوانند بی صدا و ندا عروسی بشود چند کاغذ نوشتند سیج شدند رضا ندادم که دشمن و دوست پشت سر و پیش رو چه خواهند گفت نسبت بخل و امساک میدهند که فلانی چار دینار خرج نه کرد یک دو نفر را وعده نگرفت گفتم بسر علی این اساس هر جا بر پا شود مر اضر در احضار به فرمائید هر خدمت که لایق دانید متکفل گردانید گفت مخدوم را

خدمت یعنی چه البته بی شما صفائی ندارد لاکن بنده نواز عجب حال مردم
روزگار است هر کس بزور بازو لقمهٔ نان پیدا کرده می خورد یا می بخشد یا نوش
بدهانش میرسد ارباب حسد و تنگ چشم خدا ناترس پی اخلال کار او دست
و پا می زنند هم ریش ما بدرخانه صدر اعظم پای رفت و آمد وا کرده مرجع
کار تجارت خان بود هم پیشه هائے نادرست او سوشک و دوانی نموده اسناد
خیانت دادند امرا و سلاطین را که می دانید بحرف اہل مکر و فریب خوب گوش
می دهند و تحقیقات را در بارگاه سطوت ایشان راه نیست صدر اعظم
بدظنه شده عزل نموده از نظر انداخت حریفان بار یافته زیر آبش کشیدند
هرچه داشت گرفتند بکلی نادار کردند حجت و برات هزارها تومان را حاشا زدند
اوضاع کار و بارش برهم خورد بیچاره از اول بدتر شد اعتبار داد و ستد
سوداگری نمانده حالا آه در بساط ندارد و سرمایه اندوختهٔ سابق هم برباد
رفت مدتی بس نشسته بگوشه عزلت و توکل افتاده رو بکسی نشان نمیداد
چند بار بحضور امین الدوله خواهش نمودم که دستش بدم گاوی بند گرداند
اقرار داشت فرموده است کدام منصب شاهی فراخور حالش تعین خواهم کرد
لاکن هنوز از قوه بفعل نیامده گفتم یک عزیمت مجرب پیش من است هرگاه
چهل روز به صدق دل و نیت خالص و اعتقاد کامل بران مواظبت کند
حاجت صعب و دشوار برآورده میشود گفت البته مرحمت بفرمائید گفتم
انشاء الله فردا ارسال خدمت می نمایم گفت درین روز با شوق دل پیدا
کرده ام امروز تخته پیش رویم گذاشته قرعه انداخته زایچه کشیدم
فال نیک بر آمد که عزیزی جهان خواهد شد آن شکل بنظر آمد گفتم مهربانی شما
زیاد است معاف بدارید حالا می توانم از خانه بیرون بمانم چرا که سه روز گذشته

زحمت خوردن چیز دعوت می کشیم گفت امشب هم بالایش چه می شود یک شب
دیگر بدبگذرانید گفتیم بدولت شما هر روز خوش می گذرد و به راحت بسر می رود
فاما مروزن بی ادبی را ببخشید گفت هر گاه خاطر مرا زمین می زنی پیش آقا
سید گله خواهم شمرد گفتیم بمرگ خودم عذرهای قوی دارم لاکن مثل مشهورست یار
زنده صحبت باقی اگر حیات باشد بسیار اذیت خواهم داد گفت پس قدری میوه میطلبم
میل بفرمائید اگر از نیهم اغماض کنی آمد و رفت سرقبرستان و ملاقات اموات خواهد
بود گفتیم تکلف برطرف یک خوشه انگور کفایت می کند گفت یعنی چه این قدر مرا سبک
برداشته اید پس نوکرهای خود را گفت رفتند طبق های هر قسم میوه و چند دانه
خربوزه مثل جان آدم دهند دانه و کیمه در رشت آوردند جای دوستان
خالی بسیار اهتمام نمود هر چیز را قسم های مخلطه پی در پی خورانیند از اتفاقات
ملا نظر علی خوش خوان نایب السلطنت از تبریز رخصت گرفته بدار الخلافه
طهران آمده مهمان آقا مهدی بود او را پیش من معرفی نمود که دست بوسی
و چاق و سلامتی با هم دیگر شد و از جذب قلوب و کشش عالم ارواح از جانبین
گرم جوشی و خصوصیت مفرط بمیان آمده حاضرین را تعجب رو یداد گفتیم
مجلس بی ریا صحبت خالی از اغیار می باشد گستاخی ست هر گاه یک دو دهن
بخوانی روح ما را تازگی و نشاط بهم می رسد ملا عذرهای متداول خوانشد ها پیش
کشید که سینه ام گرفته صورت من درست بر نمی آید و لیشب سرکه شیره خورده ام
ریزشش نزله بحنجرم زور آورده چائیده شده ام سرفه می کنم گفتیم سبحان الله پس
میان شما و دیگران چه تفاوت ماند هر گاه آواز ساز و نفس رسا و مجلس مستمع
باشد شاگردان شما هم خوب می خوانند و بزم آرائی را سکه می کنند استادی
آن ست که با وقات ناسازگاری هم ساز و نوازشهری بکار برند تا مدعیان

ای والله گوینده گفت نه دایره نه تنبک نه کمانچه نه سرناچی نه دست زدن [illegible]

خالی بیمزه قوت سامعه را چه لذت بلکه مرارت خواهد بخشید عرض کردم بقول

شاعر بیت

به زیور ها بیارایند وقتی خوب رویان را

تو سیمین تن چنان خوبی که زیور ها بیارائی

بالتماس و خوش آمد بسیار که آقا مهدی هم آتش داد و بسیار لحاب نماید

بوزمین راست شروع و در آمد کرده پنج پرده صفیر و عشاق و مالف و پنجگاه و

عراق و نوروز عرب و رهاوندی و بیات ترک و نجر و شهناز و شور شهناز و

دفیلی و باز بهمان آهنگ اول آمده پرده پرده بالا رفته تا شش دانگ

اوج و حضیض اوستادی را نشان داده و گردش و تحریرهای مناسب و زدن

نیشهای خوش آینده و محافظت آواز در پستی و بلندی از خارج درست

شدن در خواندن دو سه تصنیف کار عمل و اشعار عاشقانه بطور دستگاه

حاضرین را خیلی مستفید کرد گفتم مرحبا بارک الله دم شما گرم نفس شما رسا

روح مرشد و اوستاد شما شاد خدا تعالی او را بیامرزد گفت بلی اگر

شما تمسخر نکنید و آنرا مضحکه نسازید چه می شود گفتم اشهد بالله بلی [illegible]

غزل خوان و روضه خوان های دیگر زیاد است که بمناسبات خوانی [illegible]

بالا رفته در علم موسیقی مثل شما وقوف داشته باشند جناب چکیده [illegible]

کار اید و دیگران چسبیده اند مصرع

"ببین تفاوت ره از کجاست تا به کجا"

به جان عزیزت نه زخم باین خنجر که سر آید [illegible]

صلاح کار می گویم اگر شما زحمت طی مسافت را گوارا نمیدید و متحمل [illegible]

اوقات و اذیت سفر بوده باشید بمفاد [illegible]

هندوستان بطور سیاحت بلاد و سیر خلایق مختلف شکل خالق و عجائبات
روی زمین و دریا و شجر و حجر و صنایع سایر اقالیم و معاشرت امثال
و اقران و روسای هندوستان و برخوردِ اهلِ آنجا و رسم و طریق
مسافرت و مجاورت از راهِ دار السلطنه اصفهان و دار العلم شیراز
در بندر ابوشهر وارد شوید تجار مقدم شما را فوزِ عظیم و دولت خداداد
شمرده و گوشهٔ جهاز و خانی یا مرکب و بغله و غراب بادی از کپتان
و ناخدا به کرایهٔ متعارف میان خود ها گرفته تدارک جنسِ ضروریات
خورش و اذوقه صرف دریا از برنج و روغن و ماست و پنیر و پیاز
و ادویه و ماهی خشک و مرغ و گوسفند و نان پخته دو آتشه و تمر هندی
لیموی عمانی و سکنجبین در میان زنبیل و کیسه و مرتبان پر کرده خورده ریز را در مانند
دانگاره یا تبیل کشیده شما را بتمکین تمام نشانیده بلنگرگاه برده باعزاز دست
بدست سوار نموده شبری پر تکلف زیبا نیا بر جایگاه در دلوسه آویزان
می نمایند که دران نگان موجه آب از زمین و لیسار مصدع نیست سوای
حرکات بالا و پائین دریا که آن را مر باد امشکه گویند ازان مفر نیست
بظاهر اسباب نول را بگردن خود گرفته با مان خدا و رسول می
سپارند عمله کشتی از معلّم و جاشو و سارجن در تعظیم و رسانیدن آب شیرین
و ردنی رعایت و مروت بکار برده و جناب بآرام و آسایش در عرصه
ده شبانه روز از حوالی مسقط گذشته در خور بمبئی میرسید از کاتی می آید
اختیار کپتان و ناخدا و معلم در حرکات روانی دگر دش جهاز
سلب کرده چپ و راست پیچ و تاب داده مانند بلد یکه قافله را در کوچه
و باغ شهر برده بمقصد رساند در اندک زمانی بلنگرگاه می رسید توپ سلام

راتسلک می کنند اعاظمِ ممبئی باستقبال می آیند و سامان را در فرزه برده
باعمله گرک سرگوشی کرده سوار بگهی دو اسپه عمده نموده از قلعه به شهر برده در کوتهی
فراخورِ حال جا میدهند عجائبات آن قلعه اگر به شمارم از حساب بیرون است
یک بدنهٔ دیوار و برج و باره در آب شالده ریخته بالا آورده چند
گودی بزرگ ساخته به کنارش استری انجن کارخانه ایست که بقوت
دود و بخارات زور می زند آب قعر آن را بیرون می آورد گودی
عبارت می باشد از عمارتیکه شکل حوض درست کرده یک سرش بدریا
ملحق ست هر جهاز سنوارِ لحیم شود خواه عیب پیدا کند دران برده اصلاح
چوب و تخته و تبدیل تنکه و صحایف مس ته و پهلو می نمایند و گنده آب
خن را می کشند و هر کس پول دارد همت می کند از صد هزار و کم و بیش
جهاز نو می سازد دروازه را می کشایند آب دریا پر می شود کشتی را
بالا می آرد پرده شرای و گل کشیده سکان را گردانیده به لنگرگاه برده مالِ
تجارت بار کرده شاحن می نمایند در گوشهٔ آن نارنج قلعه ست آن جا
ضرابخانهٔ فرنگی و انواع سامان آتش خانه ست صفت ضرب و چرخ و آلات
آن بتقریر زبانی هرگز حالی نمی شود تا کسی بچشم خود نه بیند و همه وقت مردم
به ملاقات و دیدن شما سعادتِ دست بوسی میسر باشد و ادراکِ شرف
خدمت می نمایند و بوضعِ خوشش روانه لکهنؤ می فرمایند که سوادِ اعظم و چشم
و چراغ کشور هند و پای تخت پادشاهان اوده خاندان سعادت خان
نیشاپوری دار الحکومت شیعه اثنا عشری مذهب می باشد بالانشانی و خریداری
ارباب هنر و فضل و کمال آنجا میرسید که بچه مرتبه ست از پادشاه و وزیر
و فقیر همه تن گوش صدای مبارک و نغمات روح افزای جان بخش شما

خواهند بود به‌خصوص روضه خوانی که در شیوهٔ حاجی آقا ابوطالب مرحوم و شاه
حسین مغفور و ملا محمد شوشتری خیلی دل داده اند ماشاء الله در اوراق خاطر
شما وجز کش سینهٔ ملازمان والا ز دو بند همه آن ها در رنگ اوستادی هر یک
بزرگوار جمع است باندک وقتی که چند مجلس بخوانید با دل خوش و دست
پر مراجعت می فرمائید بلکه اگر عزم خانه داری و تاهل داشته باشید در خانوادهٔ
نام آوران و صاحبان شرف حسب و نسب وصلت می شود آن قدر
جهاز نقد و جنس با دختر می دهند و کنیز و غلام و باغ و مکان می سپارند و
تملیک می نمایند که با وجود سلیقه وافر و پول مفت در عمری فراهمی مثل آن میسر
نشود و بسی تکیه های عمارات عالیه و اسباب و نقل ضریح از شیشه و نقره و طلا
و علمهای مرصع جواهر نگار در چینه فراهم اند که در بیان نمی گنجد به‌خصوص تعزیه
خانه نواب اصف الدوله بهادر خدا بیامرز که وسعت مکانی و بزرگی صحن و استواری
بنای آن نه چنان ست که در جهان مثل و نظیر و مانند داشته باشد سه
دست جلو خانهٔ پهن دشت با نهایت صفا و خوبی ساخته اند باغچه اش
مشابه روضهٔ جنت می نماید در غربی او معروف به رومی دروازه آن قدر مرتفع
شده که طاق کسرا دگر ابرابرش پست خواهد بود و صنعت معماریش یکی آن ست
که در تمام این و سعتکده فلک فرسا یک وجب چوب بر ستون و تیر و تخته نیست
سوای دیرک های سائبان که آنهم زر اندود کرده اند یک درجه شاه نشین
بزرگ و والان بطول شصت و چهار ذرعه و عرض بست و دو ذرعه خیلی مرتفع
دارد که در آن دو ضریح هفت ذرعه بلند شیشه سبز و سرخ و چهار ده
از نقرهٔ تت و یک منبر سی پله و یک هزار علم و پانصد قندیل زر خالص و
صد چهل چراغ سقفی شیشه سفید و سبز و سرخ و زرد و بنفش و لاجوردی

از شش لاله تا هشتاد عدد دو طبقه و سه طبقه و همچنین فرشی و پنج هزار
فانوس بلوری ساده و الماس تراش دانه هائے حلبی کلان و رقاب
مطلا و مذهب و دیگر لوازم جریده و چهل گیسو و نخل ماتم و سر و چراغان
بیحد و حصر وارو سی و شش ایرانی و مغول را در جرگهٔ ذاکر و پا منبری و
واقعه خوان نظم ملا مقبل و بندِ مرثیه خوانِ کلام محتشم کاشی و حدیث
خوان و فاتحه خوان بلکه آیین گو هم بمواجب سالی بست و چهار هزار
روپیه که برائے شان دیهات معافی واگذاشت می باشد نوکر
سرکار اند و سینه زن و سنگ زن و نوحه خوان بسیار ملازم هستند
مصارف دهه محرم از شربتِ آب قند و میوهٔ ورق بادام و پسته
پاشیده و کشمکش ریخته و قهوهٔ بو داده و هلِ سفید و کشنیز بمقدار
بریان و قسمی از نوفل و طعام پلاو و خورش و نان شیر مال رنگارنگ
شاهانه و روشنی چراغان و شمع پیه و مومِ سفید بی حساب و خیرات
و مبرات خرجی راه حاجی و زوار و ابنای سبیل و مسافرین و غریب الوطن
عرب و عجم نه آن قدر ست که بتوان شرح نمود مردم عقب نماز
پنجگانه و گریه و ناله تذکره مصایب آل عبا علیهم السلام دست جمع بدعای
مستجاب می خواهند الهی خرجی حلال و پاکش رونده و رفیق موافق و
توفیق سفر حج بیت الله و زیارت مشاهد مقدسهٔ مدینه منوره و آیمه
بقیع و عراق و شاه خراسان میسر گردان و ران بلدهٔ خالِ رخسار خاکِ
هندوستان بیشترش سهل الوصول ممکن و موجود می باشد گفت
انشاء الله تعالی نطقِ شما گویا نفس شما گرم بسیار لف و نشر مرتب و
عبارت دلفریبِ رنگین برائے در بدر کردن بنده صراحةً و کنایةً القا

فرمودید لاکن ببخشید که بنده هنوز واجب الهند نشده ام بدولتِ شما و تائید
لطفِ خدا همه اسباب راحت و تنعم درین ولایت برایم آماده ست پس
چرا در صحرا و بیابان قدم گذاشته پی نخود سیاه بروم زیرا هند باهل
خود وفا و بقا ندارد و تا چه رسد بافتادگان دور دست پی این آرزو
بسی از خانه و زندگی گذاشته خویش و قوم و عیال را چشم براه گذاشته
رفتند و سر بزیر نقابِ خاکِ تیره هند در آوردند به خدا که دولت
ناپایدار هندوستان بیک شربه آب یخ نمی ارزد یک دانهٔ توتِ
شمرانی از صد روپیه نزد من عزیزتر است گرمای سخت و طوفانِ گرد و
خاک و بادِ سموم و آبِ گرم چاه و گوشتِ بی مزه و نانِ فطیر و زن و مرد
سیاه سوختهٔ عریان بی ادبی است کون برهنه بی ادب جاهلِ پر نفاقِ
زبان نافهم آنجا را چه دارم قحبه و قرمساق هر چه بخواهی فراوان وارزان
صورتیکه چنگ بدل بزند نایاب سرتاجِ جملهٔ ثمرهای هند انبه ست که ترش
ریشه دارد اگر شیرین ست ناگوار و کم دوام پوست آن پر عفونت و زبر و تخم
او درشت مانند خایهٔ پر پشم شیره مالیده که رغبت طبع بخوردنش نیست
چه جای آنکه گاهی بهترش نصیب همه کس نمی شود اگر پول و شوق وافر
هم باشد بدون حکومت و تسلط بدست نمی آید بر خلاف فواکه ایران که
به علت افزونی و ارزانی نسبت بشاه و گدا یکسان و همه را میسر ست
و خورش ادنا و اعلی مساوات دارد باین حالات رفتن بنده هرگز
صورت ندارد و گذشتم از سیر و تماشا در غریبی چه کم ست درین گفتگو روز
بآخر رسید مرخص شده آمده سرِ شام به مکان قدم گذاشته رخت و
لباس بیرونی کندم نماز مغرب و عشا ادا نموده سر کرسی خانه کوچ

و بچه ها را دور نشاینـدم شام خوردم نهایت خسته و کوفته و مانده ساعتی
بر پشتی تکیه زده بے حال خوابیدم علی الصباح که برخاستم پس از نماز
فریضه و خوردن نهار قلیان و پوشیدن رخت قدم بیرون نهاده در خانه
خود ایستاده بودم که چند نفر آشنای قدیم یار جانی همبازی طفولیت و هم
درس مکتب که الٰهی هرگونه قضا و بلا از پیرامون آنها دور باشد و با مان
خدا و مساعدت روزگار مسرور باشند مثل سید رضا و میرزا مسیح
و ملا محمد صادق و آقا علی قلی هم شاگرد پا تا بپیچیده شلوار و چکمه پوشیده
مچ پیچ بسته مطهره آب و قبل منقلِ آتش و چنته قلیان آویخته لباس
سفر در بر سوار یابو و قاتر و اسپ الکه خورجین هائے ضروریاتِ بقتراک
کشیده و قاش خورجین پر از نانِ نواش و بخه دو اتشه و قاق
کلیچه و گوشت پخته بقربوس آویخته بنظر آمدند پاکش ها را یرغه
میراندند مرا دیده جلو گرفتند گفتم سلام علیکم اغور باشد میرزا گفت
اغور شما بخیر پرسیدم حضرات اراده کجا ست چه طور آب بسوراخ
مورچه ها رفته دستِ جمع بر آمده اید گفتند توفیق یافته عزم رفتن
برائے زیارت روضه شاهزاده عبد العظیم داریم گفتم قلیان بکشید جواب
داد قلیان ناشتا مکروه ست گفتم بفضل خدا و یمن قدم شما همه چیز مهیّا
می باشد شکم خالی گرسنه راه رفتن مناسب نمی نماید پیاده شوید لحظه
توقف کنید خوردنی از بازار طلبیده چار لقمه می زنیم بجان عزیزت
منهم همپائے شما می آیم هر جا می روید رفاقت می کنم عذر نمودند تاخیر
می شود آفتاب بلند و هوا گرم می گردد زحمت می دهد گفتم هنوز نه و نوه
طواربچکی را دست بر دار نشدی نادرست بیا پائین و اگر نه پا های همه

بزیر می کشم و تشخص و پرانندگی و فیس شما را از زمین میزنم ناچار به یک دیگر نگاه
کرده گفتند برادر نه بجانست نه بدل دست زور است یا حسین همگی
فرود آمدند تعارف چاق سلامتی ابواب جمع کرده سهراب راهی زدم
زود باش بچابکی برو نان و قاتق بازار بقدر کفاف بیاور او هم در چالاکی
از باد صرصر سبقت نموده رفته در چشم بهم زدن طاس پر از حلیم و روغن
داغ کرده و بادیه کله پاچه و قند و دارچینی کوفته همراه نان های سنگک
آورده با هر قسم آجیل دیگر که دسترس بود به پیش گذاشت با همه بخواهش
تمام بیاد مولا زدیم و بخوردیم و قلیان کشیدیم اسپ را زین بسته تدارک
سفر دو سه روز دیده سوار شده رو براه نهادیم و در اثنای گذر دست
بسینهٔ ملا محمد صادق زدم که هر زنگی خورد سالی یادت می آید روز
برف باری در توپ بازی چه مصیبت بسرت آمد سنگ زدی به استخوان
شقیقه ام من گردنت به زیر برف طپاندم بگریه افتادی ساعتی دیگر
آشتی نموده روی هم بوسیدیم خنده نموده گفت یاد ایام طفلی بخیر چه روز خوش
و سر از غم فارغ و خاطر جمع داشتیم بدولت پدر و در امانِ مادر سوای
خوب پوشیدن و لذیذ خوردن و بی فکر و تشویش خوابیدن و مفت زمین
را بازدن و اوقاتِ عزیز را و ربازی بسر کردن هیچ کاری نبود
مگر دو ساعت زورکی بخدمت آقا ملا ابراهیم خراسانی درس و بحثِ
صرف و نحو را خواندن و حفظ و روان نمودن که همان سعی مایهٔ جوهر انسانی
و موجب کمال و تفاخرِ ما گردید چون دو سه گام پیشتر رفتیم بشانهٔ میرزا مسیح
ملنگی زدم نشکنجی گرفته گفتم ایلقدم فراخ بذهنِ مبارکت هست که هنگام
آمد عیدِ نوروز در شیر خط بازی میدانِ در مدرسه من سه دست

از تو بردم هرگاه پلی هم باختی چرا آمدی قمار بر آورده را صد تا دشنام دادی
و کتره شمردی بردیم جستی و بی سبب و خبر در آویختی لنگ خود را میان پایم
انداختی پیچ دادی زمین زدی و از مشت من پول بر آورده گریختی
عقب تو دویدم بر دیوار پشت حمام ملا رضا پریدی تا سر روز با هم قهر
بودیم سید رضا میانجی شده قسم داد مرگ من جنازهٔ مرا برداری
اگر گله داشته باشی دست من و تو پیش کشیده بگردن هم در آورده رفع
ملال گردانید نامردی خجالت زده شده سر بزیر افکنده گفت
وصف سن و سال جهالت چه می کنی کدام پل یکتت شما خورده بود
که تلافی نکردی گفتم تنه گنده و دست و پای کلفت مثل خرس نداشتم
جثهٔ من باریک بود فرمود باز بکنایه ضرب زدی مرا خرس می شماری
گفتم نه صاحب شما را پری و سیمرغ و ملک باید اعتقاد کنم همیشه مایل
الفت و خوشنودی طبع شریف بوده عادت بالانشینی بیجائی از خاطرم
رفته گستاخی را معاف بدارید هموار باش لگد مزن آقا علی
قلی گفت بچه ام را مکدر مکن آزارش مده بهزار ناز پرورده ام و بوس و
کنار و سوگندهای صد منی دلش را برفاقت راضی کرده آورده ام
او مثل سابق ارزان و دست گردان همه کس نمانده که علی الحساب
وعده می داد تا طلبیده جائی رفت حالا ماشاء الله سنگ وقار و
تمکین بخود بسته تلافی ما فات می کند تو هی خواهی از آمدن پشیمان شود
من تا فردا شب باو کار دارم میرزا گفت جانم کار خود را پیشتر از لوطی ها
می گرفتی اکنون چه طور شد حواله بنده می فرمائی با تو هم راه خبر داری
که چه قدر هست گفتم کج خلق مشغول جام سخن رنگینه از بر یاد رست می زدیم

صلوات بفرست تندی و تلخی را کنار بگذار همچنان که شیرین و گوارا و
ملایم و باربردار بودی ترک عادت مکن نصیحت بزرگان شنیدن مایهٔ
دولتمندی و برخورداری و طول عمرست باری یک فرسخ مسافت که
میان طهران و گنبد شاهزاده عبدالعظیم می باشد باندک وقت
بپیموده متصل باب السلام که دران زنجیر آویخته اند رسیده پیاده
گردیده داخل رفته طهارت نموده وضو گرفته اندرون روضه
زیارت و نماز کرده بر آمده جلو مرکب ها را بدست می کشیدیم تا در میان
کاروانسرا ار پا گذاشته بدانست خود بحجرهٔ پاکیزه منزل گزیدیم چاشت
وشام از نان و خورش بازار بسر برده شب را به هم رخت خواب انداخته
هر چند خواستیم چشم بهم گذاردیم و بیخبر شویم اما کثرت پشه و کیک
نگذاشت و مصداق مصرع
"پشه سرناچی و کک رقاص و من چنگ زن"
به ظهور آمد از بسکه در صحن خراش پهن و خاک روبه و خاشاک و پشگل
شتر و گوسفند بروی هم ریخته و هزاران سوراخ موش در طویله و
جای کنه و خرمن تار عنکبوت بدامن دیوارهای نادرست آن بوده گویا
هزاران ادبار نجاکش آمیخته و هرگز بران زمین جاروب نه شده
وصفا و هموار ی از ازل هم نداشت تا چه رسد بایام کهنگی صبح دیدیم
از عفونت هوا و کسافت ارض و تاثیر پشه بسیار در بدن و پارچه ما افتاده
کندیم و چیدیم و گرفتیم و کشتیم امارشک فراوان که تخم آن ها
باشد بدرزهای پیراهن و زیر جامه به نظر آمدند تراشیده و دور افکندیم
وبزودی رخت پوشیده از ذاد شهر خراب رئی رو بجانب نهادیم

عجایبی که آن جاست بلندی و پستی دیوار و بام خانه‌های ویران مثل پشتهٔ
خاک و تل ریگ می‌باشد بگوشه دار الاماره برجی ست که سقف ندارد گویند
نهایت ارتفاع داشت بزمانِ دولتِ خلفای بنی عباس از گمان
غلط خراب کردند که دفینه و گنج زر برمی‌آید بهمان نزدیکی مسجد ماشاء الله
است مشهور می‌نمایند که حضرتِ ابراهیم در آن نماز گذارده مسجودش
جانبِ بیت المقدس یا سمتِ دیگر بود بعهد تسلط دین اسلام
طرف کعبه محراب برآوردند و قدری بالاتر ازان بدامنِ کوهِ خورد
چشمه ایست آن را چشمهٔ علیؑ گویند که مثل لوله آفتابه آب از
نزدیک پایش سرازیر می‌شود صاف و زلال مانندِ اشکِ چشم انسان
قطعه زمین ده دوازده ذرعه گردِ عمیق پر آب شده دهاقین حوالی بلاد
یک طرف آن را جوی کنده بر ده بزراعت خود میدهند دیوار
قلعه شهرش نهایت عریض و از چینه گل بالای کوه و زمین کشیده
جابجا آثارش قدری ثابت و اکثر شکسته ست گویند این بلده
بزمانِ قدیم پای تختِ عراق عجم بسیار آباد بوده و از عمارات عالیه
آراستگی داشت لشکر چنگیز خان که بعزم ملک ستانی و بربادی
سلطانِ ملک شاه درینجا آمد علما و قضاة و مشایخ و کدخدا و کلانتر
با پیشکش نقد و جنس باستقبال رفته اظهار طاعت و ایلی نمودند و از
جان و مال امان یافتند چونکه در نصف شهر حنفی مذهب و در نیم دیگر
شافعی ملت سکونت و باهمدیگر بغض و کینه می‌ورزیدند اربابِ طریق
شافعی نزد حاکم رفته هرگونه مذمت و نسبت خیانت بهم شهری‌ها کردند
چنانچه امر قتل و تاراجِ عام جاری گشت تیغ زنان ترک مرد و زنِ

جنگ وگریه وسنگ را گشته اموال نهب و غارت وبچه ها را باسیری
بردند روز بعد سردار لشکر بدل خود گفت بد جماعت هستند باقی
مانده ری که برادران دینی و هم جوار و هم زبان را بطمع نفسانی در هلاکت
انداختند ازین طائفه تمام بهائم خصلت گرگ صفت چشم نیکی نباید
داشت و سزای کرد ارکنارشان باید گذاشت فرمان داد که جمله شافعی
مذهب را هم از دم شمشیر گذرانیدند و خانها را سوخته و کنده اثری
از بنای آبادی نگذاشتند ازان ست که خزائن و دفائن هر چیز زیر خاک
مانده مزدوران آمده کنده آجر بر می آرند و بار الاق نموده در طهران
برده می فروشند کاهی ظروف مس و نقره و زر و سکوک هم بدست
می افتد چونکه طهران دار الخلافت و دل کشور ایران و قریب شش
منزل مازندران و به امن کوه دماوند و پهلوی شمران و بسرحدات اربعه
مساوی بوده آقا محمد خان قاجار که اول سلسله سلطنت قاجار
و خاندان خسروانی با و تعلق دارد هر چند بزرگی و سرداری درین خانواده
پشت پشت قدیمی ست این خطه را بعد تعمیر دیوار حصار و خندق و
خاکریز و برج و بارة و عمارات اندرون ارگ و آوردن قنات و
کاریزهای آب روان و کوچانیدن خوانین از دار السلطنت اصفهان
و قزوین و تبریز و سرانجام ایوان و تخت و تاج و کلاه کیانی عزم داشت
که از فتح ملک روس و تسخیر قلعه شیشه مراجعت کرده شاه خواهم
گردید همانجا رخت بعالم جاودانی کشید حاجی ابراهیم خان شیرازی
وزیر اعظم بابا خان یعنی خاقان مغفور فتح علی شاه قاجار پسر برادر
بندگان اقدس را که فرمان فرمای شیراز بود بجاپاری آگاهی داد تا

در هفت روز بیست و چهار منزل را قطع کرده آمد و حاجی تمامی اردو را
بحکمت و بند و بست لایق داخل طهران نموده پادشاه را صاحب خطبه
و سکه و مالک خزانه و سپاه و بسلاطین روم و فرنگ مژده رسان
جلوس اورنگ و خود را بر مسند وزارت مختار سیاه و سفید و اقربا
را حاکم بلاد و آخرش گردن گذار طناب اجل ولی نام و نشان زندگی
گردانید تاریخ وفات بندگان اقدس آقا محمد خان و جلوس
مبارک باباخان در یکی از اشعار قصیده فتح علی خان صبا یافته ارقام
گشته مصرع "ز تخت آقا محمد خان شد و بنشست باباخان" [1212]
باری بقصد خانه راست کردیم و آمدیم در بین راه جوق جوق سواران
دوچار شدند که پهن دشت را فرا گرفته بودند و جریب بازی و گوی و چوگان بازی میکردند
و با همدیگر قیقاج تفنگ می زدند و در عین گرمی دو اسب زین را خالی
نموده به پهلو قایم شده بالا می آمدند بعضی نیزه در دست گردش داده
مختلف هنرهائے سپه گری نشان دادند و نی را بیخ گوش اسب گذاشته
چار نعل دوانیده میخ طویله کوفته را می ربودند فن شهسواری چنان بروی
کار می آوردند که عقل دور اندیش بحیرت می افتاد و گاهی تیپ بسته بر صف
مقابل می تاختند و باهم زد و خورد راه انداخته پس می آمدند و تفنگ
پر نموده بر حریف متعاقب خود سر می کردند هرگاه هجوم دشمن می شد کوچه
داده یمین و یسار دو طرف جدا گشته خصم را در میان گرفته از بارش گلوله
حربه شمشیر و طعن نیزه عرصهٔ کارزار را بر و تنگ می ساختند زمانی دو
دست یک دیگر رفته از تیر رس میدان نشان انداز می نموده یکمرتبه بر
هم در برش می پرداختند ساعتی مشغول نظاره ماندم پرسیدیم شما کجا می روید جواب

داوند معتمد الدوله میرزا عبد الوهاب برای بندوبست خراسان و اصلاح
امور شاهزاده حسن علی میرزا مامور شده امروز بیش خیمه وزیر بیرون می آید
ما را به کالبش روانه کرده اند پس دیدم بخدان و مفرش بسیار بر پشت قاتر ها
بار و قاترچی ها شلاق و زنجیر زده هی نموده رسیده صد ها شتر بنه و خرگاه
وارد شدند فراشان چابک دست بزودی تمام بر زمین هموار سراپرده
کشیدند چادرها زدند یک جانب برای حمام سفری چوب خمیده سفید ارلغب
نموده بران خیمه نمد بالا آورده حوض چرم بلغار بروی عرابه و پهلویش آتشدان
آهنی بخاری دار گذاشته پرده آویخته گرم کردند جاهای خلوت و خوابگاه
و بارگاه عام و خاص را فرش گستردند چهار طرف صدای تخماق بسر کوبی
میخ بلند بود جاروب و آب پاشی می شد کشیکچی ها سرگرم پاسبانی
می ایستادند اردو بازار ترتیب می یافت لشکر و سپاه بار و بنه از یابو و
شتر و قاتر پائین می آوردند سمتی پیاده های تفنگچی و یکسو قول سواران منزل
می گرفتند طلایه برای گردش چار دور قدم می نمود میرزا مسیح گفت راه برد
اوقات ضائع روز تمام می شود از عصر تنگ گذشته نزدیک مغرب
رسید تا کی بپای خود سرگردان می کنی گفتم حیف نباشد از چنین سیرگاه که در
عمرت ندیده باشی رو بگردانی دست پاچگی تو مثل زنهای میماند که چادر بسر
انداخته بی اجازت شوهر از خانه بر آمده در زنهای و گهواره فتنداده بچه شیرخواره
گذاشته باشند شما را واهمه و ترس دیری و تاخیر از کیست منتهای فکر و تشویش
برای جو و کاه مراکب و خورش ما و شما خواهد بود غم مخور خاطر جمع باش اینجا هم میسر میشود
بلحاظ افسردگی طبع یاران طریق اسب را مهمیز زده قدری مسافت طی کردیم ناگاه
سواری وزیر آمد که تخت روان او را به قاتر های بلند بالا بسته جلو پس و پیش را

و مهتر با بدست داشتند و چند نفر کلاه نمدی بر سر گذاشته تخت جوراب بپا
کشیده پا تا به پیچیده چپ و راست راگرفته با ادب برابر می آمدند چشم مبارک
سرکار میرزا که بر من افتاد و از اسب جسته سلام کردم و عرض نمودم اغور باشد
جواب سلام داده فرمود اغور شما بخیر کجا رفته بودی التماس نمودم بزیارت
شاهزاده عبدالعظیم ارشاد کرد ما بخراسان می رویم خداوند کی برگردیم حالا منزل
پر نزدیک است بیا امشب پیش ما بسر کن صبح برو عذر آوردم رفقا همراه بر آمده اند ترک
انها نامناسب و ردیف آوردن بی ادبی میدانم بمزید لطف و افراط خلق فرمود
همه شما مهمان ما هستید لاعلاج عنان گردانیدیم و به خیمه گاه نزدیک آمده پیاده
شدیم عمله خود را حکم داد که جا در علاحده مع هر قسم لوازم برای ما نشان بدهد
اسپ ها را سر کمند برده بسته زین و پالان برداشته قشو و تیمار کشیده کاه
و جو و آب شان دادند سر شب آدم فرستاده بحضور طلبیده از هر جا صحبت
داشت وقتیکه چیز آوردند اکثر خورشهای لطیف از پیش روی خود تعارف
می نمود هنگام خفتن برخاست بخلوت رفته سر ببالین استراحت گذاشت
صبح زود خدا حافظ کرده بامان امام ضامن سپرده برگشتم در اثنای راه
از میان بازار سقف پوش گذشتیم معمول است روزانه وقت صبح زمین را روفته
آبپاشی مینمایند تا گرد جنس دوکان داران و دماغ و رخت عبور کنندگان را فاسد
و غبار آلود نگرداند یک بختیاری کله تش کنده ما تراشیده دستبر درزنده سرگردنه دو گوشه کلاه
نمدی را تبارک خود مثل شاخ بز تیز نموده بار هیزم بر قاطر بسته روبش
سوار هی می کرد و یرغه می راند و آواز می داد با با سر حساب تنه نخوری سه چهار
کس راه گذار پیش می رفتند چنان سرگرم حرف و حکایت خود بودند که صدای
دور باش نشنیده از تنه بار هیزم پاهای شان لغزیده و زمین خوردند

رخت وبخت شان بگِل آلوده شد برخواسته بنا کردند فحش دادن و هرزه گفتن
بختیاری مثل سگِ گله بان عوعو کنان از بالا جسته در آویخته بگریبان یک دیگر
چسپیده دست بمشت ولگد بر آوردند بختیار سے یک تشر اصفهانی زد که نوکر
قاسم خان هستم همه را بز در می کشم می برم هرچه نابدتر شما را پاره می کنم طهرانی های
بیچاره شش بیستی را خورده کرده از ترس ندانستند چه گویند دوکاندار ها
بمیان افتاده شر او را کوتاه و دست بسرش نمودند تا پیکار خود رفت قدری
رفتیم بسر حد محله و حوالیِ خانه خود ها رسیده از هم دیگر خدا حافظ کرده خدا نگهدار
گفته و سایه شما کم نشود و الواب جمع نموده از هم جدا شده بمنزل آرام گرفتیم روز
دیگر بعد از نماز آقا محمد هاشم تشریف آورده فرمود خیلی دل ما گرفته بیا برویم +
زورخانه ورزش کردن و کُشتی گرفتن را ساعتی تماشا کنیم راه افتاده اندرون
دروازه که در آمدم دیدم آن مکان را مثل حمام با فروختن آتش در گلخن گرم
کرده نشیمن های چهار طرف را فرش گسترده سطح میان را بقدر یکوجب خاکسترِ
نرم بغربال بیخته انداخته آب پاشیده بودند و تازه جوانان و کهن سالان ریش و
بروت را مو رچه پلی زده زلف تراشیده رخت کنده لخت شده تنگ گلیم یزدی
پوشیده بالایش تسمه و زنجیر ها بکمر بهر صفه دسبت کس کار می نمودند مغنی و سازنده
ها نشسته دایره و تنبک و سرنا و نقاره نواخته تصنیف می خواندند و بهمان وزن
اهل زورخانه ورزش می کردند یکی کباده می کشید یکی سر بالا خوابیده سنگ میگرفت
یکی چرخ می خورد یکی نعل سنگین بر می داشت یکی لبسر و کفدست داژ و نیزه با بلند کرده
طاؤس واری می گشت یکی شلنگ و یکی پشتک میزد یکی شنا میکرد یکی میل می گرفت
و گاهی بهوا می انداخت وقت فرود آمدن قبضه اش را بدست در می آورد یکی
مشغول پنجه بود یکی سینه سپر ایستاده مانده و جوال پر از ریگ بزنجیر آویخته دو نفر آنرا

بقوت پس کشیده دلش می کردند شرق بسینه او می خورد جنبش نمی نمود دابداً حرکت
نمیکرد و بدنش تکان نمی خورد پهلوان علی کرمانی نوچه های خود را بهم انداخته فن کشتی
تعلیم میداد و با بعضی دست و پنجه را نرم می نمود پهلوان را دیده بعد از سلام و
دعا خواهش نمودم امروز میخواهم شمه از هنرمندی شما را به بینم گفت حریف مقابل و
همکار نیست با بچه های نوآموز چه سربسر بگذارم آقا محمد هاشم مستدعی شد هر کدام
را رشید و قوی هیکل و سر آمد دیگران میدانی با او دست بازی بفرما قبول
داشته یکی را که مثل دیو سفید به نظر می آمد پیش کشیده باهم بسلام دست داده
جدا شده خم دراست در کمین کشته بپیچید و مانند درخت چنار لنگر او را کنده از سینه
و سر بالا برده بخاک انداخته یک خورده مالیده پشت او بزمین رسانید اگر میخواست
سر دست میز دیگر برای نمایش اوستادی بیحساب نشان داده حاضران قیه کشیدند
اسپند بر آتش افگندند معلوم شد هر گاه کدام پهلوانی دو طلب را باین طور بزمین
میزد گوسفند های کشتند و قربانی می کردند گفتم ماشاالله بنازم باین زور بازو
چشم حسود کور شود مدد خدا پشت و پناه شما باد پس همگی از ورزش دست بر داشته
بدن را پاک کرده رخت پوشیدند خوانچه شیرینی آوردند تکلف چیزی خورده خدا
حافظ نموده برگشتم دوستی داشتم راز دار آشنای از وپرسیدم بدکان و بازار
شهر فروختن جمله مسکرات بکلی ممنوع و ناجایز است پس توپچی و لشکری و خوش گذرانها
و خوانین در خانه هر گاه بزم شراب و کباب و ساز و نواز با شاهد عشوه باز میخواهند
بیارایند این اسباب از کجا می آرند گفت ارمنی را ساختن راح روح افزا برای
خود منع نیست و آنرا قسم گوناگون میباشد یکی می تاب ست که انگور های عسکری رسیده
را در خم انداخته هنگام جوش زدن در بر آمد آوازش سبوی گلی تو را و دربسته میانش
اندازند بطول مدت زلال لطیف اندرون سرایت کرده پرشود و لاله گون و شفاف

وخوش کیف سرور بخش مصفّی خون گوارا و ملایم طبع لعل می آید گر در عرف ختن مورد جریمه
حاکم می شوند هر کس بانهار اه و رسم بمجهتی دارد مخفی گرفته می خورد و بزرگان هم می ستانند
و در خانه های خلوت دو سه دست اندرون مطرب و معشوق را بشب تاریک
در پرده بیخبری طلبیده و پیاله را بدور ساقی و هنگام عیش می زنند و در کیف و نشاط
لذت عمر جوانی می برند اگر داروغه بوی مجلس را می یابد بمنزل رعیت و سوداگر بوادی
سوای خوانین از در و دیوار و بام خود را می رساند نقد شیرینی خود و ذریات شیاطین
بکیسه در می آرد هر گاه احیاناً از سابق عداوتی فیما بین باشد بذلت می کشد و در چار
سوق برده بخاک انداخته چوب می زنند و التزام نوشته گرفته خاطر خواه اخذ وجه
سنگین می نماید بعضی جنده و کولی و بچه بی ریش ها و ارباب نغمه که مریدان او هستند
هر جا وعده می دهند بواسطه پنهانی خبر می رسند تا منافع داروغه بحصول انجامد
پرسیدم هر گاه وضع گرفت و گیر ارباب رقص و غنا باین حد باشد در عروسی و شادی
چه شغل سرور و انبساط خواهد بود جواب داد از قدیم ایشان رخصت دارند اگر مردم
بخلاف شرع مرتکب شوند مواخذه نیست و در خانه شرفای خدا ترس برای خنده
و دل خوشی خوانچه لوطی بازی که عبارت از شکل ماستی باشد در می آرند و آن صحبت
پسندیده هم می باشد سوال کردم احوال کتخدائی را می خواهم بیان نمائی گفت هر گاه
از طرف مرد خواستگاری یا از جانب ورثه دختر پیام شد و هم کفو دیده وصلت را قبول
کردند اقربا و محبان داماد بخانه پدر عروس می روند بوساطت زنان رسم پوشانیدن
انگشتر بدست دختر و خورانیدن حب نبات بدهانش ادا گشته صبیه معلومه با
نام و نامزد پسر دیگری گفته می شود و بهر یک از مرد و زن دران مجلس کوزه
نبات و کله قند و دانه های نقل و سائر شیرینی قرص آب لیمو و شکر بیز در اجزاء
بضاعت شخص در مجمعه ظروف چینی گذاشته کم و بیش میدهند و هر کس بد استمال

خود بسته می برد و منتی برای سرانجام تدارک زمیانه می کنند و این بنا را شیرینی
خوری دو دختر انسبت بمرد و نامزد گفته اند بعضی در همان شب موافق سنتِ نبوی
دو شخص را وکیلِ عقد قرار میدهند و گاهی داماد وکیل می کند ولیِ دختر مقابل
بآوازِ بلند خطبه خوانده صیغهٔ ایجاب بزبانِ عربی با فصاحت و صحت مخارج حروف
در معرض بیان می آرد و طرفِ ثانی همچنان الفاظ قبول را مودی می فرماید
بر سرِ داماد در بیرون نثار می اندازند مبارکباد می گویند و عورات باندرون
زنانه شربت و شیرینی یافته زیور و خلخال و دست بند و حلقه بعروس پوشانیده
نثار انگنده تهنیت گفته می روند زرِ مهر مقرره تمام و کمالش از ده تومان
رائج فضه تا صد تومان درمیانه اوساطِ ناس و هزار تومان فیمابین بزرگان
و امرا تا ده هزار تومان عراقی انتها کابین دختر پادشاه شرط و مذکور در صیغهٔ
مناکحه می شود ادا می نمایند بعضی نصفه را فوراً می دهند و پول شیر بها را مادر و خاله
دختر بقدرِ بضاعتِ شوهرش می ستاند و در عهدِ عقد نکاح فیمابین مالداران کنیز
خادمه وا زدو دانگ تا شش دانگِ خانه و باغ و مزرعه و قنات و ملک برای
دادن بعروس ضمیمه صداق می گردانند و در عبارتِ قباله مندرج و بعد ثبتِ
مهرِ قاضی و مجتهد باولیای دختر می رسد اما عروسی که مراد از آن رفتن زوجه
باز دحامِ زنان و نسرهٔ طحله و نقاره بخانهٔ شوهر است چنین رسم شده هنگام
نبودنِ قمر در برج عقرب و طریقه و تحت الشعاع ایقاعِ عقد مزاوجه نموده
در تاریخ سعد و یوم مبارک بمنزلِ داماد بوعده ضیافت و خوردنِ طعامِ ولیمه
از یک شب تا هفت شب بشرطِ مقدرت و بقدرِ مونت و بضاعت بهجوم مرد و
زن می بلکه بعضی جا در اوقاتِ عصر سازنده و حقه باز و بازی گران را
می آرند مردم نوجوان و پیر نامقید بنظاره می نشینند در مغرب پراگنده

گشته در شب بدستور مجلس اقوام و آشنا منعقد می کردو چیزرا میل میفرمایند
مقلدها اساس تقلید و خوانچه رشکی باستی بر پا و خیمه شب بازی آراسته می نمایند
روز آخر دست لباس فاخره با زیور و سامان دیگر از طرف مرد برای زن
می برند بعد از چاشت زن های اقربا همراه عروس سطل و طاس و کیسه و
سنگ پا و لنگ و قدیفه قطیفه و شانه و آینه و حنا و رنگ و صابون و
اشنان بر داشته بی بی و کنیز خورد و بزرگ بحمام می روند و سر و بر شست
و شو نموده بر آمده گلاب بر وزده جامه های الوان پوشیده مراجعت
کرده سر شام دختر را به هفت آراسته و هفت قلم مشاطگی نموده و سور ابروغن
خوشبو مدهن ساخته گیس ها را بافته طره چین زلف را تاب داده طره
و چتر موی پیشانی بلعاب چسپانیده سرمه بچشم و ابرو کشیده سرخاب و سفید
آب بر خساره مالیده بالای جبهه او افشان پاشیده از وسمه چند جای
صورت و خنجر خال گذاشته عرقچین دانه زری و پولک دوزیا ترمه دور
اشرمه یا مروارید مزین از طره و تیلته بر سرش نهاده بالای آن لچک و
دستمال مشکین انداخته گره زده پستان بند کار زری و پیراهن
و دیخه الیچه قیتان و بافته مفتول دوخته در برش کرده ارخالق و
چپکن اطلس و سایه کوهی اشرمه و زربالالیش پوشانیده تمبان و شلوار مخمل
زری بپایش در آورده بند ان بهزار تکلف آویزان نموده چند جا در
لباس و دستمال سنجاق و تکمه طلا زده چارقد برنگ ابریشمی پولک دوزیا
بنارسی خواه ترمه لفرق انداخته تیکه مرصع لجبین با سلک مروارید آویخته کلچه
بدماغ و گوشواره لسوراخ بته گوش کشیده طوق و گلوبند بگردن افگنده بازوبند
بسته صره دباره بدست و انگشتر و حلقه بانگشت کرده خلخال در پا در آورده چاچچوی قنوبز

بیاپس کشیده از بافته آن رچیده و ته سفید تا سر خود بغایت سایش
پوشانیده روبند شکه دار پیش رویش افگنده بگوشهٔ دستمال جنگک زده بالای
آن چارقد گلنار خواه قرمز برنجک علامت عروسی بر سرش انداخته کفش
کرجی زرکار در پایش کرده زن های خویشان نزدیک چادر زچا بخچهٔ
پوشش بازوی راست و چپ را گرفته یکی آئینه حلبی قابدار نقره مقابل
برداشته قافلهٔ زنان بزرگ و کوچک بدنبال جانب خانهٔ داماد در راه افتاده
بهر چند قدم حلحله می کشند و پیشتر روی آنها نقاره میزنند و آتشبازی سر
می دهند می روند و بمکان شوهرش برای ماندن شب اول عروس و داماد
بصد رنگ آب و تاب زینت حجله می بندند هرگاه قریب کوچه می رسند
مردان باستقبال آمده گوسفند و بز ها را در پای عروس قربانی نموده از خون
انگشتی بپایش زده او را مثل گل مراد باعزاز برده محرم یگانه دست عروس را
بدست داماد سپرده اندرون حجله در آورده مصحف مجید و آئینه درمیان
نهاده بدیدن آنها چشم هر دو بروی یکدیگر می افتد گلاب بر رو و سینه
پاشیده جمله حاضران مبارک و سلامت و بخدا سپردیم و دعا و آمین گفته بخلوت
می گذارند هر که رفتنی ست بمنزل خود قدم می زند در خانهٔ برخی همان شب زفاف
واقع می شود و بعضی به توقف ایام و لیالی باز مساعی فراهم می آرند بزرگان و
سلاطین زاده را بسواری اسپ و قاتر برای شوهری می برند علاقهٔ ترک خواجه سرا و
فراش اهتمام دورباش نموده اند و روند راپس و پیش روی می زنند گل نقره
و زر بر سر عروس می افشانند که آن نثار بدست مردم می افتد بعد از انقضای
دو سه روز داماد برای دست بوس پدر زن بخانه اش می رود و سلام کرده بوسه
بدست او زده می ایستد خواه باادب دور می نشیند و در حرف زدن فضول نخود

سبقت کلام نمی کند هرکس مقدرت دارد اسپ وخلعت بدامادمی دهد والاشربت
وطعام فقط بلی مردم ایران تمامی شاه وگدای ایشان حرمتِ پدر و مادر واستاد
وبزرگان وعلما وساداترا بحد حصر منظور میدانند و اگر خلافِ قاعده بعمل آرند
مطعون و لایق ملامتِ ابنای جنس می شوند از امیر وفقیر ندیدم احدی راکه درجلوس
سوای دو زانو بنشینند و نیافتم کسی راکه بی جوراب وقبا وارخالق وکمربند وبی تکمه
انداخته سرآستین وبالاپوش از خانه برآید یا بملاقات رود بلکه هنگام رفتن
بخدمتِ صاحبانِ منصب وحکام واجبست دست در آستین جبّه وعبا داخل کرده
باشند سوای کسبهٔ بازار که معاف اند ومقرر گشته در سلام بروی هرکسی که برتر باشد
سبقت نمایند وپیش چشم کهن سالان حتی برادرِ کلان قلیان میل نمی فرمایند بوقت چیز
خوردن تا صدرنشین وآدم بالامرتبه دست دراز نکند ورخصت ندهد دیگران شروع
نمی نمایند وبلباس پوشیدن اندازهٔ قدر ومنزلتِ خود را شعارِ حال سازند اگر
برابر امرا در قیمت ورنگِ جامه وسواری اسپ وخوش گذرانی اصراف بکار برند گنگ
می خورند روزی بحضور معتمد الدوله باجمعی نشسته بودم که پسرش میرزا عبدالکریم جوانِ بست
وچهار ساله در علمِ عقل ونقل وخط وشعر ونثر وتاریخ بسیار قابل و داماد و مقربِ شاه
اندرونِ منزل آمده سرفرود آورده درصفِ نعال برابر بخاری تا دیر ایستاد
پدرش با مردم صحبت می داشت هیچ التفات نکرد واوهم مثل ستون حرم پابرجا
مانده هرگاه والدش بگوشهٔ چشم نور دیده را بجلوس اشارت نمود بتعظیم همانجا زانو
بنهاد باری از نیتِ طوافِ کعبهٔ ملازمتِ قبلهٔ دین احرام بسته بازدید وراحله ارادت
بشعارِ اخلاص خوابیدم وسحرگاه از مناسکِ طهارت ودست نماز فراغت کرده رو
بمسجدِ حرام شاهی نهادم درصفِ اول نزدیک حجرِ منبر جاگرفتم جناب حاجی آقا بزرگ
بمحراب تشریف آورده درمقامِ مصلّی ایستاده پیش رفته ارکان دست بوسی ادا نمودم

مشغول نوافل گردیده هرگاه تکبیرش اذان واقامت گفت بسیار خداپرستان در
شبستان فراهم شده صف بسته فریضهٔ نماز بجماعت اداکرده تُسوّطفِ اوراد بودند تا
روشنی آفتاب تابید و قندیل های سقف خاموش گردیده آقا بمجلس درس
صدر آراشده کتاب پیشرو چار جانب بقدر صد طلبه زانو برابر هم زدند میان هر هفت
هشت کس صحیفه مانحن فیه نهادند یکی عبارتِ متن را خوانده ترجمه گفت آقا بشرح
بیان افزود هرکس آنچه در مطالعهٔ شب ایرادی جسته بود همان اعتراض ظاهر نمود
اوستاد علی الله مقامه بدلائلِ قاطع معقول و منقول رفع شبه همه گردانید تا جمیع شاگردان
قاری و سامع از تقریر حلِ لغات و ترکیب و معانی و نکاتِ پنهانی عارف و حافظ
اصول و فروع وافی شدند بعد دو ساعت که این سبق گذشت اکثرش رفته
دیگران آمده به همین نسق خواندند و شنیدند و بحث کردند بساعت قریب خوردن
نهار سرکار آقا برخاسته بخانه تشریف برد ازین ست که وقوفِ علم فضلای ایران
سرآمد دیگر اقالیمِ سبعه می باشد دو سه روز دیگر خبر شایع گشت که روز جمعه طرفِ
عصر شاه برای معاملهٔ خرید اشیا از تجار بمدرسهٔ صدر که بر در مسجد ست قدم می
پیماید من هم پیش از وقت آنجا رفته بر پشت بام توقف کردم ساعتی قبل
از ورود پادشاه سوداگر و بیله ور و دست فروشها تنخواه نفیسهٔ هر قسم آورده
بگوشه و کنار جا گرفتند و یساوُل و قاپچی و فراش بدم دروازه سدِ باب آمد
رفت هر بیگانه که دست خالی می دیدند بعنف نمودند قبلهٔ عالم سوار اسپ رسیده
پیاده گردیده داخلِ مدرسه از سمتِ شرقی راه افتاد پیش هر کسی ایستاده
سوداش دیده می پرسید چند می دهی هرچه عرض می کرد مثلا ده تومان می
فرمود راست بگو می گفت راس المال همین ست جواب می داد گران می افتد
شاه پنج تومان خواه هفت می دهد اگر خواهی بفروش مالکِ سخن بازرگانی را

می تراشید که نقصان می رسد لاکن چه کنم دست حق پرست باد خورده جای دیگر
نمی توانم بردار ارشاد می کرد از هشت تومان زیاده ارزش ندارد صاحبش رضا میداد
بغلام و پیش خدمت اشاره می نمود دیگر و پول به ده گرفته از کیسه اشرفی بر آورده میشمرد
بد و ربا غچه مدرسه سر دوکان هر کس که می رسید هر چه می دید می خرید با وجود آنکه هر جا
می رفت عمله میر غضب با دسته ترکه و چوب فلک همراه می گشت اینجا هم موجود
بودند لاکن در گفتگوی ذره و بدل مردم کج خلق نمی شد بدارا حرف می زد با هر یکی
در تعیین نرخ تکرار بالا و پائین می کرد سوای خوردش احدی در کمی و زیادتی بمداخلة
پیش نمی آمد خیلی بگشاده پیشانی اموال را زیر و رو می فرمود و بظرافت طریق معاملت
می نمود چنانچه بسیار از شال و قلمدان کشمیری و کرمان و اصفهانی و شانه و سوزن دان
و قاب آئینه خاتم بندی و چادر و دستمال ابریشمی منخواه شیراز و تبریز و رشت و دیگر ملک
و قداره و شیشه آلات و ساعت و اشربه فرنگ و پارچه چین و هند و جواهر تا بود بقیمت
آن چون و چند نموده بعد فیصل یافتن رضامندی بائع می ستاند و زر سرخ و سفید را
نقد می بخشید شخصی قلمدان چوبی پیش آورد فرمود بکار شاه نمی آید عرض کرد قربانت شوم
از ولایت دور بنام ظل الله آوردم مبلغی صرف راه کردم حالا اگر واپس ببرم مردم چه
خواهند گفت جواب داد شاه طلب ننموده بود خود ت چرا مال بد آوردی عرض داشت
بلاگردان تو گردم در دست شوم من فلک زده بی طالع برگشته اقبال خوب نمی نماید
همین که بتحویل اولیای دولت برود خیلی پسندیده و مرغوب خواهد شد که سلاطین
زمان آرزو فرمایند تا برات عطای جان و مال و انعام خراج اقالیم بتمال ازو
رقم نمایند می خواهی امتحان کن خندیده بقیمت هر چه می خواست گرفت پسره
اصفهانی جفت جوراب شال فروخته یک اشرفی یافته از زیر دست
و پای انبوه ملازمان غائب شده بدست مبارک نه او را و اگر و بیت زده بود

فرمود بچه شیطان را بگیرید که شاه را مغبون کرده است نوکرهای سلطانی
هرچه جستند نیافتند الله یار خان را نشان می داد ببین که این چنین مال
بشاه می فروشند او زبان تمنا برکشاد که بمن ببخش قیمت دو بالا پیشکش
می کنم فرمود این را نگه میدارم که دیگر گول نخورم وسوداگری قالین بزرگ
پیش پا انداخته بود هرگاه شاه برابر آمد کورنش بجا آورده بسمع
اقدس رسانید که بستان برای فرش تالار خوبست از فراش باشی
پرسید طول و عرض آن مکان همین قدر می باشد که قالین بافته آورده
بیچاره بخاطر نداشت گفت تصدق تو شوم درست یاد ندارم نهیب زد که
جریمه تو بیخبر پول قیمت سوداگر است پس به حجره های ملاها متوجه شده مبلغ
علم آنها دریافته از یکی صیغهٔ صرف و ترکیب جمله و اعراب نحوی پرسید
و از بعضی مسئله علم کلام و منطق و معانی و بیان و از برخی اصول فقه و از
کسی فتوای معمول به شرایع و دینیات استفسار می نمود به طور مناظره جرح
و قدح می فرمود و بهر کدام فراخور حالش چیزی از عطا و انعام بقدر نصیب
می داد مدرس را خلعت و بهره زر نقد ارزانی داشت ساعت کامل صرف
گشت و در معامله با مردم چون زد من هم فرود آمده بقفایش می گذشتم
و از حسن سلوک خداداد جهان پناه مسرور می گشتم قریب مغرب دوره کار تجارت
و بازار خرید و فروش باخر رسیده بیرون آمده بر اسپ سوار شد.
جانب ارگ تشریف برد انبارهای اتقال و اثقال نو خرید تحویل شده [illegible]
بارکردید و زرهای مضاعف ارزش بر چیز بدست بائعان افتاد روز
دیگر پادشاه بحرم و بر همه جنس را در میان گذاشته زنان و سوقی حرم [illegible]
و همه را به وثیق دست جمع نشانیده هر چیز را که مناسب حال هر کس [illegible]

شاه بزحمت راه رفته واین را بسعی وکوشش برای تو خریده آورده بیا بردار و
این قدر به ه پیراویم بم بینخواست وتعظیم می کرد ودعا وثنا می گفت می گرفت د
زرها را بنواب ناظر تسلیم می نمود جمله اشیا بهمان مجلس تقسیم کرده پول خود را
نقد با نفع کثیر بدست آورده برای صندوقدار می فرستاد چون آغاز بها وانجام
موسم زمستان رسید انبار برف که در صحنِ مکانات مثالِ کوه البرز سر از طره
فراتر کشیده در کوچه ها برابر دیوار افتاده سدِ راهِ مترددین ومانع گردیده
بود که آن را بتجویف استوار نموده تراشیده جهت مرور عابرین زینه ساخته
بالا وزیر می رفتند از بخاراتِ زمین وتمازتِ آفتاب آب گشته بر دوخانه
پیوسته مایهٔ طغیانی وتموج گردید تخته های بزرگ یخ دریاچه وآب انبار شکسته
فرو رفت وهرچه از ناودان چکیده بسته شده مشابه خرطوم فیل نظر می آمد
گداختن گرفت ابرهای غلیظ سیاه وسفید روی هوا را گرفته بارانِ پر زور
متواتر بارید وسیلِ کوهسار قدم در بیابان نهاده فراز ونشیب را برابر گردانید
همین که ایامِ برطرفی خزان وآرایشِ درختانِ جویبار وخیابان رسید ومواد
طغیان وفساد ماه بهمن ودی از طبائع موالید ثلثه در زمین وزمان دفع
گردید اهالی شهرستانِ باغ که از شدت خنکی افسرده دماغ و پوست واستخوان
مانده جامهٔ کهنهٔ پارسائی هم نداشتند لباس دارائی زمردی خریدند وکهن
سالان چنار وعرعر وسفیدار که در فکرِ وابستگانِ چمن پیکرِ عنصری خود را مثال
چوبِ خشک می پنداشتند تهیهٔ پیرایهٔ سرسبزیِ ذات و بالاپوش اطفال
نورسته بخیاطِ صنع گردیدند کسبهٔ اشجار بی برگ دتوا که از دست بردِ حوادث
برد عریان بودند پهلوبندی کدخدای نسیم سرانجام نوسازی قبا وکلاه
شکوفه وگل نمودند خورد وبزرگ معارف ارغوان ویاسمین پوشش اطلس

بر شاخ و شانه انداخته غنچه لب به تبسم گشودند + و تازه نهالان گلشن برای
نمو نمائی بازارِ گلزار و مرغزار در اصنافِ همکار راز جامهٔ خورمی و تازگی
آرایش سر برافرزدند + در اطفال سبزه گونِ علف و گیاه شروع بجوش
نمو گشته + همراه للهٔ لاله و اتالیق شقائق رنگِ خوردی آوردند + و دوشیزگان
بنات نبات که در نهانخانهٔ سردمهری روزگار بخاک نشسته جائی نداشتند +
در پردهٔ سیر جادهٔ صحرا و بیابان زدند + دستهٔ خوانندهٔ بلبل و نوازندهٔ قمری
و فاخته در بزمِ بستان تصنیف های کارِ عمل بگوش سرو قدان شگفته رد
رسانیدند + و ساقیانِ ابر گهر بار از شربتِ زلالِ امطار و شبنم خوشگوار
قدحِ نسترن و ارتشین پرساخته بکام و دهانِ ازهار را برار چشانیدند + و لبانِ
شوخ و شنگِ نرگس چشمها سرمه آلود رابعشاقِ نافرمان هزاره در کوچه
بست کوهسار نشان می دادند و بچه بی ریشهای کبک و تدرو برفتار مستانه
پای ناز و ادا بسینه دشت و دامانِ شاهد بازی نهادند بتقریب قامت
آرائی عید نوروز برنا و پیر اناث و ذکور در تدارکِ لباس نو از جامهٔ
قناعت بیرون گشتند + مردمِ وضیع و شریف محتاج و غنی بقدر دسترس
در فراهمی زینت و اساسِ تازه بسود او معامله از اندازه گذشتند +
نشاطِ هوا خاطرهای گرفته را مانند دسته صد برگ خندانید + و اثر شراب دو
بهشت بندِ زهد و ورع از گردنِ طاد عابد دور گردانید + می افتابی ناخو
مردم سرشار به طلبِ کباب بر سیخ و تابه سعی بروی هم می افتادند +
و نقد عمر گران مایه باختهٔ پیر مرد یا به جستجوی بازی در خرابات و دکان
هر چه داشتند می دادند + ناموس نظام میانه روی خلائق بر باد
و قمارخانه ها از حریفانِ بی قبا دارالخلق آباد + در هجوم و کثرتِ مشتری تمامی

اشیای پوشیدنی و خوردنی بقیمت دو بالا رفت و پیش دکانِ هر قسم
پارچه فروش مهلت پیمایش و لحاظ نیک و بد کناره گرفت بزاز بود که
پلاس را بجای صوف و کرباس عوض قدک می فروخت و شمسار لباس
پوشیده رنگ وا هار کرده در گریبان و دامنِ مشتری بزر و سیم میدوخت
رنگرز را بمزید تقاضای شاگرد و ارباب مهلت شانه زدن ریش نه بود تا چه
رسد برنگ و خیاط از بسیاری فرمایش قطع و برید اثواب قیمتی و سوزن
زدن در بخیهٔ وعدهٔ خلاف جامهٔ هستی او تنگ کلاه دوز سری نداشت
که در پای بیع از عهدهٔ خریداران بر آید و سنگِ ملامت نخورد و
علاقه بند دست بسینه می گذاشت که خدایا بافته ندارم آقا معاف
دارید کسی از وحساب نمی برد از بقچه شال یا خان شالگی را قدر و منزلت
افزود و در کارِ مینا زد زرگران برنج و مس را قوت تمیز نبود و خوانچه های
شیرینی بدوکان قنادی هر ساعت خالی می شد باز نقل و لوزِ سر هم
بندی بقالب تازه میریخت و سبد های میوهٔ خشک و تازه از بقال
هر دم یکی می گرفت دیگری بفریاد و مطالبه معامله فضیحت می انگیخت صلان
در خانه شاهی و امرا باهل بازار پیشرو می زدند که خشکبا و حلویات
بده و الا چوب می خوری و پول داده کان چند ماه پیش در وغهای کسبه را
می شمردند که سر وعده بدست ما بنه و گرنه اوستاد کیسه بری قوامِ منزلتِ
شیرهٔ انگور از نقل آب نبات و دوشاب از شکر پیز در گذشت و مرتبه وزن
کدوی تلخ با هندوانه و خربوزه و عنب الثعلب از خوشهٔ انگور برتر گشت
با قلاده بچاشنی قسم های جان و ایمان در می آوردند و اردانه بکنجد چشم داشت
صدا آشنائی ها بر روز می دادند سبزی تره و کندنا را بعد التماس ریش ما توی خون بینی تر

اظهار می نمودند و ماهی گندیده مانند رانی بهزار بی آبرویی و شبکهٔ فریب آشکار می
فرمودند تخم ماکیان گوی پاک دل و جانِ صدفِ عمّان گردیده و مرغ و خروس از
بالاپروازی بی مایگان بهای هما و جای عنقا رسیده و تلاش آجیل خورش
پلاو از برنج و روغن و نخود موجبِ لنخوری دیدند و او دیگ های گوشت و
نمکِ کوهستان که مفت بود برابر در دو بیده و اخرید ند هر کس بکاسبی و مداخل
تمام سال مشتِ زری پیدا کرده در جیب و بغل داشته بعرصهٔ یک ماه و
چهل روز پیش از نوروز در ساختنِ لباسِ خود و اطفال و زنان و زیورِ
ایشان و گرفتنِ قند و شکر و شیرینی و میوه خرج می کند و برای عیدی عیال
و ذوی حقوق و مساکین می دارد و چون دستور است که اگر شخص با پنجاه کس آشناست
ایشان دسته جمع با دو و سه و فرادا دفعات در خانهٔ او برای مصافحه و دیده
بوسی بیایند بعد از قلیان و شربت روبروی هر یک مجمعه با کید وری سه و پنج
هم پر از حلویات و نقل و نان شیرمال و کلیچهٔ شیرین زمین بگذارد و قدری بخورند
و جای دیگر برند مرد و زنِ صاحب خانه مستلزم دست نزده را جدا و شکسته و ریزه
را علاحده نمایند باز هر که داخل شود لایق ریش او پیش آرند و از ریزش تکه
پاره چه باقی مانده بدست و دهنِ فقرا و ایتام و اطفال نوالی می بخشند و این
مرد خود هم بنوبه در خدمتِ هر یک برای بازدید گردش می کند که مدتِ یک هفته و
تا چهل روز با این کارها و مهمانی و دوره و رفتنِ تماشاگاه اوقات بخوشی می گذراند
تا بودم منهم بهمین جنون دیوانه بودم و در غریبی هم بصورت بومی در پای رفاقتِ
ایشان بسر می نمودم از این جهت گری باز از جملهٔ اشیا هیچه و مزید مداخل و اجرتِ
اهل حرفه نا تعد شده فقیری نامند که گدائی و و از ده ماه یک دست جامه لود قطنی
شیرینی مال شیره بهم نرسانده باشد و بیوه و پیرزنی نبود که بچرخ رشتن و خدمت خانه

مردم مواجب سالانه گرفته بهای پیراهن و زیر جامه و چادر و چارقد و خورش هفت سین نداده هنگام نزدیکی جشن عید پیر و جوان بحمام سر و سیما شسته و رنگ و حنا بریش و مو و دست و پا بسته خانه از فرش و زینت بلور و بار قلن آراسته شیشه پر گلاب و گلاب پاش بطاق گذاشته پرده و طاقچه پوش آویخته سامان شب تحویل زیر سر نهاده منتظر وقت گردیدند بچه های ماهروی سیزده چهارده ساله که از قید مکتب در آمدند درس و بحث ناموس و حیا را که روان و از بر می کردند در جزو نا پرسانی و کتاب مطلق العنانی زیر بغل گذاشته و فعل ماضی بازی و مستقبل تفرج را صرف حال پنداشته با رخ نور افشان و آرایش الوان بجلوه نمائی پرداختند و هزاران ملا و آخوند مدرسه را در بند محبت انداختند هرگاه اهل نجوم تقویم نور الیقید سال و ماه و تاریخ و روز و ساعت و دقیقه نوشته حکم دادند دیگر بازار کلان تخته گشته روزها تا عصر سوای دوکان نان با و قصاب و بقال سودای همه صنف و رسته رونق اجناس نفیسه هیچ نمانده دانه میوه و قرص شیرینی بمشکل دست میداد و وقت اورنگ نشینی شاه خاور در برج حمل بمنزل هر کس روی دستر خوان طعام خورش ماهی و پلاو و شله زرد و حلوا و خشره و سمنو و سرکه و سبزی و سیب و سنجد و سوهان و سماق چیده بکمال وجد خورده صبح نوروز صغار و کبار از شراب سرور سرشار و بساز پیرایه نشاط دستیار بلباس انبساط نو در بر و نقد تعیش در جیب و کمر اطفال شادمانی در کنار و بغل و با یاران جانی در طریق مسیر از هر محل بر فتار آمده جوق جوق در میدان سبزی مقابل در ارگ فراهم شدند بارگاه خدایگانی با نواع سامان فیض رسانی و جشن خاقانی مثل بزم سلیمانی ترتیب یافته بقدر دو هزار خلاع خسروانی از صندوق خانه سلطانی موافق سیاهه پیش بدست فراشان بهر یک

افسران و امیران و اعاظم بندگان در سرادق پیچیده سپید بود همگی زیب بر دوش موز
سوار و پیاده جانب کریاس فلک اساس راه افتادند محمد ولی میرزا را قبا و
شال و کلاه و جقه و کمربند مرصع با شمشیر و کمر خنجر یراق طلا و امین الدوله
را قبا و شال و کلاه و کمربند و کوردی و جبه و قلمدان مرصع به الله یار خان
سردار قبا و شال کمر و کوردی و شمشیر و خنجر طلا کار و همچنین هر کس را زنده
انچه بود از شاهزاده و اهل مناصب قلم و سیف تشریف بزرگی یافت و والد
مرحوم را قبا و شال سر و کمر و کوردی سمور مخمل زری عنایت گردید که پیکر انور بان
چند وصله درخشنده تر از لعل و گوهر آراسته رو بدر مسجد فغفور و قیصر نهادند
داخل شدم دیدم اندرون دیوان عام محجّر هر دو باغچه سرا تازه رنگ شده
بر لب دریاچه سبد های میوه و دسته گل میان گلدانها چارده ورگذاشته فواره ها
در جست و خیز بشاشت کلاه بهوای انداختند + از حوض مربع دشمن روی
صفه چادر آبشار میان دریاچه می ریخت و طرف مشرق و مغرب آن دو
نمد مسند نفت خیلی طویل و عریض گسترده بکنارش خمره های زر خالص پر از
شربت قند و کاسه های کلان و جام طلائی نهاده در ایوان تالار فرش قالین
ابریشمی پهن نموده تخت سنگ مرمر لشتی که هشت پایه او بر سر دیو های پری پیکر
نصب و پنج زینه پاریچ قالب شیران در میان گرفته بودند و از ده شقه بر آمده
بلند داشت که بر روی هر یک حوریه بهشت طلا یراق مرصع پوشیده ایستاده گلدان
و شمعدان و گلاب پاش جواهر نشان بر برداشته و بر سطح بالای تخت مسند مخمل و شیشه
مروارید و یاقوت و زمرد و الماس آجر بخش شش گره بزاری چار جانب و دوخته
پشتی و تکیه مرصع بر آن نهاده حوض یکدرعه طول و ده گره عرض پر از گلاب و
بید مشک کرده باده فواره اش در بادیه کلان زری بوده که آنرا حور العین ...

ولباس رنگین پوشِ باعظمت وجبروت عقب سر ایستاده بهر دو دست داشت
چتر شاهی بسیل تمدار طلا از پشت اریکه سلطنت بالا بر وی مسندِ دولت سایه می
افگند بر پیشگاه ایوان اسباب زیده بلور وبار نقش وقطعات ظروف مرصع پر از گل
وریحان نهاده راقم بپای شوق وسر پر ذوق هر جا گشته وبراین جمله اشیای نادیده
بچشم زدن گذشته در مکان فیمابین تالار وقهوه خانه آرام گرفت وآن روز مصداق
تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ مشاهده رفت اکابر مملکت وحکام
ولایت وسروران ذی رتبه قشون وبزرگان هم رتبه جمشید وفریدون که باجبرئیل
ومیکائیل بال وپر برابری می زدند مشابه موش خرما باریک شده پی سوراخی میگشتند
تا لحظه قرار گیرند وبضرب چماق ودگنک ارباب بند وبست صدمه ندیده بیرون کرده
نشوند. شاهزاده ها مثل سبزه بیگانه روی خرند چمن با ورگل خوف نظر آمدند وزرا
وخویشان تاج الدوله چون غریب بیکس بسایه دیوار دعا آشنامی شدند کیکاوس
میرزا با حسن وجمال که مشهور خوبرویان همسال بود اونیک مرصع مخمل سیاه پوشیده
وهمین میرزا قبای گلناری جواهر نشان را تنگ در بر کشیده آفتاب وماه را هر دو
شاهزاده خجالت زده صورت نورانی خود گردانیده همانجا آمده ورصف مردم
قرار گرفتند آقا محمد اسمعیل که داخل شده نقاش خانه رانگار خانه برج حمل یافته قران
نیّرین بطالع مشتری دیده گفت همه را عید شریف مبارک ونشست مردم حاضرین
فریاد زدند بیا مصافحه بکنیم جواب داد هر سال شما را کرده ام حالا طاقت ندارم گر مقابل
شاهزاده سر فرود آورده عرض کرد اگر ماذون بفرمائی عید مبارک نموده باشم چون مقرر
است اطفال را بر پیشانی ولب بوسه میزنند وهمین کنایه از روی ماچ بود شاهزاده ها
که حرمت او را پیش پدر دیده بودند پیر مرد دست ودهن دریده وبشوخی پرده دریده
وبحضور اقدس هم جلو حرف نکشیده فرمودند باادب باش گستاخی خوب نیست خلاصه گفتا

بندگان شهریار نایب پروردگار از خواب راحت بیدار شده بحمام تشریف برده
بدن شسته رنگ بسته برآمده نماز خوانده نهار میل فرموده قلیان کشیده برای
آرایش افسر و دیهیم سلیمانی قبای نیم تنهٔ مرصع کار و سلک مروارید
و دانه جواهر بطور کنگره سر سنجاف دوخته ببر کرده کمربند مرصع پر آویزهٔ لعل
و یاقوت را که روشنی بخش دیدهٔ گوهر شب چراغ بودند شیر قلاب زده
کمر خنجر مرصع کار بمیان نهاده بند گوهر پیچیده شرآیهٔ آن بزیب آویخته شمشیر
پر جواهر الگون قبضه و غلاف طلا و دانه نشان را بند سیم زر خالص بکمر مبارک
و بازوبند دریای نور و الماس خیلی درشت بهر دو باز و بسته مچ پیچ مرصع
سر آستین پیچیده کلاه کیانی دوازده شقه که سه جقه با پر هما منصوب پیش رو
راست و چپ زده داشت و در هر یک سه سه دانه گوهر نایاب برابر بیضه
کبوتر در سیم زر کشیده بودند بفرق همایون گذاشت و حمایل مروارید
غلطان بزرگ نهایت ابدار در یمین و یسار شانه و سینه و پشت اقدس
انداخته بالاپوش پر از در و یاقوت و جواهر بسی گران بها بدوش
کشیده مثل شعشعهٔ نور شجر طور برای تجلی دیدهٔ بندگان طالب حضور از جا برخاست
آقا قنبر خواجه سرا بجهت آگاهی بیخبران آواز داد که چین بر در حرم محترم توپچی
باشی پور ایستاده بود شنیده دم در نفخهٔ کاتهٔ صور سرافیل دمیده دیگری بدروازه
خلوت قیام داشت باد بنفیر انداخت و فوراً سومی که بر آستان باب ایوان
انتظار می کشید نفس زده چهارم که برابر کریاس همه تن گوش می بود
صدای بوق بعیوق رسانید فرج الله خان توپچی باشی مانند رعد بغرش
آمده فریاد کرد آتش و در یعنی آتش زن یکمرتبه جبه آتش خانهٔ مذکور بالا را
ملازمان برق کردار صاعقه دار سرکردند زمین و زمان بازار و مکان

تا هیچده فرسخ راه بزلزله آمد فراشان دیسا دلانِ صفا و جفا پیشه مردم را بضرب چوب از صفحهٔ نمایش بدر آوردند دستهٔ غلام بچه و خانه شاگرد و خواجه سرا باهتمام منوچهر خان نواب ناظر بعهده ادب در پیش و پس پادشاه همچون ستاره در حوالی قمر از دروازهٔ حرم پا بیرون نهادند باز خواجه سرا کچین کشیده حضرات مرجع قلق آواز دادند یری هایری هاکه بدستور معهود شلک دوم بپرده های صد سالهٔ قبور فرمان دور باش رسانید نیم رتبه بشدتی عملهٔ تزک تک و دو نمودند که در پای نظر شهریاری دیاری نماند سوای فضل و کرم ذات باری فراش باشی و جارچی باشی و نسقچی باشی و سر کشیکچی باشی و پیش خدمت باشی تعظیم حضور نموده بفاصله بیست قدم راه و شاهزاده های از ده دوازده ساله عمر کمتر همین قدر بحد ادب عقب تر زمین خدمت پیموده جماعت پیش قدم برابر درارسی شاه نشین رسیده ایستاده صف بستند که حضرت بهرام غلام رسید همگی سر فرود آورده بطرف دیگر رفتند پادشاه قدس بارگاه داخل مکان عرش بنیان گردیده قدم همایون گشته از وسط تالار آیینه خانهٔ انوار و بساطِ رحمت دادار گذشته جانب اورنگ ابد قرار برگشته بسم الله شانه العزیز الجبار بزبان گفته پا بسرِ زینهٔ اول که ثانی طارم فلک بود نهاده بر معارج پلهٔ اجلال و شوکتِ صاحبقرانی بالا برآمده برگردیده پشت بالش تایید رحمانی داده بد وزانوی کامرانی بر مسندِ خلافتِ موروثی جهانبانی نشست چنانچه چتر دولت و اقبال بسر ظل الله فی الارض سایه افگن گشت باز بطور اول و دوم شلک سوم پنبه غفلت از گوش سرکشان ملک عدم برآورد شمشیر هم بنیام قدرتِ داور و یکقبضهٔ سیف قضا و قدر بزانو گرفت فوارهٔ حوضِ روی تخت فیروزی بخت نا کرد لسبر پا برخاسته در تعظیم فرود آوردن

ودماغ هوای اطراف قرارگاه شاه را خوشبو و معطر نمودن حوران لعبت کنار
سریر سپهر تنویر نفیر و صبا باسته در گردش رقص آمدند و مرغان بالای قوایم و بهیم
بی نظیر بر بازکیانی دنتر طایر بال طعنه زدند آینه های کلان از عکس شبیه
خدایگان شعشعه تجلی بسطح ایوان انداختند و شیشه آلاتِ دیوار و سقف منزل
خاقان خورشید عالمگیر را چراغان ساختند دستِ راست اریکهٔ ابد پایه
ابنای صلبی خورد و بازوی چپ اولاد صغیر بطن دخترها با قدر و منزلت
بزرگ یراق کوچک مرصع بسته صف کشیده به پای شرف و عزت قرار
گزیدند و عقب آنها یوسف خان گرجی سپر مرصع و خسرو خان شمشیر کلان
یکی کمان و ترکش و یکی شمشیر یکی تبرزین و یکی تیر و یکی تفنگ و کیسه کمر و یکی قمه و کارد
یکی مروحهٔ طاوسی و یکی شانه و آینه یکی در مجمعه غلافِ مخمل کلاه کیانی که بقدر یک
من تبریزی گرانی جواهر داشت و یکی در بغچه سرپوشیده ضروریات دیگر
بدستِ سکوت گرفته برابر ایستاده شدند نقاره خانه را چوب تهنیت فرو
کوفتند دستِ طبل شادی و بشاشت زده و کرنا دمیدند که دور دور فتحعلی شاه
و دور نظام سرباز که هزار نفر یک سوی دیوار اندرون مقابلِ هزار غلام بچه
یراق بند پا بر جا بودند همه قسم ساز فرنگ نواختند صفِ شاهزادگان پای
دیوارِ حجاب در یمین دریاچه و قطار خویشان بهمین مرتبه در یساران متوقف
بوده برکوع تعظیم نموده پیش افتادند و در وسط باز خم شده و راست رفته
برابر مسند پای تخت فرش روی صفهٔ شاهنشاهی ایستاده سر فرود آوردند
محمد ولی میرزا از جانب تالار قریب پای اورنگ نزدیک شدند و زیر بازو مرحمه منصب
داران اهل قلم از پای دیوار کورنش کرده پشت [illegible] نصف راه دوله
گردیده کنج محجره سمت تالار [illegible] تسلیم نموده

و طرف دیگر هم باین قرینه مردم عهده دار قرار گزیدند و کیل الدوله انگریز بهادر و
لیک صاحب با طبیب ڈاکتر و ایلچی دولت ایران فیما بین محجّره باغچه و لب دریاچه
منزلت یافتند ملا باشی با خطیب و طبیب و علمای دیگر در خانه بر لب صفّه کنار حوض
جانب دریاچه از برابر نعال صف شاهزاده سبل لسبیل یافت و الد مرحوم
هم در پهلوی باشی موصوف تمکین یافت باری در چشم بهم زدن صف های
امرا و خوانین و میرزایان از عقب دیوار حجاب ظاهر گشته تعظیم نموده فوراً
بامر قدیم سبقت می کردند تا بمحل خود آرام می گرفتند بهمین قرار جمعیت باریابان
دربار بقدر پنجهزار کم و بیش نظر افتاد و در ان میان یکصد نفر میرغضب عمله
ملک الموت بسمت شرقی قطار گردیده از انجمله دو تا چوب فلک بشانه نهاده
و چهار کس بار تمرکه سفیدار و انار بد و بیش گرفته چند تا بیل و کلنگ زمین کندن
برای دفن زنده ها بدست داشته باقی یکی ساطور دیگی قناره شقّه کردن و
یکی شکنجه گوشت کوفتن و استخوان شکستن و فشار سینه و پشت و پهلو را برگرفته
دیگی تیغ چپ و راست نمودن و یکی تخماق دیگی اره بدن شگافتن و یکی خنجر
و یکی کارد پهلو دریدن و یکی طناب خفه ساختن و یکی میخ طویله های آهن برای
چار میخ کردن و یکی شمشیر گردن زدن یکی چنگک چشم کشیدن یکی لگن خمیر
بسر گرفته روغن داغ ریختن و یکی دیگ قوتقه نمودن یکی کهنه پارچه بانگشت
پیچیدن و فتیله سوختن یکی گاز انبر گوشت کندن ازین قبیل اسباب بست
و چهار قسم قتل و سیاست را تیز و صیقل نموده در روبه ایستاده بودند هرگاه
این سامان بدیدهٔ حاضران مشابه مرگ ناگهان و آفت ناگهان گذشت سطوت
و هیبت قهرمان جهان و دبدبه و رعب قاآن دوران باعث سلب حرکت جسم و جان
و مهر سکوت لب و دهان گشت چنانچه از ان جم غفیر صدای عطسه و سرفه و نفس زدن

احدی برنمی آمد گویا قالب خاک را روح مجرد بجوف هلاک خالی کرد که سرپا
ایستاده زیر چشم بطرف مصدر سطوت و جلال در دیده نگاه می نمودند ابراهیم خان
قهوه چی قلیان بلوری میانه چوبی دسرونه و با دیگر طلا راجاق دودی نموده
با دای تعظیم مقابل برده زینه را لب نیاز بوسه زده بالا بر آمده دم مسند
زانو نه کرده بدست شاه داد و چند نفس کشیده واگذاشت بار دیگر نی پیچ
کنائی مرصع پیش نهاد که مادام جلوس برابرش بود آن وقت که تمامی بارگاه
از وضیع و شریف خلعت پوشان عالیجاه پیراسته دو دست بکمر و سینه ایستاده
بودند حضرت خلیفه رحمان بزبان وحی ترجمان بآواز بلند بلغت ترکی ارشاد
فرمود الی حامسی بایرمی مبارک اولسن یعنی شما همه حاضران را روز عید مبارک
باشد میرزا محمد ندیم بخاک افتاده عرض کرد شاهنشاهنیه چوخ مبارک
اولسن بعد از ان بمزید رحمت و رسم تحیت اشارت کرد که شربت عیدی
بدهند تشنگان زلال عطوفت را جرعه و امیدواران کرم همت را مذله بدره
پیش نهند و خود باید بمان کلیم سیرت محمد فاضل خان کرشمه قابلیت و کمالش
را گویند علاوه اشعار عربی و فارسی چهار هزار بیت ترکی یاد داشت
مشغول صحبت و حکایت کردید و بکلام دلنواز طبع پر وحشت مردم را بهجت
و مسرت بخشید پیش خدمت باشی و مستوفی باشی دامن سعادت را بکمر برزده
با عمله دو دیده مقابل صف شاهزاده با رسیده بادیهٔ آب قند بشیرینی ادا
گرفته جام جم بگردش آوردند و سینی جواهر و اشرفی برداشته نقود وجود
و نوازشش بر شمردند اول پیمانه شربت گوارا تر از آب چشمه حیوان می
دادند و همراهش مشت اشرفی و چند دانه جواهر رخشان بدست می
نهادند هر گاه نوبت دیگر بزرگان و شاهدان بزم احسان آمد پیاله شربت بکام آرزو

دشت زر سفید و چند اشرفی بکف تمنا عطا می نمودند در طرفة العین از تقسیم
شراب طهور و مخمور کننده حور و غلمان حیات بخش خاطر جمهور گردیدند و بعرصه
قلیل زیاده از گنجور قیصر و فغفور بکیسه و جیب اهالی حضور کشیدند پس ملا
عبد الرزاق خطیب کرمانی سر بر آورده بصدای روح افزا و رنگ دلپذیر
آن بنهایت فصاحت و بلاغت خطبه در حمد و ثنای ایزد تعالی و نعت
خاتم انبیا و درود علی مرتضی و ائمه هدی علیهم الاف التحیه و الثنا ادا نموده
بنام بی همتائی حضرت صاحب العصر و الزمان عجل الله فرجه که رسید شاه بتعظیم
برخاسته خم گردید آنگاه ستایش طبقه اورنگ نشینان عدل و داد و بنیاد
نموده فصل مشبعی خوانده گفت بخصوص قدر قدرت خورشید رایت
مشتری طلعت زحل رفعت مریخ مهابت بهرام سطوة عرش منزلت
قدس جناب سپهر قباب قمر رکاب کروبی انتساب دارا دربان شاهنشاه
دوران السلطان ابن السلطان و الخاقان ابن الخاقان فتحعلی شاه قاجار
خلد الله ملکه چون این نام والا در دهان بزبان آورد تمامی ارکان دولت
ایران بخاک کورنش کردن افگندند و بالفاظ بقای عمر و خلافت ابد بنیاد
امین گفتند پس شاه از روی تخت برخاسته رفت و بمکان خلوت سر افراز
گرفت لباس جواهرات سنگین از بر کشیده و جامه های سبک روزانه دیگر
پوشید برای قبول پیشکش بگوشه مسند ارسی بدو زانو نشست وزیر محرم
دربار خاص با چند امیر بذرده حضور پیوست درین عرصه فرصت همگی
خوانین دیوانی بمبارکبا د مصروف دست بوسی و مصافحه گردیده
اکثری پی کار خود رفتند در پیشگاه خلافت اول مرتبه عرضداشت و
تحایف نایب السلطنت عباس میرزا بدرهای شبکی و زر سفید و کنیز و غلام

کرخی و قداره و اثواب مخمل ساده و زری و اطلس و ساعت و ظروف بلور
و بارفتن فرنگی و زعفران باد کوبه و سماق شکی برسم ارمغان گذشت و ثانی هدایای
طبرستان پیشکش گذرانیده محمد حسین میرزا کیسه های اشرفی و ریال و اسب
عربی و قالین و جوراب و تسبیح کرمان شاهی شمرده شده قبول گشت و سوم
تحائف محمد ولی میرزا والی کرمان و یزد و نقد طلا و نقره شال کرمانی و نمد و رنگ
و حنا و دسته قاشق منبت بآیات الکرسی و سوغات گرمسیرات بملاحظه
آمد چهارم پیشکش حسین علی میرزا فرمانروای فارس پول سرخ و سفید و شده
مروارید و شامه عنبر و خواجه سرا و کنیز و غلام حبشی و بارهای نبات و شکر
و نفائس بنادر و عمان و هند نظر فایز گردید + پنجم پیشکش حسن علی میرزا
بیگلربیگی خراسان نقود و مسکوک و اسب ترکمانی و شال کشمیری و شمشیر و
کمر خنجر و کارد فولادی و پوست بخارائی و پوستین قچاقی و قاقم و سمور و
اجناس عمده بپایه قبول رسید + ششم علی شاه حاکم دار الخلافه طهران
هفتم علی نقی میرزا والی قزوین هشتم شیخ علی میرزا ناظم رشت + نهم طهماسب میرزا
مسند آرائی همدان و هم ارغوان میرزا والی مازندران و همچنین عرضداشت
و تحایف تمامی شاهزادگان دوردست و علمای ولایات و تجار شهر و سرکرده
هر صنف هنروران و صنعت گران بعین ملاحظه درآمده بعز اقبال پیوست
قریب ظهر خاقان عصر قهرمان دهر پا شده برای میل فرمودن چاشت و تهنیت
و عید و مبارکی خواتین مخدرات بحرم سرا رونق افروز گردید وزیر امین الدوله
بالطمطراق بسیار برآمده بدولتخانه خود رفت عصری شاه برای بازدید علیشاه
که بخطاب ظل سلطان کامیاب بوده بمنزلش ارسی گوشواره پهلوی تالار جلوه
فرما گشته بالا رفته نشست و علی شاه نفائس اقمشه زربفت مخمل و خارا و مشجر و

راه شاه برسم پا انداز گسترده کورنش بجا آورده بر روی زمین برابر مجره ایستاده
دو صد تومان حق القدم گذرانیده مورد عزت و اعتبار گشته ندیمان و خواص
دویده شرف باریافته صحبت و اختلاط کرد قریب شام اندرون برگشت بعد مغرب
مطرب مغنی شرف اندوز بزم عشرت شده کنیزان بازیگر برامتگر و خوانند کی خود
داد عشوه و دلربائی دادند روز دیگر صبح باز دربار عام و هجوم امرای عظام
گردیده تا هفت روز برابر گذشت اما یوم ثانی وقت پیشین تهیه عروسی هفت
پسر خود باصبیه های خورین فریدون فرحکم داد اهلکاران سلیقه ور باهتمام
از باد صرصر بیشتر و چابکدستی هرچه تمام تر گوناگون اسباب نشاط گستر
حسب الامر جهان پرور جلوه گر نمودند که روی حوض بزرگ متصل در علی قاپی
بچوب بست تخت مجره وار درست کردند در جمله طاقهای دور میدان جلوخانه
را بهر صنف دوکانداران بازار بنا بر آئینه بندی و زینت سپردند هر دو سه
نفر بیک ایوان دست سعی زده فوراً همه سامان مرغوب آورده آرایش
دادند آخر روز بندگان مهرافروز از محل بهروز برآمده در منزل ارسی بالای
دروازه قدم زده آن مکان سپهر بنیان را مانند ساحت اُفق درخشان
کرده از اشعهٔ روی آفتاب ظهور طلیعه پر توطور بخشید و مسند کامرانی را
بصد ورجلوس مبارک در تحت زیبایش نور علی نور گشید سه طرف زیرنگاه
خلافت پناه شاهزاده و امیران و منصب داران سپاه و الاجاه ردیف
گشتند روی تخت حوض سازنده و خواننده الات طرب فرو گرفته و بچه های
بازیگر چل بند پوشیده و زنگ بد و انگشت نزد ابهام و زنگوله در پا بسته
بسرائیدن دستگاه مقامات و گوشه و شعبه گوش باز بد و نکیسا را مالیدند
یک سمت بسر دو چوب ریسمان کلفت کشیده بند بازان و یک و شاخ

بپا استوار کرده بالا شده هنرهای رقص و غلطیدن و جستن و دراز کار عقل نمودند
یک سو آهوی نر و قوچ های کوه پیکر بجنگ انداختند یک جانب حاجی عرب لوطی
با اخوان الشیاطین صورت تقلید و مسخره و حرکات مضحکه پیش آورد و برابر تخت مغنی
نشین زمین سخت را نیم درعه کنده و نخاله سنگریزه چیده خاک را نرم کردند تا پهلوانها
تنکه پوشیده بروی آن در ورزش و میل گرفتن افتادند و باهم در کشتی
پیچیدن بنیاد نهادند پهلوان ابراهیم قزوینی بحمایت علیشاه سر فرود آورده
دو طلب شد که رخصت بفرما با پهلوان علی کرمانی مقابله زور نمایم چون منظور
حضرت سلطنت دستور نبود بنور مروّت و مراحم شاهانه اغماض فرمود شاهزاده
حسبند ابراهیم گشته درخواست پذیرای استدعای مذکور نمود اجازت یافته
بگفتور افزود قزوینی با کرمانی دست بسلام داده جدا شد نمیدانم چه کرد که
صدای رقیه حاضرین میدان برخاست و سه مرتبه نعره فلک نورد کشیدند
گوسفندها را بقربانی سر بریدند شور و غلغله افتاد که علی ثانی رستم زال سیستانی
دفعه اول از دست بازی قزوینی زمین خورد بعضی گفتند جادو انداخت
پاره بر اشفتند چشم بندی ساخت بهر حال ابراهیم خلعت مرتبه پهلوان باشی
پای تخت پوشیده به تعظیم خم گردید و شاه برخاسته رو بحرم روان شد در دل
شب انواع آتشبازی سر می کردند و یومیه بهمین وضع اوقات صبح دربار
و آخرها اساس بازی بر وی کار نموده میشد تا لیالی سبعه جوش و خروش هنگامه
انبساط مانده شب هشتم در بنای اندرون عروس با بخانه های داماد پرش قسام
نشاط بسر انجام رسانده شد تا سحر مردم به نظاره دف و نقاره و سیر و تماشای
آتشبازی تردد آمد رفت داشتند یوم نهم اسپها را بجهت تاخت در میدان
شرط جفت قرار دادند و گرد بسته چند فرسخ راه از جای که می تازند و می آیند

بر وندمنهم لبسرہوس آمده از دروازهٔ دولت بیرون رفته بزمین پہن دشت
دیدم خیمه شاه رامثل شکوه عرش بروی صفحه تمکین کشیده دیگر سراپرده وچادرہا
برای اکابرصدرنشین زده بگوشه ایستادم و دیده تحقیق بهر سوکشادم
سواری بندگان شهریاری باعظمت جباری دررد دمنود جمله خدم وحشم براسپہا
نشسته یک میدان راه پیش روان یمین ویسار تاجدار دستهٔ شاطرہا پیاده
دوان وقول جمعیت شاهزاده وامرا وسرداران بعقب تیررس ایشان
دنباله کشان بوده برابر سرادق جلال فرود آمده بپای چکه دار سرکرسی طلائی
مرصع نگار قرار فرموده پیش خدمت قلیان حاضر گردانید عمله تزک همدوش
قضا وقدر برابر مدنظر خالی گذاشته درچپ وراست صف کشیدند چابک
سواران بچه چهارده پانزده سالهٔ ترکمان راتخته بند کرده برپشت تازیهای
بادپیما نشانیده از چهار فرسخ گرم تک وتاز نموده آورده هر دو تارا باهم
بفاصله نیم فرسنگ چنان دوانیدند که سرعت ادہم وہم وخیال بگرد
شان نمی رسید وتندی کمیت نگاه به پیرامون سایه انہا سکندری خورده
لنگ می کردید جفت اوّل یکی پروردهٔ آخور شاهی دوّم سبزه نورده علف
بکمند علیشاهی بودند که بجیب سرخان سلطانی یکسر وگردن بلکه سینه پیش
آورده وہزاران تومان گروزا شاه ازپسر بی قرینه برد همچنین دوتای
دیگر دو دیگر بقدر هشتاد راس جفت شده درپہنای میدان سعی نعل شتابی سودند
وازحریف سوغان گرفته مقابل خودگوی سبقت ربودند مفصل همه رانیانتم
که ازکه وچه طور بردند بعد ازان یکه سواران تاخته علم ران درکاب ونیزه
وشمشیر وتفنگ بازی بجلوه گاه نگاه افراخته مورد تحسین وآفرین شدند
سرورخواقین نامدار برخواسته سوار گشته روبارگ روان گردید برای مخلص

هرگاه از تماشای جشن عید خاقانی و بنای عروسی خلاف سلطانی و سیر میدان آب
روانی چشم و دل را لذت کامرانی دست داد بنابر دید و بازدید یارانی که آشنائی
جانی بودند و در شب و روز بعضی آمده و بخانه برخی رفته وعده مهمانی باغ و گلگشت
صحرا داشتم بشادمانی اتفاق روانی افتاد گاهی در نگارستان شاهی و زمانی شمیران
پای الوند کوه می بردند و چند وقت بر سم خوش گذرانی بهر جای که می خواستند
دامنم کشیده شریک صحبت می کردند خواقین قجریه از اول سلسله و آغاز دولت
بندگان اقدس علی التسویه تدبیر پول پیدا کردن خوب می دانستند بخصوص پادشاه
دراز محاسن بلند اقبال که دقیقه در مداخل اشرفی و ریال هرگز فرو نمی گذاشت
چنانچه بعد از هنگامه عید روزی بعادت معهود هنگام عصر در نقاشخانه رفتم آقا
علی قلی پادشاه بخبر گفت جای شما بسیار خالی بود صبح نیامدی سیر تماشائی لذت بری
اینجا عجب معرکه برپا شد گفتم شوخی مکن لودگی بگذار گفت تو میری اگر دروغ بگویم
ملامت کردم ای بیمروت هرگاه امری لایق دیدن و تماشا می دانستی چرا خبر نکردی
حقا که از تنبلهای شاه عباسی هم گرو برده جواب داد مهلت نداشتم وقت تنگ
بود پرسیدم حالا افتاده بفرما ببینیم چه شد که این همه آتش در تاب و رنگ بیان
میدهی گفت شاه از صف سلام خلوت برخواسته بیرون آمدم در عمارت
اندرون حرم روی کرسی نشست عمله خدمت با دسته خوانین شاهزاده ها دورش را
گرفتند منهم قایم شده بگوشه ایستادم دیدم در کنج زیر دیوار مقابل توده خاک نرم ریخته
بلند و هموار کرده استخوان شانه گوسفند رویش گذاشته ند قدرقدرت تیر و کمان بدست
گرفته ایستاده بقول فردوسی * بیت

ستون کرد چپ را و خم کرد راست
فغان از خم چرخ چاچی بخاست

رو بجانب الله یار خان سردار فرمود تو می توانی تیر خود را بر نشانه بزنی گفت قربانت شوم بالله هیچ کس نیست هدف آن قدر دور است که درست به نظر نمی آید خدنگ فولاد باز واگر تا خاک هم رسد جای افتخار است شاه از شصت مبارک تیر را سر داد اتفاقاً در میان استخوان خورد چند تا دیگر انداخت راست در جیب نشانه جا گرفتند پس گوسفند سر بریده را دست و پا بسته آورده زمین گذاشتند شمشیر کشیده بالا برده بقوت ز پشت و پهلو را دو پاره نموده چند بار تیغ زنی خود را به نظر مردان دربار آزموده به پیش خدمت داد که پاک کرده در غلاف کند همگی ندیمان و خوانین زبان در تحسین و آفرین رانده مزد سرپنجه کشورستان عالمگیر از صد اشرفی و پنجاه و ده و پنج تومان پیشکش گذرانیدند سر کیف دماغ قلیان کشیده اندرون برگشت از اتفاقات حسنه فصل وفور میوه و جوش ارزانی فواکه و اثمار و موسم تابستان بود و دران سال هوایش اعتدال داشت که آمد آمد ایام روزه برروی ارباب ایمان ابواب سعادت جاودان و در رحمت یزدان کشود و اصناف مردمان تبدارک عبادت پرداختند و اشراف و اعیان تهیه بر و احسان فقرا و مساکین آماده ساختند تجار معارف رشت و گیلان و آذربایجان تحاف ملک اروس و روم آوردند و سوداگر های فارس و نبادر اجناس ملک هند و چین برای معامله پای تخت طهران از اطراف مرز و بوم بردند ایوان در های مسجد شاه الصمت مدرسه صدر سر قفلی داده کرایه کردند و باشتراک یک دیگر بهزار صفا و زینت امتعه و اقمشه و اسلحه و ظروف را به دکان های مذکور درجه بدرجه چیدند بعد از دیدن ماه مبارک صیام از توپخانه شاهی بنا بر آگاهی بی خبران شلک نمودند و تمام خلایق از مردان و زنان راه صوم و صلوٰة بقدم جد و جهد پیمودند جمهور را نام دعای رویت هلال و شب

اول ماه خواندند بعادت معهود شام خورده بخواب رفتند و اطفال خوردسال
بحد بلوغ نرسیده هم از متابعت والدین وشوق ثواب روزه گرفتند
دوکان اقسام خوردنی تا زوال آفتاب تخته بند گشت دگرفت وگیر محتسب و عملهٔ
امر ونهی در جستجوی احوال مریض و مسافر از حد گذشت نزدیک ظهر
خدام مسجد فرش های گلیم یزدی را که بران نقش مصلا یافته بود بلحاظ
کثرت وهجوم مردم در ایوان وصحن گسترانیدند و اکثر ملازمان و غلامان
وبعضی جوان وطفل وپیر نابالغ کم فرصت سجاده مولا و آقا ومهر وتسبیح خود
را درصفهای اندرونی پهن گردانیدند تا کسی جای ایشان بان علامت
تملیک وتصرف ننماید وقریب پیش نماز ومنبر برای سماعت قرأت وموعظ
مقام بی مزاحم وتکلف بدست آید هنگام زوال جوق جوق رجال و
نسا وست نماز گرفته در مسجد رسیدند و ذکور اشراف و اجلاف
برابر هم در نوافل وتلاوت قرآن و دعا مصروف گردیدند زنان بزاویها
بالای بام و در گنبد پرده آویخته فراهم شدند و انجا هم در بی بی وکنیز
و خاتون امیر وزن غریب تمیز را دور کردند همین که وقت پیشین و اول
هنگام گذاردن فریضه آمد بالای گلدسته چند ذاکر مناجات شروع
نمودند ازان میان موذن خوش آواز بصورت حسن بانگ اذان
داد جناب آقا بزرگ مجتهد جامع الشرایط رونق افزای صحن و رواق
گشت مردم پیش پایش بسلام ودست بوس برخاسته راه دادند
تا بمحراب رسیده نشست نوافل خود را خوانده مشغول وظایف شد و راو مانند
مکبر خاص صدا باقامت بلند گردانید وچون کلمهٔ قد قامت الصلوة
بر زبان گذرانید جناب آقا قامت مبارک راست ونیت کرده

تکبیرة الاحرام گفت بسبب وفور ناس بتفاوت مقام چند مکبر مامور شدند که هر
یک بفاصلهٔ ده دوازده صف ایستادند تا حضار دور دست را بصدای
الله اکبر از قیام وقنوت و رکوع وسجود وقعود آگاهی دهند همگی جماعت
اقتدا بامام حاضر کردند وجناب آقا فاتحة الکتاب را با سورهٔ طولانی قرأت
کرده برکوع رفت هر کس که تازه می رسید بلند می گفت یا الله آقا بذکر می
افزود تا که ماموم نیت نموده شریک جماعت مُصلّی تحرم شود با وقات دیگر شنیدم
که نوبت به تکرار ذکر هفتاد مرتبه هم شمرده شد پس بمزید خضوع وخشوع وتأنّی و
خواندن دعای طویل قنوت واکثار در اذکار صلوٰة نماز را بسلام تمام
گردانید کثیرالمجن خوش دعای بین الصلوٰة ظهرین ایام صیام را چنان
خواند که همگی همراهش آن کلمات را بر زبان راندند وجناب آقا در تعقیب
وادای سنت مشغول ماند تا که وقت گذاردن عصر داخل گردید وبه همین
سیاق آن را هم بجا آورده بعد از فراغت فرائض وسنت بر عرشهٔ
منبر بالا رفته از بیان تفسیر وحدیث وقصص انبیا بلوازم وعظ واحکام روزه
از مستحبات وواجبات گوش سامعان را از لیور شوق وذوق بخشیده
فرود آمده بدولت سرا که در همان حوالی مسجد بود بازگشت ملای قاری
ماهر علم تجوید در ایوان بزرگ بمقابلهٔ قرآن شریف جلوس کرد باطراف
او صفهای سه گانه نشسته هر کس کتاب الله خود را با قلم و دوات حرکب
وسرخی وچاقو جهت حک غلط وتحریر اصلاح پیش رو نهاد بنای دورهٔ
قرأت وامتحان مخارج حروف بر پا گشت نوبة بنوبة هر یک دو سه آیة
را تلاوت می نمود تا که یک دو جزو مصحف با تمام رسید چند کس را دیدم
گلاب پاش چینی وشیشه بدست گرفته دور هر دم می گشتند و بر کف دست

می ریختند آن‌ها بر و می زدند و صلوات می فرستادند و بعضی دامن پر از نخلک
دالکی و بصره نموده به دیگری تعارف کرده و راه التماس می پیمودند تا ازین
خرما روزه افطار کنند و برخی گل سرخ بدستمال آورده بعزم کسب ثواب
پیش می آمدند و براه بیراه آشنا و بیگانه می فرمودند او هم بوئیده درود
می خواندند بابواب مسجد و مرور خلایق ازین گونه اشخاص دم جلو گرفته مشغول
خیرات صفت بودند جرگهٔ خوانین و امرای دربار و شاهزاده‌ها بعد از فراغ
نماز به طرف مدینهٔ شمالی و سمت مدرسه بر دوکان تجار تشریف برده
بالای صندلی و کرسی آرمیده بتماشای اسباب و تحایف رو نهادند
چه گویم که چه قدر سامان آماده داشتند ظروف چینی و بلور و مارفتن و گلدانهای
طلائی و ساعات بغلی و صندوقی زراندود و مینا ساز و آئینه‌های خاتم بندی
و عجائب صنایع فرنگ و قلیان و لاله و گیلاس و لنتر و بشقاب شیشه و
انواب مخمل کاشانی و اطلس ختائی و مجری بزار پیشه چارخوری و سماور پشترخانی
و ماهوت و برس و جعبه تفنگ و طپانچه و شمشیر کارد با قداره و یراق کیسه
کمر و اسپ و سایر اشیای قطعه و کتب و قرآن و شال کشمیر بود که برابر سودا
و معامله می شد تا قریب غروب آفتاب بهمین اساس بر پا و داد و ستد
و بیع و شرا در ترقی مانده نزدیک عصر تنگ خلق پراگنده و منتشر شدند
در مساجد محلات علمای عادل که جازه پیش نمازی از سرکار مجتهدین
یافته اند بعهدهٔ امامت بی اجرت در خواندن نمازهای پنجگانه
با جماعت سکنای قرب و جوار شب و روز مشغول و متکفل بودند شام
هر کس فراخور حالش مهمان و عده خواسته بساط افطار چیده و بخانهٔ امرا بوقت
بست و سه نفر طلبهٔ علم و فقرا ادات هر دو مسافر و غربای بعید الاوطان می رسید

فراشان خوانچه های بزرگ را که عرضاً یک ذرعه و طولاً دو ذرعه پر از سی عدد
ظروف چینی و کاشی و در آن بقدر حاجت شیر فالوده و یخ در بهشت و راحت الحلقوم
و فرنی و ماقوتی و حلوای گل زرد و خان احمدی و ارده و بادام و مسقطی و زرده
و زعفران و کباب گور و چینی و شاهی و شاخ ماهی و فسنجان ماست و ترورب
و بورانی بادنجان و آش کشک و ماست و غوره و قلمکار و ماش و شلغم و ساگ
و برگ و لبنیات و لمه شیر و پنیر و ماست و سرشیر و کوکوی لوبیا و عدس
و ماش و به و سیب و ماهی و گوشت و کدو و کوبیده معلی و کوفته آرزومند
و آبغوره و سماق و نارنج و سبزی و قورمه سبزی و به و سیب و گزر و بادنجان
و کنگر و قیمه گوشت و بغلمه و لپه نخود و دولمه پیاز و برگ مو و برگ کلم و
تخم مرغ و خیار و برگ و افشره تمر و لیمو و نارنج و آبغوره و شربت ریواس
و مربای ترنج و زرشک و فالوده و میوه تر و تازه حلو و شیرین و نان باختلاف
روزها حاضر بوده آورده برای افطار می گذاشتند پیش خدمت ها
پس از نماز مغرب که انهم غالباً هرجا بجماعت می شد در مجمعه خورد
سی فنجان های چینی و قهوه جوشش آب گرم آورده بهر یک فنجانی
می دادند افطار کرده بر خوان های نعمت نشسته چیز خورده و دست شسته
مرخص می گشت و در منازل خود رسیده دعای شب خوانده می آرمید
سحر برخاسته طعام پلاو بشرط دسترس و مقدرت از قسم جانمازی
پلاو و ماهی پلاو و مرصع پلاو و زمرد پلاو و نخچی پلاو و یاقوت پلاو و الماس
پلاو و شبیت پلاو و لقمه پلاو و کلم پلاو و شاه جوان پلاو و افغانی پلاو و
نارنج پلاو و گزر پلاو و ماش پلاو و لوبیا پلاو و دال قیمه پلاو و تاس کباب
پلاو و با خورش دیگر با نواع مطبوخ می خورند با زنان و عیال اختلاط

وصحبت حلال می داشتند صیغهٔ متعه را و شبهای جمعه بشرط تجرید و عذر
دیگر زیر سر می گذاشتند بوای ادای سُنت را بالفرض امکان بدست
سعی می افراشتند و کاهلی و سستی را در کار حق حدّ المقدور نمی گماشتند
تا ذاکر بر گلدستهٔ مسجد انواع مناجات از آیات قرانی و اشعار معارف
ربانی آغاز کرده در انجام آب تریاک می خواندند مردم بدعای سحر
پیچیده زبان باستغفار رانده از اکل و شرب دست می کشیدند و
نیت روزه نموده منتظر طلوع فجر شده وضو گرفته بیشتری رو بمسجد
می نهادند و توپ شلک صبح سر می گشت از اول شب تا سحر دوکان
های بقال و آشپز و کبابی و نانبا و دیگر انواع خوردنی باز و بازار
خرید و فروش گرم و بازارهای عید دمساز می ماند تا بکار خلایق
رفاه باشد سنگ های بزرگ یخ مثل پارچه های الماس از یخچال
شهر و بیرون ها در آورده بار چاروا بهر گذرگاه بزمین نهاده زیر
پوست شالی قایم کرده خیلی ارزان بقدر حاجت از تیشه شکسته
دست مشتری می دادند که در آب خوردن و افشره و دوغ اندازند
در روی میوهٔ آلوچه دگرچه و شفتالو و حلو و زرد آلو و قیسی برای خنکی گذارند
روز جمعه از ازدحام مخلوق زیاده گردیده صف با نصفهٔ صحن مسجد رسیده
جناب آقا بحمام غسل کرده زینت افزای محراب و منبر شده بنهایت فصاحت
و بلاغت خطبه خوانده نماز جمعه بجماعت ادا نمود مردم بطور احتیاط اکثری نماز ظهر
خود را فرادا بجا آوردند و در عصر بهمان طور اقتدا به پیش نماز حاضر کردند
شب ها در هر محله حمام گرم می شد زن و مرد برای غسل واجب و سنت میرفتند
در روز ها نیز هر کس حاجت داشت برای سر تراشیدن و نوره کشیدن و رنگ حنا

وبستن وکیسه وستمال بجام رومی آورد وچرک وکسافت بآب وتوشته
داخل گرمابه می شد و بدن مالیده سر بآب فرو می برد شب نوزدهم ماه
مبارک مقارن غروب آفتاب هزاران مردم غسل نموده بعد از افطار
وچیز خوردن در مسجد جمع آمده روشنی قندیل وفانوس روبرو
گذاشته بخواندن قرآن وجوشن کبیر وصغیر ودعای کمیل وصحیفهٔ کامله و
تسبیح استغفار ونماز قضا وسنت تا آخر وقت سحر احیا داشتند در
شب بست ویکم وهمچنین امروز بست ویکم دوکان هائے اصناف
بازار وارباب وکار مسدود وسودای خرید وفروش بسبب عزاداری
علی مرتضی علیه السلام بکلی قطع گردید آن شب وروز باستماع واقعهٔ
شهادت ومصیبت آنحضرت وگریه ونوحهٔ بیحد وحصر با حال سوگواری و
ماتم داری بشام رسید بعضی جا اساس شبیه برپا شد ودر مسجد شاه
ومسجد جمعه جناب آقا وملا محمد زنجانی از لسان بیان حسرت واحزان
شور ناله وفغان بر لب پیر وجوان راه انداخت در تکیه های معروف
ومشهور ملاهای روضه خوان داد خوش خوانی وصدق ترجمانی دادند
وبسیار رجال صاحبان مقدرت وتوفیق شیلان طعام نذر نموده بامثال
وا قران واهل الله بدعوت قسمت کردند ودر شب بست وسوم که شب قدر
بود باهتمام بلیغ در خواندن قرآن ودعا وزیارت سید الشهدا وادای
نماز ها احیا نمودند یوم جمعهٔ آخر هجوم رجال ونسا بحدی بود که بند اشتی احدی
بخانه خود بجا نمانده باشد روز بست ونهم ماه صدها کس را دیدم کاغذ فستاقی
ته کرده گوشه بریده بادوات وقلم بدست روبروی هر کاتب خط نسق
خواهش می کردند تبرعاً آیه وَاِنْ یَکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا نوشته میداد طومار جیل
...ها

آئینها تمام رسانیده برای حرز درست نموده می برند که بر بازو بندند در ماه
مبارک رمضان بملک ایران از تعصب و حرمت ایمان نعوذ بالله اگر بخورش
چیزی دهن کسی را در حرکت یابند خواه بترک امساک بحالش پی برند بباد
کتک گرفته در خانهٔ محتسب برده بجای ذلت می نشانند و رسوای خاص و
عام می گردانند مگر آن که پیش حاکم شرع عذر بیماری و ناخوشی قوی و غربت
بی قصد اقامت را ثابت گردانند بالجمله آن وقت دست از سرش بردارند
روز بست و نهم بطور احتیاط و آخر ماه بر سبیل جزم و حتم سعادتمندان حق
آگاه با گردن از امید کج و روی نیاز خاشع و چشم پر اشک حسرت بخضوع
تمام دعای وداع ماه رمضان خوانده آن شب را بعبادت و طلب
حاجت خود و برادران دینی احیا داشتند صبح که عید آمد برای نماز
در مسجد شاه ازدحام کرده بجماعت ادای فرض نمودند هر چند در غیبت
امام علیه السلام این نماز مختلف فیه میباشد و باجماع نزد جمهور فقها
ثابت نیست مگر بفتوای بعضی مجتهدین احوط می دانند مردم بمصافحه یک
دیگر باهم تهنیت می گفتند لاکن مثل عید نوروز در سرور و نشاط اهتمام
موفور بظهور نمی رسد زیرا که عوام می گویند این عید ملاها باشد و رسم
خورش رشته اردو خوردن شیر و خرما و فرستادن هدیه آن بخانه
عزیزان متداول عجم نیست مگر گندم فطره و قیمت آن واجب دانسته
به فقرا قسمت می نمایند الحق تا کسی آن اوضاع تنظیم و خوش گذرانی شهر
صیام را در ملک ایران بچشم خود نه بیند بر نذر و مهمانداری و طاعت گذاری
وضیع و شریف مشاهده نه کند نمی داند چه قدر اولو مومنین و مومنات در
تقدیم عبادات و کسب امور حسنات در آن شهر بظهور می رسد روز عید

قربان سوای کشتن گوسفند و بز و نحر شتر امریکه لایق بیان و فراخور اعلان
باشد در ایران شایع نیست الا مناقشه بین دو گروه حیدری و نعمتی که همه
شیعه اثنا عشری مذهب اندر روزهای اجتماع خلایق بهمدیگر از چوب و چماق
و سنگ فلاخن جنگ کنند و دست و پشت و پهلو شکنند و از دوستی و
قرابت سابق بطلب نام و ننگ چشم پوشند و اگر مجادله در تعصب زیاده
شود به شمشیر و تفنگ دست زنند و اصل آن بروایتی شنیدم که گروهی
مریدان شاه سلطان حیدر یکی از اسلاف خواقین صفویه و ثانی پیروان
شاه نعمت الله ولی اند که آن سلسله در محلات سربالا و سرپائین در شهرها ملقب
مانده اند برای نماز عید قربان بمصلای خارج از شهر دسته دسته مردم هر محله
با یراق می روند اگرچه بستن اسلحه در میان رعایا رواج نیست لاکن
نگهداشتن در خانه قدغن نشده حاکم بلد با دستگاه تمام سوار می شود و نظام
نظام سرباز و تیپ سواران و توپ بجلو می باشد پهلوانان تنکه پوشیده
کباده کشان و میل جنبان علی مدد گویان راه قطع می نمایند شتر بزقچاق
قربانی را جل قشنگ انداخته و زنگ زنگوله بدست و گردن آویزان
ساخته دورش اکابر و اشراف و اقوام اصناف گرفته تا عیدگاه درود و
سلام و اذکار خوانان رفته انجا پس از ادای صلوة بزرگ قبیله و ملای
معروف نحر کرده امنای حاکم سهم گوشت حق هر یک محله را برسم قدیم می دهند
و آن پارچه را با تزک و طمطراق جانب مسکن خود می برند بیشتر به همین نزاع
می شود که حصه دست راست می خواهیم در ان نمی ستانیم و از دیگری بیشتر
می بریم شیطان درین میانه تکدو میکند شبات و شوقی می افتد تا خون ها ریخته
و شکست خورده سبیلها آویخته باز می آیند اما در بهجت تکبیر عید غدیر که

هجدهم ماه ذیحجه است و دران یوم فرحت افزا حضرت رسول خدا علیه التحیة

والثنا از سفر سعادت اثر حجة الوداع با طوایف امم رو بمدینه طیبه مراجعت

کرده در منزل جحفه که تقسیم راه و طریق ممالک اطراف و جای منتشر گردیدن

اهل اکناف و مقام ترخیص اکابر و اشراف بود برای تلقین امر امامت

و تعیین منصب خلافت و وصایت و تمکین جناب شاه ولایت بحکم خالق انام

جلو همراهیان خاص و عام گرفته امر بقیام و منادی را نام بنام فرمود

تا بحضار صحابه کرام و وضیع و شریف خدام و همرکاب سفر خیر انجام ندا در

داد که باجتماع پرداختند و از پالان شتر منبر ساختند ختمی پناه بران عروج

نموده خطبه مشتمل بر حمد و ثنای کردگار در نهایت فصاحت و بلاغت خوانده

رو بحضار ارشاد فرمود اَیُّهَا النَّاسُ اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِاَنْفُسِکُمْ قَالُوْا بَلیٰ آن

حجت خدا علی مرتضیٰ را بالای منبر بر آورده دست یدالله گرفته بلند

کرده بزبان گوهر فشان جمله مسلمانان را مخاطب ساخت مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ

فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ

مَنْ خَذَلَهُ بنابران درین یوم بزرگ متبرک اهل عجم خیرات و مبرات بسیار

نمایند و حقوق بین سال درین روز با باب رعایت ادا فرمایند چنانچه

در سال اقامت دار الخلافه طهران شنیدم که در یک مجلس نظام الدوله

صدر اعظم حاجی محمد حسین خان اصفهانی هفت هزار تومان نقد و جنس

قسمت کرد تا شام بلکه نصف شب پنج مرتبه در اجلاس و عطای مردم

گذشت که و صلات مذکور بصد هزار بیش حساب گشت بنابران در ایران

کمتر بخیل و پول دوست خواهد بود که از مال حلال در ان روز و شب بهره

و فقرا و اقربا و همسایه و ابنای سبیل و ایتام و ارامل و طلبه و فقرا و سائل

بکف بذل نکنند وتا سه یوم ولیل بمهمانی وصرف طعام وشیرینی قدم نزنند در
تهنیت وشادمانی باهمدیگر مصافحه ودیده بوسی نمایند وبرای بشارت این
کلمات فرح افزا خوانند اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّکِیْنَ بِوِلَایَةِ عَلِیِّ
ابن ابیطالب علیه السلام آخر ماه ذیحجه فکر سامان عزاو ماتم وتدارک عشرهٔ
محرم بخاطر اصناف امم نیش غم والم زد بخانه ومحلات بلاد عجم تهیهٔ ذکر مصیبت
اهل حرم دل پیر وبرنا را درهم وبرهم کرد بملک ایران میان شهرهای سواد
اعظم بلکه بلد صغیر هم کسی را که دولت وتوفیق بهم می رسد در جوار مسکن
خود یا نزدیک ان حسینیه ومسجد ومدرسه وآب انبار ساخته وقف کرده
بدست اهل الله می دهد وعمارت وکاروانسرا وحمام وآسیا جای مداخل
است اجاره می شود ودخل املاک ومتروکات میت بورثه می رسد
وگاهی بانی خیر باخذ القصد ثواب آمدنی آن را هم بنام مصارف مرضات الله
وامی گذارد وسرکار مجتهد کفالت می کند دران کشور سعادت پرور بنابر
تعزیه داری عترت خیر البشر بنای ساختن ضریح وتعزیهٔ نقره وچوب
وکاغذ واین طور علم وپرچم زر دوز که متد اول هندوستان می باشد
معمول نیست وکثرت آویختن ونصب جهاڑ وجهابه وهانڈی ودیوار
گیر وآئینه ومردنگی وکنول ولنپ چنانچه درین اوان میان هند خاصه
در لکهنؤ شایع گشته بسبب عدم وجود این اشیا در انجا قلیل یافتم زیرا که
شیشه آلات را در صندوق چوبی از لندن وفرنگ بار جهاز در کلکته
پائین می آورند بر کشتی نهاده در شهرهای کنار دریای شیرین رسانیده
از انجا بر عرابه ها حمل ونقل بلاد اطراف نموده بقیمت نازل میفروشند
که اوساط ناس ودولتمندان بدرجه اولی گرفته در آرایش مکان

وحسینیه بکار می برند در ایران که از بنادر عمان تا دار السلطنة همه جا راه ناقلا
و نشیب و فراز ش مانند ارض و سما صعد ها کوه و کوتل هایل عبور رست سوار
اسپ و پیاده بهزار دشواری مسافت قطع می گردد و بارکش سوای قاطر
و شتر دیابو ندارند این سامان سنگین و بزرگ را چگونه بمنزل مقصود
توانند برد و لهذا فقدان آرایش مذکور بوده مگر آنچه دسترس مردم
باهمت می گشت دران زمان بجاهای معروف در نظر می گذشت بضمن
وصف حسینیه شاهی بزبان خامه وقایع نگار شایع خواهد شد رسم تعزیه
دران ملک چنان قرار یافته که فقیر و امیر اجلاف و اشراف ترک و تاجیک
جوان و پیر همگی بحصول کسب ثواب شریک و معاون شوند تا مجلس عزاد
ماتم و بکار را بلوازم سامان شایان رونق دهند پس هر تکیه که میان یک
محله خواه متعلق دو سه یا چهار ساخته اند کلهم شکنا‌ی حوالی آن از مالداران
و حکمران و رعیت و صاحب چیز وجه مصارف یک شب و روز باشتراک
هم برخود لازم گردانند یا بمزید حوصله و همت تنها تکفل نمایند دران تاریخ
هر قدر از اجرت ذاکرهای پامنبر و روضه خوان و عمله تعبیه و شیشه گردان و خرج
قند و شکر و قهوه و تنباکو و زغال و هیزم و طعام و روشنی و سایر مایحتاج
بوده باشد بپای آن شخص نامزد مانده یک روز قبل یا بعداد امیگردانند
و بر وفق مذکور عشره محرم بسر می آرند و در خانه هر کس شیشه آلات آویختن
و گذاشتن و نصب کردن و ظروف بلور و بافتن و لایق بستن و چیدن تالار
و سقاخانه و کاشی و چینی باب طعام و نوشت و نمکدان صرف خورش و لگن و مجمعه
و سینی و خوانچه و خمره مسی و پیاله و فنجان و مجری و قهوه جوش و سماور و چاه و قهوه
و بادنگ و فرش گلیم و نمد و قالین و احرامی کتان و سایر چیزهای ضروری و گلدان

و گلاب پاش و پیه‌سوز و شمعدان موجود بوده باشد یا استعار از بزرگان
تواند گرفت مثلِ تخت و حوضِ بلغار بدست آورده بحفاظت خویش و اقربا
مهیا می کند و با جزمی ماند که تلف و برباد نشود از مردم بی بضاعت گروهی
جاروب کردن و آب پاشیدن و فرش پهن کردن و برچیدن را متکفل
می باشند و صنفی عهده کفش بردار و پیش خدمت و شربت دار و آتشپز
و ناظر و کشیکچی را سرگرم مانده امور متعلقه خود را بانجام می رسانند چون قاعدهٔ
است در صحن حسینیه بفاصله ده پانزده ذرعه آراضی پای دیوار چار طرف
طناب می کشند و در میخ های بزرگ چوبی سرهای ریسمان بسته درمیانه
صاف و خالی میدارند یک جانب آن رسن مردان پیر و نورسیده
عمر و بسمتی زنان چادر برقع بسر رو بند با آویخته بچه های شیرخواره در
بغل گرفته یا آنها با دستهٔ مادر و خواهر اجلاس می نمایند و حیاطِ درمیان را
که میدان با صفاست بر روی زمین تخت های چهار پنج ذرعه مربع بهر دو
سر مقابل یک دیگر می گذارند تا آخوند شبیه گردان جمله لعبتیه امام و زینب
و ام کلثوم را بر یکی و یزید و ابن سعد بدیگری بقانونی که خواهد بیارد
بنشانند بگرداند ایستاده دار و زیرش قایم کنند و بالا بر آرد آن ها
از کاغذ نسخهٔ از دستِ خود با ابیات مرقوم سوال و جواب را بآوازهٔ صوتِ
رنگین حسب حال بخوانند ناظران کم حوصله بچه و جوان دیر با هجوم آورده
برای دیدن و شنیدن بر روی هم نریزند و شلّغ ننمایند زمرهٔ دیگر از مردم
محله قوی دستِ چارشانه آقا چماقلو با چوب ترکهٔ انار و بید ساده جفت
فراشان میر غضب شاهی بر آمده در بند و بست آیند و روند و حاضرین
با هتمام بلیغ پردازند که با زمرهٔ زنان نیاویزند و بعضی غربا خدمت ظرف

نشستن و مجمع بر داشتن طعام و روشنی و چراغان بپای خود قرار دهند
و صاحبان و ناموران خوش سلیقهٔ روداراِیشان میزبان و مجلس آرای
مهماندار شوند و منصب ارباب پابند از هر صنف مردم چه خواننده و چه
مستمع و چه گرم کننده هنگامهٔ عزا و بکا وعده گیرند و دو سه صاحب سواد را
بضبطِ حساب دخل و خرج نامزد فرمایند و دفتر سیاههٔ جنس خرید و قیمت را
دار سند و حق القدم روضه خوان و ذاکرها و تعبیه گردان را بتعیین وقت
و تعداد مجلس قرار داده صیغهٔ ایجاب و قبول خوانند تا در ساعتِ
معهود تفره نزنند و کار خود را بسعی وافر سرانجام نمایند و دستهٔ خوش آواز
نوحه خوان و سینه زن و علم بردار قوی تنهٔ فراخ بازو و دستگزن و جریده
کش را هم در تکیهٔ خود معیّن گردانند چون امکنهٔ حسینیه در تمام ایام سال خالی می
باشد در صحن آن لنگ حمام پیچیده تون خشک می سازند و در بعضی جا
مسافران بعید الاوطان مقام و منزل می دارند لهذا هنگام قرب محرم خاکروبه
را رُفته آب و جاروب زده تالارش را فرش ملوکانه اندازند و مقابل
آن تخت راهای بزرگ در پهلوی یک دیگر چیده روی آن و سه طرف
پشت و پهلو از پارچه و غیره پوشش پر تکلف گرفته در وسطِ آن حوض بلغار
و یمین و یسار حمزه و سبو و تغار چینی و مسی بزرگ نهاده گلدانها و چیزهای
قطعه گزارده سقاخانه را بکمال زینت آرایش دهند و سامان روشنی
و حباب شیشه آویزند و قرابهٔ بیدمشک و گلاب و دستهٔ ریحان و مجمر نهند شب با
بنهایت اهتمام در چراغان و فنادیل کاغذ و شیشه روشنی نمایند و روزها
گلدسته الوان لاله و ریاحین در گلدانها و عود و مجمر نهند و بصنعت از حوض بالای
تخت فواره بلند گردانند و بعضی جا سایبان بر بر وسعت صحن تکیه که شامیانه

باشد سر لیس بکشند و بیک سو منبر سیاه پوش را و علم بہ بازوی راست و چپ عرشہ
بستہ زمین گذارند و در اطرافش بستر لایق مکان پہن نمایند و طاق ایوان ہای
بدنہ را ہر یکی از تجار معارف باشال ترمہ و آئینہ و تصاویر و اشیای قطعہ مال
خود یا مستعار آئینہ بندی و زینت کردہ قرارگاہ خانوادہ خود سازند ہرگاہ جای
بلند باشد تخت چیدہ رویش سامان مذکور آمادہ گردانند چون بعد شہادت
فرزند حضرت رسالت در عہد خلافت بنی امیہ و عباسیان میان این امت
زمرہ مومنین بخوف ہلاکت و اتلاف ناموس و عزت رسم تعزیہ داری علانیہ
نمی توانستند ادا نمود بگوشہ خلوت باجمعی درست عہد و پیمان و در پردی اغیار
ملت بستہ بر فرش مصیبت نشستہ ذکر اہلبیت برای بکا و رقت برپا می کردند
لہذا مدت این طریقہ مخفی دستور ماند یکی از اکابر فقرای صوفیہ بکتاش
نام در ملک روم و ایران مریدان وافر بہم رسانیدہ روشناس قیصر و
امرای ہر کشور و بزرگان مرز بوم عراقین گردیدہ از مزید محبت اولاد شاہ
ولایت خواست بنای ماتم و تعزیت را در مردم آشکار اگرداند از پادشاہ
و سرکار و زرا رخصت گرفت تا کسی مزاحم و مخل نبودہ آزار نرساند ہرگاہ فرمان
اجازت یافت در تکیہ خود کہ اسباب فقیری از پوست تخت و نفیر و منتشا و کلاہ
چار ترک و قلاب و تسمہ کمربند و رشتہ حمایل گردن و شانہ در اطراف دیوار
و در آویختہ و از قدیم میخ کوب بود برای نمایش اضافہ کردہ ہر روز و شب
باجمع ہو اخواہان مجلس نالہ و فغان برپا داشتہ بطور ذکر یا ہوی فقرا و دستور
مناجات باآوازہ مقامات غنا حالات مصائب سید الشہدا علیہ التحیۃ
والثنا را نظم و نثر می خواندہ ہمان رویہ را ذاکر ہا فرا گرفتہ سر مشق کار خود
قرار دادند بنابران حسینیہ را کہ عبارت از عمارت عزاخانہ ست ہرگاہ

باسباب و آلات زینت و بستند مطابق موسوم اول تکیه گویند و اقسام
خواندگی روضه هم از آن طور بنای فقیر مرادف و مطابق مروج می باشد
اول محرم علی الصباح دسته ذاکر با جنیبه آمده پای منبر حلقه زده اخوند مرسل
با دمساز خود بزینه تکیه داده شروع ذکر نموده حضرات مقابل همکشی میکردند
از صدای واشهیدا و واحسینا همه مردم باخبر شده در تکیه رو آوردند اکابر
ذوی عزت در تالار و اوساط ناس بجوانب منبر پائین و بالا جا گرفته چون ذکر
قریب اتمام رسید ملای روضه خوان با رفقا و بچه های شاگرد از دروازه
سر بر آورده با وقار و تمکین راه پیموده جای مرسل نشست جفت نقل خوش
آواز بر پله منبر ردیف قرار گرفته نوحه خواندند بعد از آن دیگری بالا رفته
واقعات نظم ملا مقبل را و عقب او یکی دیگر بند ترجیع ملا محتشم و دنبالش
پیش خوان حدیث و روایت نظم و نثر عربی و فارسی شعر مصایب سید الشهدا
علیه السلام خوانده زیر آمدند بالادست همگی ملا عبد الغنی کاشانی بر عرشه منبر
مسند جلوس فرموده دور آمد کرده ذاکر با همکشی نمودند اخوند از تقریر دلپذیر
و آواز خوش زود بند استادی در اوج و حضیض سر رشته موسیقی دم خود را
گرم ساخته خروش گریه و ناله از حاضرین بر آورد و تعدد بکای عجم را در فرنگ
نیست اشکباری و رقت بی صدا و بند عادت دارند مگر در حالت بیخودی بیهوش
می آیند در اثنای خواندگی مقدمات روضه و سوز و گداز پیش خدمت با
مجمعه بر دست آورده دیگری قهوه و جوش بر داشته داخل تالار حضار
مجلس شده همه را قهوه دادند بعد ختم روضه خوانی و نوحه [illegible]
سلام شربت قسمت کردند در این اثنای مدت [illegible] تمام شده [illegible]
و بیهوده اند اختند دسته تعزیه گردان با [illegible]
[illegible]

مجلس با آوازهٔ مختلف سوال وجواب خواندند سرگذشت زد و خورد
جنگ وشهادت وتاراج خیمه واسیری عترتِ طاهره وسرگذشت دربار
ابن زیاد ویزید هرچه درتجویز بانی قرار بود به نظر حاضران درآمد
خلق پراگنده شدند جمعی صف زده نوحه خوانی وسینه زنی مفرط
کردند وآخر روز وشب دستهٔ دیگر از محلاتِ خارج آمده علَم برنجی کار
منبّت ریخته خیلی کلان که دستهٔ چوبی آن کلفت وسنگین وشال ترمه
کشمیر وخلیل خانی آویخته بود بر روی شانه وسر دندان وپیشانی
گرفته چار دور بجلوه در آورده سر صف ایستاده جمله قطار کشیده
نوحه خوانده چنان بر سینه میزدند که زمین می لرزید پس شربت
خورده خدا حافظ کرده رفتند یک ساعت شب گذشته شرفا
وعلما وصلحا که در جلسه شبیه وبلکه روضه هم احتیاط بکار برده شریک نبودند
حسب وعدهٔ میزبان قدم پیموده در تالار فراهم آمدند کفش برداران
پاپوش را محافظت کردند بعد از اجتماع یکی بر پا خاسته فصل مشبعی
از مصائب را باسوز وگداز واقعی بگوش حاضران رسانید گریسته
وآه وناله زده ساکت شدند موافق دستور خانه امرا قهوه وقلیان
آوردند وباز گردانیده خدام دیگر آفتابه لگن وسفره آورده
اول نان زمین نهاده مجمعه چیدند پس از خوردن ودست شستن
همگی بمنازل خود رفتند رسم الطعام مجالس عزاداری دههٔ عاشورا
بلکه بعضی جا عشرهٔ آخر صفر همین است که مذکور شد وانچه از خورش
مشار الیهم باز ماند عمله خدمت شکم سیر شدند وزیادتی را به فقرا
سائل بکف دادند که برای قوتِ عیال بردارد ودور هر خوان

یک بشقاب پلاو دوری قیمه چلاو خواه چلاو خورش گزر وغیره و پیاله آش
خواه بورانی با قاشق چوبی و پیاله ترشی هم قاشق خوری پیش و کاسه های
دوغ و آب قند با افشره پارچهٔ بزرگ یخ و قاشق افکنده و
دو قاش خربوزه خواه نصف هندوانه و نمکدان میان هر دو کس
روبرو نمایند خانهٔ مردم نادار قدری ازین سبک تر می شود
پلاؤ موقوف و بجای آب قند سرکه شیره دهند به همین وضع
ده شب بسر آید در ماه ذیحجه یک اسب نجیب گلگون یا کهر یا سرخان
یا سمند نجدی نژاد را دست آموز گردش مجامع خلایق و متحمل هائے
و هوی مردمان و از جست و خیز هموار نموده برای ساختن شبیه ذوالجناح
آماده نمایند در ایام عاشورا هفتم و هشتم و نهم در روز و شب و هم
آن اسب را زین بسته یراق زده کلاه خود فولادی بقربوس نهاده
زره تنگ حلقه بالایش انداخته یکوجب خواه کمتر تیرهای سوفار
دار بریده با سریشم بروی کفل و گردن و سینه و شکم چنان نصب گردانند
که ناظران دانند در بدنش فرو شده و علامت زخم نیزه و شمشیر ساخته
رنگ بقم بر سر و کاکل و یال و همه جسم او تا دم پاشیده لجام پاره
بسرش افگنده میراخور و مهتر غاشیه بر دوش افسارش گرفته
قدم آهسته برداشته بنابر اسباب رقت و بکا آورند و پیش رویش
جریدهٔ فولادی و چهل گیسو که عبارت ازان نشان هاست. یکی
جریده که در اول اسباب شهدا بچوب بسته برای خونخواهی
عترت خیر الوری و دعوت طالبان الثار ازاء الحسین پیشروی خلایق
مجاهدین دین می برند درین زمان بصورت جباب و صله های جداجه

ساخته بیک دیگر پیوسته چادر مرتب کرده بدستهٔ بلند آویخته
در عزاخانه گردانند و گذارند و چهل گیسو عبارت از علامت خروج
دُرّة الصدف بنت عبید الله حلبی می باشد چنان حکایت شده که
چون سرهای شهداد اسرای کربلا را بجوالی صنعای یمن خواه حلب آوردند
محبان آن دیار حال مصیبت شنیده و دیده قرین آه و فغان گردیده
از تحریص و ترغیب دُرّة الصدف بلوازم عزا ماتم به چهل دختر اشراف
و بنات عم او گیسوی خود بریده بعَلَم آویخته و رهواداری اهلبیت
قدم بمعرکه جهاد زدند و مردان بسیار بر فافت ایشان و حمایت
اهل حرم بر اعدا حمله کرده شهید شدند آن علامت غمگساری میان زمرهٔ
سوگواران ایشان دینداری برسم یادگار مانده اکنون از موی گوسفند
و ابریشم مشکی بصورت گیسو بافته باطراف چوبی مدور نصب کرده
آویخته سرچوب دستی زده باقسام عَلَم بر وارند و هنگام ماتم گردش
دهند این هر دو نشان مذکور با دستهٔ سنگ زن و نوحه خوان
جلو و دو ر اسپ گرفته بهر محله و حسینیه رو نهاده داد سینه زنی داده
زن و مرد را بگریه و شیون آورند در تکیهٔ شاهی این مرکب شبیه اسپ
بی صاحب امام حسین علیه السلام را با تزک هرچه تصور باشد آراسته
می آرند در تمام شب دهم محرم از شام تا سحر استراحت و آرام و خواب
بر خود حرام گردانند جوق جوق جوان و پیر و طفل صغیر عَلَم و عَلَمدار موصوف
را همراه گرفته نوبة بنوبة در حسینیه های شهر گردش نمایند و هر جاکه
راه و رسم آشنائی دارند رفته نوحه خوانده سینه زده قلیان کشیده
قهوه و شربت خورده جای دیگر بروند و آنهای دیگر با دسته و عَلَم

خود شان در تکیه ایشان قدم رنجه فرمایند و میزبان های اینها رسم
مهمانداری ادا نمایند درین شب و روز یکلی بازار و دوکان بند و د
شده هیچ چه خوردنی و پوشیدنی بدست نیاید در ایران دهم ماه عزاد
ماتم را روز تیغ گویند زیرا که هزاران مخلوق الهی از پاکی و لاک دو بر
فرق سر مثل حلقه کلاه و عرقچین خط کشند تا سر تیغ فرو شده و خون پس
دید و اطراف گردن و روی شان چکیده منجمد شود و بعضی بر صدر سینه
حجامت نمایند تا زخم و خراشیده و گشته بران دست ماتم زنند بیشتر مجروح
گردد این فعل را هوا داری سرور دین پندارند تا امکان در عزا
داری امام مبین خود را معاف نگزارند یوم عشره و رحسینیه بلاد عجم
هیچ خبری نباشد مگر روبروی شاه و حاکم هر شهر که سایر خلایق ازدحام
نمایند و دستگاه شبیه بزرگ از برآمدن امام حسین علیه السلام با سواری
عماری و کجاوهٔ اهل حرم و لشکر و فرزند و برادر و بنی عم و سوار و پیادهٔ انصار
جانب کربلا و بلین راه برخوردن حرّ با سپاه اعدا آنحضرت سید الشهدا او
عنان گرفته کشیدن طرف ارض ماریه و پلی و پلی هجوم سپاه میشوم
و مقاتله صحابه و شهادت یک یک بیگانه و یگانه تا جدا شدن سر اقدس
و پامالی نعشهای عترت طاهره و اسیری اهلبیت رسول که این هنگامه
از طلوع آفتاب تا عصر روز ختم شود خلاصه این که در حسینیه شاهی
این قدر علاوه دیدم تالارش سر میدان توپخانه بسمت قبله واقع بود
آن را سیاه پوش کرده و بر برش خیمه سیاه بزرگ زده زیرش
فرش گسترده و جابجا منبر نهاده و مقابل تخت چیده سقاخانه بستند
وقت ظهر روضه خوانی و عقب آن شبیه گردانی می شد شربت قند مردم

می دادند و عصر جمله ذاکر در وضه خوان و تعبیه گردان اندرون دیوانخانه
می رفتند شاه در اروسی پهلوی تالار می نشست و خواص مقرب و
معدودی شاهزاده بگوشه و کنار جای گرفتند سماعت خوندگی و مشاهده
شبیه گردانی می نمودند هنگام شام فراغت یافته بر می گشتند روز عاشورا
چنانچه مذکور شد وقت صبح شاه از حرم محزون و پرغم بر آمده در نشیمن
بالای دروازهٔ علی قاپی جلوس کرده شبیه بزرگ مقابل نظرش آمده
ملا ابراهیم و علی کندی شبیه امام و زینب خاتون شده از روی نسخه های
خود ابیات بآوازه خوانده در حاضران گریه و فغان راه انداختند
و بعد از تمام آن گروه مردم تیغ لبسر و سینه زده روی خراشیده پیش
آمده نوحه خوانی و سینه زنی برز در نمودند اطراف میدان هزاران
مردم شهر و رعیت و نوکر باب فراهم بودند آن روز مانع حاجب احدیرا
دورباش نمی گفتند در عزا و آلام مصیبت سید الشهدا بیخود می شدند
پس از برخواست از بزم تعزیت در تکایای محلات برگشته نمیدانم چه وقت
به فکر غسل و شست و شوی خون پرداختند اما گروهی برای خواندن
زیارت بصحرا رفته عصر تنگ مراجعت نموده فاقه شکنی کردند همگی گریبان
قبا و پیراهن گشاده بعضی بخیه دریده سر آستین بالا زده سر و پای برهنه
هر گاه بهم می رسیدند همدیگر را خطاب می کردند یا لَیتَنی کُنتُ مَعَهُم فَاَفُوزَ فَوزاً
عَظِیماً و بر داشتن سامان حنابندی و تابوت و اساس علم و جریده و خوردن
ماحضر شیر مال و پنیر و کباب و پختن حلوا و گذاشتن در عزاخانه و تناول
حریسه عدس و چلاو یوم عاشر رسم نیست و نواختن دهل و نقاره و دیگر
سازها بدعت دانند راقم را حالات ایران به نظر اجمال عیان گردیده

زیرا که مسافر بوده در پای تخت که اتفاق سکونت زیاده شد بیشتر
دوست بهم رسیدند پیر مردی زنده دلی در میان ما جوانان باظهار
سلوک قدم می پیمود گوش هوش نا تجربه کاران را به نقلهای سودمند
پادشاهان و امرا و علما و رعیت وا می نمود قایل حُبُّ الشیٔ یُعمی و یُصِم مراد
اینکه محبت و رغبت هر چیز از ماسوایش کور و کر نماید یعنی غیر او را نمی بیند
و جز سخن محبوب حرف دیگر نشنود چنانچه هر که طالب دنیا و مزید دولت را
جویا باشد روز و شب در تمنای ثروت و حکومت تخم سعی بمزرعه آکل می پاشد
تمامی جنس دین و ایمان را بیک جو نقد طلا و نقره می فروشد و از نعمات
ابدی آخرت و اجر حسنات دیده و دانسته چشم می پوشد و در پای جد و جهد
حلال و حرام آنچه بدست آید سر و جان می بازد و از ملامت زبان
خلایق و عقوبت ابدی خالق هرگز بخوف نمی پردازد ارباب نکبت
سرای بی بقا و مشرف کارخانهٔ قرین فنا باب ریا و مکر و فریب و
کذب و بهتان و ظلم و بخل و حسد و عناد و تکبر و بدگوئی و عیب جوئی
و ایذای مردم کشوده در بند حیا و غیرت و انصاف و مروت و
عفو و رحمت و امانت و حمیت و جود و همت و خلق و محبت و احسان
و جوان مردی بکلی نموده اگر روزه می گیرد بنا بر نمایش و کمی صرف
و هضم طعام لقمهٔ مشتبه الحرام ست و هر گاه بر پا نماز می خواند از نیت
افزایش اعتبار نام در شب بیداری و زنده داری مرادش
آوازهٔ اشتهار آفاق ست و بواسطهٔ قیام در صف سلام و
قعود بساط بزرگان تهجد و اشراق چون بطواف کعبه احرام عمره
و مناسک فساد مرده بندد و بجهت فضیلت لقب حاجی که مردم امانت

سپارند ساعی می شود صورت خود را مقدس و پرهیزگار
و عابد و زاہد ظاہر نماید تا بسیرت و باطن منافق
دست ہوس بفراہمی ذخایر کشاید + لکۂ سیاہ داغ
پیشانی مانند پینہ پای شتر بہم رساند کہ از مظنہ نیک
اہل یقین بعلامت کثرت سجود نقود وجوہ خیرات ستاند
عمامہ بزرگ را بسلسلہ تعلقات نفسانی تحت الحنک آویزد
کہ برضای سروران ملک گردن بیچارگان در طناب
مواخذہ پیچد بعلت تسخیر اولیای دولت دبسیاری اوراد
وظایف مشغول ماند و قرأت کتاب اللہ بنابر حفظ منصب
ابر و بطمع عدالت و امامت خواند معالم فروع و اصول
از کتاب خدا و سنت رسول منقول و معقول زیر جاق
نماید تا موافق رضای طبع امیدگاہ حرام را حلال
و امر را نہی منکر مدلول بجواز الفا فرماید پیوستہ رشتۂ سبحہ را
بسر رشتہ دام تذویر در کف گرفتہ بہ نظر مردم ظاہر بین
بگرداند و برای گول خوردن عوام از افسون آن افعی قلابی
مثل نشخوار کردن بزلب حیلہ و مکر جنباند سجادہ مصلا را مدام
زیر بغل خادم ہمراہ خود ملازم کند و ہر جا مجمع نمایش
یابد باقتدای قبول نظر حاکم نماز را بکمر زند صاف و صادق
و امین صاحب دیانت قاضی و مفتی معروف شود کہ برای ایصال
زر ناحق از بندگان خدا الخزانہ جابر وجوہ باطلہ نوشتہ در
صدد مطالبہ رود و باندیشۂ زوال نعمت و جاہ از درخانہ

وزیر و پادشاه اقبال نهب و امر اهل الله اهل الله نماید
و تیغ عاجزکشی از غلاف بی رحمی برآورده دست بخون
مظلومان بی گناه آلاید این وصف الحال کسانی ست که سابق
و لاحق تقرب امرا راجو یا ده بتحصیل عمل سلطان دست بدعا
و در فکر و اندیشهٔ اقتدار درجه بالا بوده اند و ناطق تحسین
امور ظلمه در طغیان جور و عدوان مانده امید ترقی قرابت
علیا نموده مطابق سرشت جبلی این جمع ست بیان ابنای جنس
ایشان بد ور خلفا نخعی روایت کرد روزی بعزم ملاقات فتح
ابن هامان بخانه اش رفتم و مقابلش رسیده و سلام کرده
به قرب بساط جا گرفتم برغبت تمام برابر دسترخوان نشسته انواع
خورش رنگین چیده چاشت می خورد مرا خوش باش زده
رسم تعارف بجا آورد منهم قصد داشتم که سر اشتها در تناول طعام
با او شریک و هم کاسه و هم پیاله شوم ناگاه بخاطرم آمد که این
ماه صیام و روز هم هنگام قریب ظهر ست عذر آوردم که ببخشید
من روزه دارم و شما را خبر باشد چه ناخوشی دارید که بسبب ابتلای
آن مرض امساک نکرده آید جواب داد هیچ بیماری عارض نیست
که مفطر صوم باشد پرسیدم پس باعث ترک واجب چیست گفت بگذار
چیز بخورم فارغ شوم تا وجه نگرفتن روزه و دست بر دار شدن از جمیع
عبادات و سایر فرائض و مستحبات برایت حکایت نمایم من انتظار ماندم
تا از خوردن نعمات لذیذه سیر گردیده جام شراب ارغوانی سر کشیده راست
شده و دست شسته بر ریش و سبیل مالیده گفت مستمع باش که من بدرگاه

خلیفهٔ عباسی قرب و منزلت عظیم داشتم و حسب دلخواه سر خود را در
پای خدمت و طاعت می گذاشتم یک شب حاجب او به طلب آمد
دق الباب کرد پرسیدم تو کیستی آواز داد برخیز بیا خلیفه ترا همین
ساعت احضار فرموده من از واهمه جان برخاسته غسل کرده کفن
پوشیده و بالایش لباس دربار در بر آراسته رفته برابرش رسیده سلام
نموده ایستاده دیدم در خلوت نشسته شمشیر برهنه روبرویش نهاده بعد زمانی
سر بر آورده پرسید ای فلان مدتیست که ما بنقد احسان و انواع کرامت
و اعزاز ترا پرورش می کنیم اکنون تو در سرانجام مهام خاطر ما بچه مرتبه مستعد
و سرگرم می باشی عرض داشتم از مال و جان دریغ ندارم و بر خط فرمان
واجب الاذعان گردن می گذارم اجازت داد مرخص شو برو چون برگشته
آمده لحظهٔ متوقف شده فی الجمله آرام گرفتم باز خادم مثل پیک اجل معلق
رسیده مرا صدا زد که امیر می طلبد زود بشتاب در انتظارت می باشد
من همراه او دویدم تا بساحت ملازمت بهره ور گردیدم دیدم همان
صورت قهر و غضب تیغ عریان مقابل نهاده جالس مجلس فکر و اندیشه
بوده بطرفم مخاطب شد فلانی در بجا آوری امور خواهش دل ما بچه مرتبه
انقیاد خوشی ما را منظور داری گفتم از مال و جان و عیال مضایقه
نخواهم نمود این سخن شنیده رخصت انصراف بخشید بکلبهٔ احزان
مراجعت کردم پس از چند دقیقه دیگر باره همان سرهنگ آمده
پیام آورد پاشو بیا خلافت پناه باحضار تو فرمان داده
برخاسته ردیف او راه پیمودم هرگاه مقابل آن سطوت و
صولت دستگاه باریاب شدم دیدم همان وضع سابق و ساده نشین تشویش

انجام کارست سر برآورده رو بمن نمود بازانچه حرف اولش بوده
اعاده وتکرار فرمود جوابدادم از مال وجان وعیال وایمان کوتاهی
نمیکنم وبتوقع قرب ومنزلت دربارت وطمع منصب امارت نقش فنا
فے الامر میزنم خوشنود شده لب تبسم بمرحبا کشوده گفت این شمشیر بگیر
وهمپای خادم برو بانچه ترا مامور کند از جان بکوش وخلعت رضا
ووفاے بیعت مابپوش من بمعیت او رفتم بدر حجره زندان آمده قفل را
باز کرده حلقهٔ طاعت ارباب سیاست جبین نمود که اینهارا بردار و
از تیغ قهر وجبر سر همه از تن جدا گردان دیدم چهل کس از سادات
بنی فاطمه اولاد نبی وعلی علیهما السلام همگی نورانی چهره بے شبه ونظیر
بعمرهاے طفل وجوان وپیر مقید بطوق وزنجیر بودند یک یک را
بدست جور وجفا کشیده بیرون مے آوردم ودر صحن سرای استرضاے
خلیفه گردن میزدم چون نوبت بسید ریش سفید کهن سال کوزه پشت
رسید رو بجانب آسمان برداشته فریاد کشید خداوندا تو شاهد
وحاضر برحال بیگناه ما بیچاره وتباه ناظری که این ظالم سفاک عترت
طاهرهٔ سید لولاک را میکشد داد مظلومان غریب الاوطان ذرّیهٔ رسول بستان
ودر دنیا وآخرت بعذاب نیران موصول گردان بسماعت کلمات مناجات
آن بزرگ لرزه در بدنم ساری واز مشاهدهٔ حالش سرشک
دیده ام جاری گشت - لاکن بمتابعت اشارت اولوا الامر مملکت
وبشارت تزاید جاه ومنزلت ونگاهبانی خادم موکل خلافت
التفات بزاری وعجز پیر مرد ننموده - وی ورا بشربت شیرین
شهادت کام حیاتش تر کردم از آن روز یقین واثق

دارم کہ خدا مرانے بجشد وبخون خواہی نسل پیغمبر در مواخذہ
انتقام عقبے میکشد۔ پس چرا خودرا باایام زندگانی درتکلیف روزہ
و نماز آرام ندہم۔ و از لذت دوروزہ بقاے دنیا بزحمت ترک
اکل وشرب حلال وحرام واندہم۔

راقم گوید ہرچند در عہد خلافت بنی اُمیہ وآل مروان
خونہاے سلالۂ خاندان روان و باقصے پایۂ امکان ہتک
حرمت عزیزان رسالت نمایان شدہ۔ ہزاران محبان
اہلبیت ازجان و مال پامال و ہلاک گردیدہ و باسناد تولا
و دوستی اہل حرم سربتہ دامان واذیال خاک کشیدہ۔
لاکن ظلم وتعدی عباسیان ومقربان درگاہ ستم نشان
کسانے کہ طالب رضا ومسرت خاطر اوشان بودند و تیغ
سادات کشی ازغلاف عدوان برآوردہ پیر وجوان ذریہ طاہرہ را بیجان
داوارہ ازخانمان نمودند بیان شمۂ آن درحوصلۂ تقریر و قوۂ
تحریر گنجایش ندارد میان بلاد کوچک و بزرگ عرب و عجم
بسیار مزار امام زادہ ہاے شہید نشان جور وجفاے آن
قوم شوم موجودست وعمارات دوستی وحمایت اہل ایران
نسبت بخاندان ائمہ مظلوم مشہور در مدت قریب پانصد سال
بنی عباس ومن تبعہ شان اساس ظلم چنان بروے کار آوردند کہ ہرگاہ مردم
را دشنام ناموس میدادند چندان بدرنمے بردند مگر بہ نسبت
دوستی آل محمد ونام محب علی و فاطمۂ زہرا علیہ السلام آزردہ شدہ بخانہ قاضی
رفتہ استغاثہ اجراے حد قذف دائر میکردند درشہر بغداد کہنہ در دیوار شکستہ

خراب ایستاده گواهی میدهند که زن و مرد خیر البریه را دران خانها بگل وخشت هلاک زنده زنده چیده اند ناچاران غریبان مخفی و پنهان از اوطانِ خود بکوه و بیابان ایران و توران و تاتار و هندوستان پناه بردند و تبدیل صورت ولباس وملت کرده در وصلت باغیر کفو بخوف درجا ایام حیات بسر آوردند هنوز ذرّیت آن طائفه بورطهٔ کمین آستین بالازده دامن بآزار محبان مے افرازند۔ و در تمهید سیاست پیش حکام بگرفتاری آزادگان وابستهٔ سر و دین نرد خصومت و عدوان مے بازند توضیح این اجمال و تشریح افعال وخصال ابنائے زمان که عمال تزویر و مکائد آن طائفه اند در خاتمهٔ کتاب بزبان خامه صدق مقال خواهم داد۔ هرکه در دنیا متصدی جور و تعدّی میشود از جانب مظلومان بکلام سعدی مخاطب ست

شعر

دورانِ بقا چو بادِ صحرا بگذشت | تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
پنداشت ستمگر که جفا بر ما کرد | بر گردن او بماند بر ما بگذشت

و آنکه آزارِ خلایق روا میدارد نزد ارباب حقائق ابدی و سرمدی معاتب وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ بارے دانا داند که در جهان وجود هر موجود را نابود شدن لازم و یک یک ممکن را پیمودن راهِ عدم متحتم ست۔ درین عالم فانی آدم را بقای جاودانی محال۔ و اسباب حکمرانی دنیا حباب سا قرین زوال ما حصل پیدائش انسان که مادهٔ عقل و تمیز دارد۔ سه چیز باشد اگر بحسب سعادت و سامان عقبی دست دهد اول نیکو معاش و آن قناعت

میسر نشود چنانکه در حکایت ملاقات عالمگیر با فقیر گذشت - دوم
عمل مورث راحت آخرت وان بدون خشیت و خوف باری بهم نرسد
نوعے که در بیان عورت بنی اسرائیل مرقوم گشت - سوم ناموری
در حیات و بعد ممات وان وابسته نیکوکاری و بد رفتاری ست
وا ینمعنے بغیر مدبر از سیر و حسن سلوک ما سلف صورت نه بندد.
چنانچه در تذکره قاآن تولی خان و آقا محمد خان گفته شد - برای
عرفان همین مضمون کتب اخلاق مشحون اند لاکن زمرۂ اسافل
و اراذل ناس و فرقۂ درماندۂ نان و لباس داخل آدم حساب
نشده اند زیراکه از واقعه زیست و ساخۂ مرگ آنها همسایه را خبر
هم نے شود تا چه رسد بحرف گذران شان که بر زبان قلم آید -

شعر

بس گرسنه خفت کس ندانست که کیست　　بس جان بلب آمد که برا وکس نگریست

پس در کنایه و صراحة روی خطاب بسوے ارباب جاهٔ دولت
ست - عقلا گفته اند دو گروه مورد ملامت اند - و پابند حسرت
و ندامت آنکه دانست و نکرد مثل عالم بے عمل و هرکه داشت و
گذاشت مانند توانگر لئیم **فرد**

عزیزان لذت دنیا کسے برد　　که هم پوشید و هم بخشید و هم خورد

باری منصب نامداری در جهان کامگاری نصیب زمرۂ ثروت و مکنت شهریاریست (گردد)
سعدیا مرد نکو نام نمیرد هرگز　　مرده آنست که نامش به نیکوئی نبرند

موجب نام کافه انام مختلف و اقسام دانسته اند بجهت حاکم از پادشاه تا
کدخدا عدالت و نصفت و بنابر توانگر مالدار جود و سخاوت بعهدهٔ سردار

وسپاہی قوت و شجاعت نفقرا منصب توکل حلم و قناعت برای رؤسا
و امرا ابنای عمارت از کاروانسرا و چاہ و پل در گذرگاہ خلقت واز بہر
عالم و فقیہ تصنیف کتاب ہدایت و عمل سعادت ارباب انشا را تدوین
نظم و نثر کار آمد او باد طبیب را نسخۂ معالجہ مفید مرضا کہ بوساطت این امور
مسطور تذکرۂ خیر شان بزبان جمہور تا ظہور یوم نشور جاری و مشہور خواہد ماند
و سوای آن ہرگاہ حشمت و رفعت قیصر و فغفور و ہنر و کمال موفور بودہ
باشد باندک مرور دہور از صفحۂ خاطر جہانیان سترده و مستور میگردد

قطعہ

زندہ ست نام فرخ نوشیروان بعدل گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند
خیری کن ای فلان و غنیمت شمار عمر زان پیشتر کہ بانگ بر آید فلان نماند
بس نامور بزیر زمین دفن کردہ اند کز ہستیش بروی زمین یک نشان نماند

از غربا ہر کس فنون علم و ہنر کسب میکند بدست طلب بر در ہمت صاحبان
درم و کرم حلقۂ امید میزند اگر بہرہ دید قطعہ محامد میخواند و ہرگاہ محروم گردید
زبان حالش بہجا گویا میگرداند۔ خاقان جنت مکان مے گفت
از پنج شین بترسید و برعایت دل شان برسید۔ شاہ و
شحنہ و شاعر و شیر و شمشیر۔ پس طائفہ بزرگان را واجب شد کہ
بصفات حسنات بذل اموال و صدق مقال و عفت اذیال و
قدر ہنر و کمال و تفقد شکستہ حال و نصفت در انفصال شعار نمایند۔
و از بخل و مکر و دروغ و ظلم و خلف عہد و طمع در مال
مردم و نخوت و فساد و ننگ و عار منافی ناموس اقتدار پنہان و آشکار
اجتناب و کنار فرمایند بحرف خوش آمد گویان حضور در تصور غلط ہرگز نیایند و بعالم

خیال ہم راہ بدسلوکی نہ پیمایند کہ از تمہید پوشیدہ و راز مخفی ناشنیدہ
ما احدے پے نخواہد برد و ہرچہ بگوئیم و بکنیم خاطر کس نتواند بکنہ
آن برخورد مصرع نہان کے ماند آن رازے کز و سازند محفلہا۔
صاحب تجربہ را باید اندیشہ و فکر در ہر کار بکر نماید کہ سرایر حکام
ماضی با وجود اہتمام در اخفاد انصرام خلوتہا چگونہ آشکارا و ہویدا
شدہ واز پردۂ حفاظت عیب سیرت انہا چہ طور بعرصہ بروز برآمدہ
کہ تا انقراض دنیا در افسانہ ہا خواندہ اند و نقلش نقل مجلسہا ماندہ۔
فرد۔ پندگیر از حکایت دگران تا نگیرند دیگران ز تو پند۔
ہان اگر تقلید قاضی بے عار ہر کرا خوشگوار باشد مرفوع القلم
روزگار ست گویند یکی از قضات در شہری صاحب اسم و رسم
جاہ و جلال بود روزے باندرون حرم در آمدہ دختر جوان
خود را بحسن و جمال مشاہدہ نمود باغواے نفس امارہ دلش
براو مائل گردید لاکن بلحاظ رسوائی دست خرد بایل چندروز
در خیال تدبیر مطالب گذرانید تا آنکہ شیطان وسوسۂ شوق را
بخاطرش غالب گردانید و صلۂ پارچہ ناجنس را پیش روی سینہ
دوختہ میان مردم برآمد ہر کہ دم راہ برمیخوردمی پرسید خیر ست
این پیوند نا قلا از چہ بابت زدہ اید میگفت فلان سبب طاری گردید
مردم تا شب امان نداوند و ہر تازہ وارد لامحالہ آن تکہ پارچہ را دیدہ
باعث دوختن را می پرسید صباح آن کسانیکہ روز اول و دوم سوال کردہ بودند التفات
نمودند مگر اشخاص دیگر کہ جدید میرسیدند البتہ حالش می پرسیدند چون براین منوال ہفتہ گذشت
مردم را بدریافت چگونگی آگاہی گشت بعد ازان کسے متعرض نشدہ

زبان خلائق از تذکرهٔ مقال بازمانده حضرت دانشمند علامی و علایک جناب
قضا دستگاه فهامی دانست که هر امر تازه واقع بین الناس چند روز در
اوائل ظهور ذکرش میان جمهور مشهور میگردد پس از انقضاے دهور احدی
در پے جستجوے رود و حرف بیان آنرا فراموش میکند وصف الحال عیب و
صواب ور اندک مدت از افواه اہل خرد و ہوش فروے نشیند۔ منهم
بذریعه این عمل چند صباح بخاطر انام یادگار زبان گشته از خورده گیری
عیب جویان محفوظ و برکنار خواهم شد باین توطیهٔ نادرست آستین عشق
دختر بالا زده هر طور خواست تاهم فیها خالدون فرو کرد فرد
گلیم بخت کسے را که بافتند سیاه   بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد
بنظر بینا هویداست عوام شب و روز بجستجوے کار خواص اند و در اندک
لغزش بزرگان روگردان راه اخلاص مے شوند ارباب اقتدار
ناچار اگر از شر وساوس امان نیابند خصلتی که پرده دار ذلت و
رسوائی روزگار ست اختیار نمایند از حکیمی پرسیدند عیبی که مجموع
هنرها بدو مخفی است کدام باشد جواب داد بخل سوال کردند هنری که تمامی
عیبها را بپوشد چیست گفت سخاوت چنانچه مرغ وحشی را بدام و دانه رام توان
نمود آدمی را باحسان و انعام صید و بنده توان کرد در خبر آمده که سخاوت درخت
در ساحت بهشت بتحقیق نهالیست برکنار جویبار خوشنودی الهی معبود حرم بهشت
رسته شاخ او در سرافرازی با علی علیین عنبر سرشت پیوسته
شگوفه او نیکنامی دنیاست و میوه اش کرامت عقبے فرد این سخا
شاخی ست از باغ بهشت۔ وای کین این شاخ را از کف بهشت۔ کودکان مکتب برای بازی
خود معلم ملکوت که هنوز بحد بلوغ موت نرسیده اند فرض است لوح بیان چگونگی فراهم آ

دپیران ولیسہ برابر نظر گذارند وصفحہ ذکر بر آزندگی فریدون و کیخسرو بنا برازبر
نمودن برآرند نظم

فریدون فرخ فرشتہ نبود ز مشک وز عنبر سرشتہ نبود
ز داد و دہش یافت آن نیکوئی تو داد دہش کن فریدون توئی

حرص ذخائر مال موجب وبال ونکال دبذل درہم و دینار اگر پیدا گردد سبب
ابقائے مدح در حال و مآل ست چنانکہ گفتہ اند۔ بیت

شرف مرد بجود ست وکرامت بسجود وانکہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود

صفات آل برامکہ عرب وخانخانان ہند را سیرت ذات گردانند و
حکایات بخل سلطان محمود شاہ غزنین وخدعہ اورنگ زیب اصفات
عبرت خوانند فرد

گوہر پاک بباید کہ شود قابل فیض ورنہ ہر سنگ و گلی لولو و مرجان نشود

صد حیف کہ نقود سیم وزر بمحنت روزگار فراہم آورند وبار وزر و وبال بر شانہ
جاہ وحشم گذارند دم مردن بہزار حسرت خزائن را نہادہ دست خالی بخاک
روند وروز حساب در جرگۂ قارون وزمرۂ بخل وامساک شمردہ شوند از وعید این
آیہ بترسند وبتدارک مناسب حکم منصوص برسند۔ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ابنائے زمان وعظمائے جہان باقتضای گردش
دوران چشم وزبان وگوش وہوش دست ودل شان باہم مغائر
ودر قول وفعل شان تخالف عہد ومواثیق ظاہر وباہر روی غیرت
وحیا نیست وبوی وفا ومروت نہ ہرگاہ محل عطا وہمت باشد قحبہ و
قرمساق بہرہ یابند واگر بساط بذل ونعمت گسترند ملکرامان را کامیاب فرمایند۔ بیت

عطاے بزرگان جوا بر بہار ببارد بجائے کہ ناید بکار رشؔ
درمقام موقع جود وسخا باخدا برآمدہ کلام ربانی را شاہد منع آورند وبصندوق
خانہ زہد وتقوے رفتہ مہر وَلَا تُسْرِفُوْا وَلَا تُبَذِّرْ بسرکیسۂ جیب
خاص زنند اعانت اہل توقع از سادات ومؤمنین وشعرا بصیغہ
وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ شمرند وتحبت اسراف و
تبذیر اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنَ - درفعل حرمت
برند - گویند مال رامفت دادن علامت بلادت وبیخردی ومطلب خود
بوعدہ وامید از مردم برآوردن کارِ فراست وجودت سرمدیست
کہ از کردار اشرف انبیا درصلۂ شعرا کہ صد وچہار صد شتر می بخشید
رم نمایند وسند وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ بمنع کرم قطار فرمایند
اطوار ناہنجار شان بدان ماند کہ مرد بے نماز را ملامت کردند چرا
فریضہ ادا نمیکنی جواب داد باحکام قرآن پابند ہستم کہ خدا فرمود -
وَلَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ مردم شماتت نمودند نادرست پیشتر از ان
اَنْتُمْ سُكَارٰى - بجوان گفت عمل بیک کلمۂ ارشاد الٰہی ہم در طاعت
غنیمت ست دیگر از مناقب سلاطین وامراے جاہلین کہ ظاہر وباطن
شان باہم چون مطلع ودلحنت بیگانہ باشند آنکہ خاصیت شتر مرغ
پیدا کردہ گفتہ اند چرا پرواز نے نمائی جواب داد شترم بہوا بال نکشاید -
درشناعتش افزودند چون ست کہ بارنے کشی گفت از مرغ حالی
برنیاید وصف الحال حکام مملکت ہمین ست ہرگاہ درمعاملہ بار عیت
حصول مقاصد خود را باتباع کتاب وسنت پابند - از رؤے
دینداری گویند ربقۂ طاعت درحبل المتین اسلام بستہ ارتکاب

خلاف شریعت موجب سخط رب العزت باشد واگر منافع سرکار
بقانون عدالت انگریز بهادر شناسد نظیر رسند دهند که الناس علی
ملوکهم فرمان روایان کشور نواب گورنر و کمشنر هستند مارا در ضوابط ملکداری
پیروی آنها ضرور افتاد اما در صورت دیگر که فوائد خویش را بقواعد دستور
سابقه که اوراشد آمد نامند عنان فیصله مهمات از عنوان مذکوره بر
برگردانیده فرمایند حفظ طریقهٔ اسلاف مایهٔ برخورداری اخلاف باشد
واز تبدیل ضوابط آنها توهین واستخفاف بزرگان مے شود
و ثانی مستلزم اینمعنے میگردد هرچه میکردند خوب نبود یا حالا از انحراف
آن ترک اولی باید نمود پس زیردست بیچاره از پاے گرفت و
گیر ضرر نتواند بیرون آید و همیشه بار تاوان و خسارت گردنش را خسته
نماید بجلوس مسند شوکت خدعه و تذویر و مکر و حیله را عقل پنداشته
و بخل و امساک را لئیم طبعان بے همت انتظام نام گذاشته هرگاه
پاے غرض و سر مطلب در میان باشد۔ پس بهانه
رسم و راه خلق و محبت را پیش آورده بادسنے خلق چاپلوسی و
دلجوئی مفرط کرده رفع پرده خجالت باین عبارت گردانند

شعر

تواضع ز گردن فرازان نکوست * گدا گر تواضع کند خوی اوست

وچون سرانجام کارے و ضرورت خدمتگذاری بر طرف یابند
خدا را بنده و رسول را اشنا سا و آشنا نا شناسند هرچند عالی مرتبه
گرامی جه ذی عزت کسی بدر خانه پر حاجب و دربان مقابل نظر دون پریشان آید و کتاب
فضل حسب و نسب و خیر خواهی پیرامون بارگاه عظمت نشان کشاید هرگز روی التفات بسویش

متوجه نگردانند از قبول سلام مضائقه داشته از صف نعال هم بر آنند بنظر اهل بصیرت ظاهر است طائفه اوضاع دین و دولت و رسم و عادات اصناف ثلاثه را خراب و فاسد نمودند و بمساعی خذلان نام و سیرت و بزرگی دودمان را بخاک مذلت اندودند۔

اول سلاطین و خوانین که تربیت اولاد بنات و بنین بدست خدام نسا و رجال ارذال سپردند و ایشان در بد و تعلیم رفتار و گفتار و خصائل زشت سفله ها را شعار خود کردند از کسب کمال و تحصیل فنون فضائل محروم ماندند و از جوهر قدرشناسی و علو مراتب هنر پروری سر رشته بهم نرسانند دائم صحبت اجلاف هرزه را خواهان هستند و از اطوار پسندیده نجبا و اهل وقار و تمکین طرفی نه بستند این ملکه راسخه مورث قلت حیا و شرم و علم و حلم و رحم و مروت و سخاوت و شجاعت و حفظ ناموس گردیده از پشت کردن در جنگ عار ندارند و از کشتن هزار بیگناه پروانه دست تصرف بذیل محرمات شرعی آویزند و از مرافقت فضلا و خیر اندیشان ناصح بگریزند کارهای بد را تا دست رس نیک نمایند و راه شر و فساد و نامردی پیمایند

دوم طبقه شهریار و حکام کشور و دیار اند که به صفت خوش آمد گردانی و کذب گفتار و چاپلوسی بسیار ندیم و اهلکار شان مقرب دربار شوند۔ و هرگاه ناشائسته ایشان را بکرامات و اظهار کمالات و تائید غیبی و الهامات نسبت دهند۔ ملازمان نمک حرام خائن مستغلب نمام بد باطن مال مردم خوار ظالم مرتشی بی عصمت بحوالی بساط قرب و منزلت جا یابند و پنهانی در پی خرابی ملک و جاه و دولت بسازش اعدا بقدم کفران نعمت شتابند

برای طمع اندک منفعت خود آلاف ضر روالی مملکت وادارند و با دعاء جان نثاری
و بلا گردانی مالش خورده و برده در مهالک دنیا و آخرت مبتلا گذارند و مانیوا
تمتع نصیب مسخره و قرمساق بے عار و درجهٔ پیشکاری و منصب
مختاری نامزد مدارالمهام اراذل انام گردیده شرفاے والا گهر بقدر
و قیمت در بدر و براے نان خشک حیران و مضطر کاسهٔ گدائی بدست
مرام کشیده لابد و ناچار در ابتذال قرین ملال پیروی حال و
مقال ابناے زمان اختیار نمودند و بحسب قواعد دوروئی راه
زمرهٔ بدسگال و گندم نمائی جو فروش را پیمودند تا آنکه نوکر خیرخواه
واقعی و امین کار گذار فهمیدهٔ راست باز حقیقی مفقود گشت و سیر
ملوک مالک عدل و داد و ضوابط نیک امراے والا نژاد متروک
و نابود بهمین شیوه ناستوده خانوادهٔ سلطنت بر باد رفت
و ازین رویه نامرضیه قوم و قبیله وزارت و امارت تنزل کرد رفت
سوم مردم بے حمیت بیگانه از غیرت که در نوکری و حسن خدمت
مادر و خواهر و خاله و عمه بدر خانه امرا بوسائل کم رشند و از قربت
بی بی عفیفه که در مصاحبت بزرگان رود برامثال و اقران
ناز و اعزاز فروشند بذریعه نبات مکرمات کدخدا و باکره عهدهٔ
جبروت یابند و از رنگ پیش آمد کارشان در جلسه خلوت سبل
و بروت تابند صنفی دیگر زنان جلیله را در پرده ناپرسانی نشاینده
بحسب محبت و عشق عورات بازاری روند و از هر جا هر چه بدست
آید عیال و اطفال را محروم داشته بصرف مایحتاج ارباب نشاط آرند و حجه
مستوره از نان و نفقه محروم در شبهاے تنهائی سر بی شام زمین گذارد و روزها بانتظار و بیار

شوہر از جامۂ ہستی و رخت نیکبختی تنگ آمدہ سر بجیب غصۂ غم درآورد ناچار
از اتلاف دولت جمال و نعمت خود فکر لذات جسمانی نماید و برای پیدا کردن
یار دلدار خریدار بضاعت شادمانی دست از ناموس کشیدہ پای
رفت بکوچۂ رسوائی کشاید در مرد و زن اشراف و اجلاف رفتہ
رفتہ بصیغہ وجوب این سنت جاری گردید و در فقر و فاقہ تحمل
زحمت شاقۂ نسای انجاب را نماندہ گرمی بازار حرام کاری گشت
ہر سری بنظر خوش گذرانی از مواد سودای آشنائی شوریدہ و جنون
تعلقات زن و مرد بیگانہ در اولاد از اجداد بوراثت آبائی رسیدہ
خلاصۂ کلام این بلای سوم درجہ بکشور ہند مروجہ عاید روزگار
خاص و عام ست و در آفات اول و دوم اہل ایران را ہم
از باعث قرب و جوار بہرۂ دامنگیر ایام وجوہ خرابی ہند
یکی گرانی مہر و سنگینی کابین کہ فی مابین غربا لکھا و در امرا کروڑہا
چنانچہ شوہر از عہدۂ حق واجب ہرگز نتواند باداپردازد و ناچار از
صورت معائنہ بدی در آتش ناموافقت باید بگدازد۔
دوم وقوع عیب در افتراق بر جوع سنت طلاق کہ علماء و امرا
غربا این طریقہ انبیا را متروک فرمودند و از شیوع اخلاق
ملت حنیفہ رو تافتہ بقواعد مذہب ہنود سلوک نمودند۔
سوم اختیار غیر کفو در تزویج کہ عورات مشرکین مادر بچہ ہا
شدہ رسوم کفر خود را کم کم رواج دادند و بعادت در بنات
و بنین امور خلاف شرع و رویہ عرب و عجم مطبوع مزاج
افتادند۔ چہارم از قدیم مدار گذاران معاش برای مردم

این ملک بز ملازمت در سپاه و سائر خدمات بوده پیشهٔ هنر و مزدوری عیب مقرر شده چون سرکار پادشاه و وزیر بباد رفت فقدان نوکری همه را تباه نمود لا علاج در کثرت احتیاج نان زنان را مردان ایشان از قسم اکل میّت خورده مردند و رواج این گونه معاش را کوته اندیشان در متروکات جد و آبا مایهٔ فخر و مباحات شمردند۔
پنجم در اقالیم دیگر عریان سر و برکشاده رو گشتن و بنوکری رفتن و دوکانداری کردن عورات مرتفع و بکسب ساز و غنا و رقص و شب خوابی دست دادن بطالب جمال و وصال محال و ممتنع ست لولی و کولی و جنده و قرشمال و بازیگر و صیغه طرق بهمرسی آن نه چنان باشد که هر وقت هر جا هر طور هر کس بخواهد میسر آید ملاے محافظ واقف پیر و جوان خوب و بد ضابطهٔ عدت دارند که موافق حلت و اداے اجرت و عقد مدت از جستجو سر بدامن مراد میگذارند بیالش علاحده خواهد شد انجا میان زن و شو تا نزاع و کدورت رو آورد هر چند صاحب اولاد باشد بحضور حاکم شرع رفته طلاق میدهد خواه زوجه مستغیث شده جویاے خلع میگردد مثلاً مردست که در عمرش ده منکوحه را طلاقت گفته زن دیگر گرفته و عورت از ده شوهر افراق کرده بخانهٔ یازدهم رفته زندگانی رجال را عذب بے ضرورت و نسا را تنها سواے عدت حاکم شریعت روا نمیدارد۔
تا که احدی از شیطان بفکر فسق و فجور از پردهٔ حیا و غیرت بر نیارد هر که فعل حرام کند سرزنش اسم او را حاضر و غائب حلال دانند و آنکه مرتکب سیرت کسے شود

گریبانش را کشیده بدیوان تقاضی رسانند لاکن دریچه بازی البته عشق
مردم راه محبت امرد پرستی زنان ست واین کوچه تنگ و تاریک
بجنس محل عبور بشیتر کسان خصوصًا در زمین روم و توران بسرحد افراط
واقع و در حمام و مدارس و بازار و خانهٔ امرا و بزرگان شایع میباشد
اما خرابی اول و دوم آن خطه برگزیده عالم آنکه خواقین وسلاطین
آرام طلب عیش دوست تن پرور و خوانین واراکین بے عرصه
نفاق پیشه از صفت ملکداری بیخبر و بتجربه کشورستانی فرسنگها
دورتر بروی کار آمده رونق تخت شاهی را برباد کرده و بلاد
تخت عجم را در قبض و تصرف اعدا داده بدعوے سرم سلامت
باشد افتاده توضیح این حال و تبئین مقال آنست که انقلاب دهری
در خواص روزگار مضمر و اسباب سروری باختلاف زمان مفید
و مضر مقررست گیتی ستان باعار و ننگ را باید مدام گماشتگان
با فرهنگ برگمارد و قواعد صلح و جنگ از اقصاے روم و فرنگ
بدست آرد و پابند ضوابط سلف که مایهٔ تلف ملک و رعیت اند
نمانده همیشه راه اصلاح بلاد و رفاه عباد بقدم جد و جهد بپایان
رساند باشد مبادا خذ ما صفا و دع ما کدر هرچه برایش خوب
ست مرغوب سازد و هر بد معیوب را دور اندازد و مانند انگلیسیه
که در عیسائی مذهب گمنام ترین اقوام یورپ و ایشیه بوده
بتلاش جهان پیماے اخذ قوانین صنائع و بدائع و کشورکشائی
نموده در ترقی دولت و حشم سرآمد اهل عالم گشتند۔
و از عقل و دانش مشیر و مربی شاہان با طوع بعلم مستند نظام آشتنا نه بود

از کاخ ہستی فرانس و روس و سر دشمن برآورد و با نتظام مدبرانہ لوای تسلط
از افریقہ وامریکہ بجزایر و بنادر ختا وختن برد ہرچند بناے بادشاہی
در اولاد حضرت آدم بکشور فارس وعراق از عہد کیومرث شروع
گردید و دستور وزارت و مناصب خدم وحشم و پاسبانی رعیت
و اسباب جنگ ازانجا شیوع یافت بذریعہ این سامان و
اتفاق رائے دانشمندان بر تمامی جہان حکمران بودند و مدت سہ ہزار
و ششصد وہفتاد و چہار سال باین تفصیل اخذ باج و خراج
از شہریاران نمودند از کیومرث تا گرشاسپ حکومت پیشدادیان
دو ہزار و چہارصد و چہل و یک سال و از کیقباد تا سکندر
دولت کیانیان ہفتصد و سی و دو سال و از اردشیر بابکان تا یزدجرد
سلطنت ساسانیان پانصد و یک سال بسر آمد چون بعد
تاخت و تاراج مداین ہفت فرسخی بغداد و قصر شیرین و
کوشک زر و تخت و تاج خسروی در دور خلفاے بنی اُمیہ
و عباسیہ گذشت و زمام مہام شہریاری از دست ترکان آل بویہ
و سلجوق و دیلمیہ بکف اقتدار صفویہ واصل گشت مریدان فدائی
کہ سبب قوت و ارکان شوکت بودند کلاہ قرمز عطا کردہ بزبان
ترکی قزلباش یعنی سرخ سر خطاب فرمودند- بزور بازوے تائید
الٰہی دو صد و چہار سال سریر آرا و یازدہ تن باختلاف
سر حد در ایران فرمان روا ماندہ تدوین فنون علم حدیث و
و تفسیر و فقہ و ادب عہد آن خاندان مربی ہنرمندان از تعداد بیان بکمال رسید ہرگاہ نوبت
آرایش دیہیم بفر وجود شاہ سلطان حسین بہادر خان آمد کثرت زہد و تورع و صحبت

اہل تقوے از اسباب تمشیت سپاہ و جنگ و سیاست دیار
باز داشت انتظام جہانداری بدست ملاہا و سرداران
نازپرور غفلت شعار از حرب و پیکار ناواقف گذاشت
گرگین خان گرجی حاکم قندہار بیحسابی با نمود و از کردار
دیگر سرداران بیکاره راه فتنه و فساد برگشود اشرف و محمود
افاغنه ابدالی با جمعیت ده دوازده ہزار بسر کرمان و
اصفہان تاختند و در یک ہزار و یکصد و سی و پنج غاصب
تاج و تخت و قاتل شاه و اولاد برگشته بخت شده خون
ہزاران بیگناه روان ساخت چند سال نوبت پادشاہی
بنام خود بر بام رسوائی نواختند و بار وزر و وبال بر دوش
گرفته رو بوادی عدم شتافتند ملک شوشتر و خوزستان
و آذربایجان رومی گرفت و گیلان و تفلیس و دشت و کناره قلزم
تحت اروس و از وی اب ارس بتصرف بخارا رفت نادرشاه
گیتی پناه افشار تیغ جلادت از غلاف حمیت برکشید و باخراج
افاغنه و شکست عساکر اعادی بدست و بازوی تائید الہی اندک
مدت کوشید در تسخیر ممالک از چار طرف بسرحدات ولایات
یورش نمود و پای استیلا در قبض و تصرف خوارزم و بلخ و گرجستان
و عراق عرب از دم شمشیر خوش برش کشود پسر بزرگ خود
رضاقلی میرزا را ولیعہد گذاشته بسر کشور ہند حمله آورد و بعد از فتح تاج بخشی و اخذ بلاد آن طرف
دریای اباسین با ایران تشریف برد ز ناقلان صدق درایت این حکایت
را بپایه رسیده سانحه کشته شدن آن پادشاه و تباہی اساس خاقانی

چنین بسماعت رسیده که از اعلیٰ حضرت محمد شاه غازی عوض برقرار
گذاشتن سلطنت نصف زر مسکوک خزانه و جواهر آلات ملوکانه
وتخت وطاؤس وآویزهٔ کوه نور و دریاے نور و مالهٔ نین چین
و بنگلهٔ صندل و خیمهٔ زرکار و سائر تحف هند بحجت اولیاے
دولت نادره در آمد بشکرانه وصول آن ذخائر بے قیاس در خاطرش
بعطاے جائزه و احسان چنان گذشت که براے معافی مالیات
دو ساله ایران بتامی رعایا و اصناف سوق بنام نائب السلطنة
فرمان روان گشت اکابر و اصاغر از تمتع مراحم خسروانه بندهٔ شاکر
واز جان در هوا خواهی این دودمان بلا گردان غایب و حاضر شدند
چون رضاقلی میرزا بشرف پا بوس پدر سرافتخار سود و نادر شاه
بملاحظه سان لشکر از معائنه آرائش سپاه ورضامندی مردم
ایران تو هم دوراز کار منود مظنه برد که هر گاه پسرم عزم افسر
سرم کند چاره دفع اورا هرچند دست و پا جنبانم نتوانم
کرد بهتر ان ست که سرمایه قوت وشوکت را در شکنم تا روزی
کف حسرت بهم نزنم ولیعهد را فرمود قشون ملازم خود را در افواج
رکاب سلطانی شامل گرداند و هر پیاده و سوار مواجب اس تقسیم
از خزینه بستاند. شاهزاده عرضداشت که من وعسکر وابسته خاکپاے
همایون تست چه حاجت در تبدیل دفتر وسپاه هم جداگانه
لشکر باشد لاکن بهیچ وجه این مسؤل را قبول نداشته
از جبر وعنف همه سرکرده وخوانین را مامور فرمود که با جنود مقصود بسپاه شاهی
پیوستند صفت آن لشکر قیامت اثر اهل خبر گویند دوازده دسته هرکدام

دوازده هزار جفت گودرز و سام و مثال فرامرز و رستم زال بوده یک یک
جوان بست و پنج و سی ساله برازنده قامت مردان قشنگ جمله چالاک
آزموده کار جنگ اقوام ایلات ماهر ضرب شمشیر و تیر و نیزه و تفنگ
اسپ کوه پیکر هردسته بیک قد و رنگ همه زره و خود و خفتان
پوش پوست شیر و پلنگ که درمیدان نام و ننگ عرصهٔ رزم
را بر جنود روم و فرنگ دم جانبازی تنگ میکردند و بی درنگ
از دریا و درهٔ کوه و سنگ جسته بگردن شیران بیشه نبرد پالهنگ
بسته بر سر صف دشمن پاے تازی کمیت و سرنگ میزدند
عقدهٔ این غم از دل پسر بناخن دیگر الطاف پدر نگشود و راز
سربسته را پیش محرم سِر بهزار کتمان و ایمان وانمود هنگام سفر
خاقان بحر و بر و گذر از جنگل مازندران پر خطر یکے از قدر اندازان
دمے که تفنگ و ولوله را بر نشان سینهٔ پادشاه سر میکرد باد تند
وزیده برگ اشجار از هم پاشیده ورقے حائل دیدهٔ گله زن
گردیده نشانه خطا رفته شهسوار بدستیکه عنان اسپ داشت
تیر بلا شصت اورا پرانده بخاک نشست تا ورا از چالاکی زین را خالی
کرده بر زمین غلطید تفنگچی صید را طپیده دانست که خدنگ آرزو
بهدف مراد رسیده از درخت پائین جسته بدرهٔ کوه و بیشه پیوست
و راه گریز پیش گرفت و سر بصحرا طرف جلگهٔ منزل خویش رفت
خدام ادب از عقب دویده صاحب سریر افلاک دامن از
خاک برچیده انگشت را کهنه پیچیده یکران جهان نورد زیر
ران کشیده طلازنان را بجستجوے قاتل فرمان داد تا اجل

برگشته حدود اُرُدبّه شاقلان گیر افتاد معلوم شد نیک قدم
غلام ولاور خان تاپینے باغواے آقا میرزا ولدش مصدر این حرکت
گشته مومی الیه درازای صدور خیانت بمعرض سیاست درآمد
بافواه مردم چنان ست که غلام را طلبیده بنوید امان پرسید
راست بگو باعث گشتنم کیست و نام و نسب مباشر امر تو چیست گفت
برغبت خاطر خودم این خطارا کردم احدے محرک این جرأت مردانه
نشده فرمود اے نادان دروغ میگوئی در راه مکر و فریب میپوئی
نوکا کا سیاه حبشی را بمرگ تاجدار چکار و بے وسوسۂ دیگرے
و سابقه عداوتے در هلاک شهریار کدام اختیار مردن مراکسی میخواهد
که سرش لایق افسر هفت کشور باشد هر که سزاوار جلوس تخت سلطنت
ست البته بانی این جسارت و فرمان ده چنین اشارت خواهد بود
هرچند پاے زجر و تهدید درمیان نهاد غلام نام را صاف بزبان خود
نشان نداد- چون با نیک قدم اقرار جان بخشی شده بود از
هر دو چشم او را کور کرده بعصاکشی واگذاشت انگاه بنظر دور اندیش
خیالات فاسده بخاطرش آمد بعد ازانکه داغستان مسیر
کوکبه سلیمانی شد بنابر توهمات شیطانی و استیلای وساوس
نفسانی سر دربار عام و ازدحام امراے عظام میر غضب را حکم
داد که دیدۂ قرة العین شهریاری و نور نگاهِ جهانداری فرزند مهین
ولیعهد بے همتا رضاقلی میرزا مقابل مردم عبرت بین از حدقه برآرد
آن طائفه کور باطن برابر شاهزاده رسیده دست و گریبان
شدند خم بابروے دلیرانه خود نه افگنده فرمود ازانکه کشیده

حاجت گرفت و بست نیست منکه مردانه ایستاده ام کار خود بکنید
یکی از سرداران قدم پیش نهاده لب عبودیت زمین ادب را
بوسه داده زبان بشفاعت کشاد ای کشورگیر تاج بخش از چشم کندن
دلبند عالم دست بردار و این سیاست ناروا بکوری چشم اعدا
معطل بگذار. گفت هرگز حرفی که از دهن من برآید برگشت را نشاید
و امریکه مقرر کردم تخلف دران نیاید عرضداشت قربانت شوم
این جای بازداشتن فرمانست و محل پشیمانی جاودان گفت
ترا جرأت گستاخی بهم رسیده و قدرت مداخلت در کارم پیدا
گردیده بکشید و گردنش بزنید بمعائنه قهر و غضب جباری دیگر کسی
مجال را در سخن نیافت و حاضران را طاقت گفتار نماند و
هر کس در سکوت و خشک لب فرو بستن شتافت تا آنکه
کارگذاران بی بصر دیده های نور خسرو بحر و بر در آورده
پیش روی داور دادگستر بر وه گذاشتند و دستمال از
بالای قاب برداشتند بملاحظه ان مرآت مصیبت اشک
حسرت بدامان رقت روان کرد و دود ملال از آتش محبت
فرزند در کانون سینه شعله زد. برخاسته گریان و نالان در سراپرده
حرم رفت و سر بگریبان غصه و غم نهاده ماتم جا گرفت شمع سان
تمام شب در بزم تعب سرشکباری نمود پروانه صفت تا سحر
دم بخود در سوز بیقراری بود بیان خست خواب مانند اختر انجم بیدار ماند
و از جان بیتاب بهر پهلو ناله و آه بفلک رسید تا علی الصباح که خسرو
خاور جامه گلناری شفق در بر از نهانخانه مشرق بیرون خرامید و با چهره عالم افروز

برتخت فیروزہ سپہر جلوہ گرشدہ تیغ شعاع از نیام افق
کشید نادرشاہ بصورت غیظ لباس سرخ پوشیدہ برآمد
و بر سریر غضب نشستہ شمشیر عاجزکشی را بانتقام برہنہ کردہ
بزبان قہر گفت اے اہل ایران و حضار دربار یان منظور داشتید
کہ نورچشم من کور شود و شما بینا باشید عرض کردند تو شفاعت
را قبول و پذیرا نداشتی و گردن حرف زن عفورا بدم گاز
عقوبت گذاشتی فرمود اگر ہمہ تان اتفاق رائے میکردید از من
تنہا چہ مے شد و ہرگاہ دست ہم مانع مے آمد یداز یکدو میر
غضب کدام امر سرانجام مے یافت پس تمامی عملہ سیاست
را فرمان داد تا سر بریدند واز ایستادگان پایۂ سریر بروایتے
ہفت من تبریزی چشم کشیدند این تنبیہ را باعتقاد خود چشم نمائی
خفیف دیدہ باشدہ رفت و باز ہم دلش از جوش خونریزی آرام
نگرفت و در اول ترقی دولت ہر روز تائید الٰہی از غیب سامان
فتوح ملک بروے کار مے آورد و اساس شوکت و قوت خود
بخود ناطلبیدہ بہم میرسید رائے و تدبیرش برائے جہانداری
صائب بود و رعب و ہیبت او بر دلہائے رعیت و سپاہ غالب بصورت
ظاہر انچہ میکرد معنی فوائد رفاہ خلائق داشت و در امنیت راہ و تمشیت
ملک قواعد نیکو جاری میگذاشت اقوام ترک و تاجیک و سکنائے دور و نزدیک
کمر خدمت بستہ تمنائے تزاید و بقائے عمر و دولت نادرہ دست دعا میکشادند
چون نفاق و غرور و کینہ و حسد و جہل و کوتاہ اندیشی در خرابی بنیان خلافت و بربادی
ملک و ملت و خواری قوم و عشیرت از خواص آتش مزاجان تندخو

نسبت اخگر و باروت اثر بدیہی دارد مواد فساد و طبائع مردم منحرف
از جادهٔ اعتدال نموده حرکات ناخوش طرفین سبب وحشت و قلت
محبت و بروز عداوت گردیده چار طرف شورش بغاوت و فتنه
خیانت سر برآورد چنانچه حوصله تحمل پادشاهی تنگی کرده کوه وقار
را رفتار جہلا از جا برد یکمرتبه دست از عدل و داد برداشت و بنائے
ظلم و بیداد بپایمالی عباد گذاشت بیگناه را شلتاق صد جرم میکرد
و محتاج را در طلب قلق شلاق میزد برافواه عوام و کام دہان خواص
این مصرع جاری شد مصرع

زشتی اعمال ما صورت نادر گرفت

روزے بر اریکهٔ خلافت آمد که نشیند رقعه بر مسند یافت نوشته بود
"اگر تو خدائی بندگان مے باید و ہرگاه پیغمبری جمعیت اُمت
مے شاید و در حال پادشاہی لشکر و رعیت بکار مے آید از ہلاک
نفوس و خونباری ایل و الوس چه عقده کارت میکشاید"
آن عبارت را خوانده قلمدان طلبیده در عقب نوشت۔
"که نه خدایم و نه رسول و نه سلطان۔ من برائے جان شما
مجرمان بدکار قہر و غضب کردگار۔ جبّارم" بارے بر چند
خانمان جمعے را باتش جور و جفا مے سوخت تسکین نائرهٔ
کین و سوز التہاب درون فرونشین نمے شد تا آنکه خلل دماغ و فساد
و مواد جنون چنان عاقل و فرزانه را دیوانه کرد شبے درگوشهٔ خلوت خویش
سرکردهٔ افاغنه را طلبیده بساط شکوه مردم عجم را درمیان انداخت و ناگاه بے صدا
و ندا برائے تاخت بر جماعت ایشان و قتل مردان و غارت سامان

و در مداغان کردن همه اهل ایران در صبح آن شب مامور
ساخت قضارا خواجه سرای پشت دیرک خیمه ایستاده از نظرها
قایم شده مضمون مشوره دریافته پنهانی بیرون رفته
نزد محمد صالح خان قرقلوی ابیوردی و محمد قلیخان افشار ارومی کشیکچی
باشی وفتر حکایت سر کرده بنا بر چاره و تدارک رد بلا سر دست
تاکید نموده خودش منزل زده سردار جمعی از خوانین سپه سالار
و امرای کبار فراهم و در توطیه امرا هم هم قسم یافته
همانده م با اسلحه قتل شاه عرب و عجم رو بسراپرده قبله عالم
شتافت چون پادشاه باحتیاط و اندیشه روز بد خیام خوابگاه
ردیف هم میزد و همه جا سامان استراحت جدا بود - بهر
ساعت شب مقام را بدل میکرد دلاوران بقدم جلادت
در سراپردهٔ خاص رفته مقصود را نیافتند انجا هم دیدند جاتر
و بچه نیست لاکن در هیبت و خوف زانوهای شان از حرکت
افتاده بیک بگوشه و کنار در مالیدند هرچند محمد صالح خان تهیب میزد
کجا میروید کار خود را درست کنید اگر سست بجنبید فردا چیست کشته
می شوید جواب میدادند رعب و دبدبهٔ نادری صلب طاقت رستمانه کرده و پای جرات را
قوت رفتار نمانده آخرش با سردار مذکور معدودی چند باقی آنهم بیرون خیمه مانده
صالح طالح اندرون رفته دید که خسرو کشور گیر بروی سریر در خواب شیرین
نفیر زن و شمع کافوری ببالین او روشن است کنیزی بپاسبانی خواجه بنده پرور
آرمیده و در برابرش یراق سلطانی قطار چیده عقب دیرک قایم گردیده بخود کرده
در کمین مدعا سر کشیده جاریه را که سیاهی سایهٔ آدم ملاحظه افتاد دست بپای

سرو دحشم حشم گذاشته فشار وادار ثقاة شنیدم هنگام طغیان جور وجفای
افغانان ونهب وقتل شیعیان بزمان ابتدای طلوع نیر دولت
شبی نادر شاه بخیمه سفری خفته بود در عالم رویا مشاهده نمود یکے
بربالین او آمده خطاب کرد پاشو بیا جناب سرور انبیا ترا میخواند
برخواست بمزید شوق راه افتاد بگوشه رفته دید که خیرالورے
باجمعے از اکابر اصفیا برپشتهٔ تل بلند نشسته باد ب سلام کرده
ایستاد۔ حضرت برفق و مدارا جواب داده فرمود یا علی این شمشیر
بکمرش ببند شاه اولیا تیغ نصرت اعدا بمیانش بسته ختمی پناه
و یدالله ارشاد نمودند برو بیاری خدا تقاص خون مؤمنین
و سادات ازین گروه اشقیا بنما از بشارت این اشارت نادر بیدار
شده و نظر کرده حضرت کردگار باسعادت بخت یاور بوده بهمین
پشت گرمی اقبال هر طرف بدنبال جدال رومی نهاد نسیم فتح وظفر
جلو پرچم عزمش راه نگونساری دشمن میکشاد بے کلید سعی باب مراد
واز بود و بدون طلب هر مطلب دلی دست دراز مے نمود سلطنت
پادشه نشان گشت و بادرنگ آرائی تاج بخش جهان قضارا درین شب
که شب یکشنبه یازدهم جمادی الآخر سال یکهزار و یکصد و شصت
هجری منزل فتح آباد بود همانجا سراوق جلال برپاداشت و بهمان
طور در واقعه دید شخصی آمده بصدائے مهیب گفت برخیز خاتم انبیا
ترا مے طلبد چون بخدمت آنحضرت رفت همان مکان و بدستور اول
وضع صحبت ایشان یافت سید کائنات از روے خشونت
امر کرد یا علی تیغ از و بستان که بیدریغ خونباری مے کند

اسد الله بند سیف از برش بکشاد بمعاینهٔ این خواب هولناک نادر برجسته
از خادمه پرسید چه خبر ست گفت این دم پیکر آدم بیگانه در گوشهٔ خیمه
بنظرم آشنا شده نادر بنهیب زد ای گستاخ بے ادب تو کیستی
جواب داد منم فرمود طالب چیستی گفت عرض بسیار ضروری دارم
پادشاه از جا در آمد که اینجه محل عرض است و شمشیر کشیده حمله ور گردید
سردار پیش افتاد بمصداق اَلْحَرْبُ خُدْعَة بیرون سراپرده
دوید همینکه نادر باسر پر غیظ و طیش از میان روشنائی در تاریکی
رسید پایش بطناب اجل پیچید دم رو بزمین غلطید۔ قاتل
بعقب برگشته تیغ را چنان راند که شانه اش چون شاخه چنار
دو نیم کردید پس باتفاق محمد خان قاجار و موسے بیگ پر لوی افشار
سر از تن جدا کرده برد و بدن برازندهٔ چار بالش افلاک را خون آلوده
بر سر ریر خاک سپرد۔ نادر شاهی سال شمشیر زد و از انجمله دوازده
سال پادشاهی کرد صبحگاه که خبر قتل شاه درمیان اقوام سپاه شهرت
گرفت دست و شمشیر سرداران افغان در صف آرائی جنگ میدان
بر لشکر و سپاه ایران بخون خواهی بالا رفت آب سیف و سنان از
سر و سینهٔ دلاوران گذشت و معرکهٔ ستیز و آویز چون فرع اکبر و
جدائی جسم و جان نمونهٔ رستخیز گشت جماعت ابدالی علم نصرت
و خوشحالی افراختند و از دوباندار و خرگاه و خزانه عالی را تا دست رس
و چنگالی تاختند جمله سامان قطعه و ترک شاهی بار کرده همه جا قتل و غارت
کنان رو بقندهار نهادند و احمد خان گوش بریده را بآرایش تخت و
تاج و رواج سکه و خطبه بلقب پادشاهی اشتهار دادند۔ پس

سر و تن خاقان مغفرت نشان را در مشهد مقدس بردند و مقبره برابر
ارگ بخاک سپردند آقا محمد خان آن عمارت از بیخ برکند و
استخوانها را بمرحله توبیخ افگند امرائیکه نادر شاه را بقتل
آوردند بر سلطنت علی قلی خان که دران وقت حاکم سیستان بود
اتفاق کردند او بمجرد شنیدن این خبر بخراسان شتافته باورنگ
پادشاهی برآمد و اول کارش این بود که فوجی باطراف روانه
و دران مذکور نمود قتل نادر بحکم و اشاره من بود تا آن غدار که از
سر اهالی ملک خود کله منارها ساخت او را گرفته از تخت بتخته تابوت
کشند ایران از ویرانی و رعیت از پریشانی رهائی یابد و ملاحظه
اموالی که از مردم بجور گرفته شده و ظلم شدیدی که برایشان
رفته تا غضب الهی تسکین یابد مالیه و تحمیلات علاوه مقرره را تا
سه سال برعایا بخشیدیم بالجمله نام عادل شاه بر خویش نهاده
بعضی افواج را در قلعه کلات که خزائن دران بود علی الغفله بتسخیر
آوردند نصرالله میرزا و امام قلی میرزا و شاهرخ میرزا چون صورت
حال بدان منوال دیدند فرار بر قرار اختیار کردند لکن ایشان
را تعاقب نموده گرفتار و شاهرخ بعمر سیزده سالگی را زنده گذاشته
باقی سیزده نفر پسر و نبیره را بقتل آوردند خیال آن غدار بهر تمهیدات بود
که هرگاه مردم گویند باید از نسل نادرشاه کسی پادشاه گردد
شاهرخ را بر تخت نشانده خود باسم او سلطنت کند ذخیره و سیم و زر و جواهر و
اسباب تا جواهری که در قلعه بود همه را باندک وقت نقل و تحویل نمود و بکثرت بذل و
قادر و حجب [illegible] اطرافت بصرف [illegible] برگشته [illegible] از زمین [illegible]

لاکن با این حال دلہاے خلائق راغب نبود لہذا دولتش دوام ننمود
محمد قلیخان کہ سبب کلی در قتل نادر بود از نظر وے افتادہ و عادلشاہ
اورا گرفتہ مقید بخواتین حرم نادر سپرد تا ریز ریز ساختند
برادر عادل شاہ ابراہیم خان کہ از جانب وے حکومت عراق
داشت بمصاف بر خواستہ جمعی از لشکر عادل شاہ در جنگ رو
تافتہ بدشمن پیوستند شکست خوردہ گرفتار گشتہ چشمانش را کندند
ابراہیم خان میدانست کہ امراے مقتدر بطرف شاہرخ میل
دارند بحیلہ خواست آن را با خزانہ بدست آرد چون فائدہ تدبیر مترتب
نشد نام پادشاہی بر خود گذاشت و برا میر ارسلان یا اصلانخان
کہ در آذربائیجان باستقلال حکومت داشت غالب آمد اما مدت
اقبالش از برادر ہم کمتر بودہ بدست لشکریان خود گرفتار شدہ صاحب
منصبی کہ اورا بمشہد مے برد در بین راہ بعدم فرستاد عادل شاہ را
نیز در طریق مذکور بدست اجل سپردند شاہرخ کہ پسر بزرگ رضا قلی میرزا و
مادرش دختر شاہ سلطان حسین دہم بجہت جوانی و نیکوئی
اندام وحسن معاشرت ورحم طبعی خلق را بسلطنت او میلے تمام بود
از توطیہ امرا باوجود انکار سخت بجلوس تخت سرپاے افسر موروثی گذاشت ا
ہرج ومرج وقت دیگر دشمنی را انجیال پادشاہی انداخت میرزا سید محمد نام کہ در عہد نادر شاہ
نوعے اعتبار داشت مادرش خواہر سلطان حسین و پدرش میرزا داؤد بزہد و تقوے
مشہور بود و بنا برین میرزا سید محمد از نسبت خواہر زادگی پادشاہ صفوی جلوہ نمودہ
ورا انواہ انداخت کہ شاہرخ میرزا مانند نادر از مذہب اہل ایران تبرا دارد و بلوک
اورا با مردم ادیان مختلف خاصہ عیسویان کہ بمرورت مے گذرانید

حجت ساخته در تفریق آراء قلوب مردم پرداخته و خود بسبب نام پدر مزاج
عوام رسوخ پیدا کرد که همه بادی اتفاق ورزیدند و جمعیت فراهم آورده پیش
از انکه شاهرخ لشکر خود را جمع کند تاخته گرفتار و از حلیه بصر عاری
ساخته اهل مشهد او را سلیمان پادشاه زمان خواندند و هنوز انگشتری
سلطنت نقش مراد نگرفته که نگین خاتم دولت زیر دست نکبت افتاد
یوسف علی یکے از سرداران معتبر شاهرخ چون خبر یافت بدفع خصم
شتافت و سلیمان را هزیمت داده بچنگ آورده روانه عدم گردانید
و شاهزاده را دوباره بتخت نشانیده سررشتهٔ امور بدست خویش
گرفت لاکن دو نفر از امرایے جعفرخان نام سرکرده اکراد و دیگر میر عالم امیر
اعراب بمخالفت او اتفاق کرده در جنگ مغلوب نموده مقتول ساختند
و شاهرخ را باز بزندان فرستادند و بعد از چندروز این دو افسر هم با یکدیگر
بنائے مخاصمت گذاشتند و از شهر بیرون رفته بمصاف علم افراشتند
میر عالم مظفر شد احمدخان ابدالی که بعد از فوت نادرشاه خراسان را
بتصرف آورده خود را سلطان افاغنه نامید بهمین اوقات [illegible] را
نیز ضمیمهٔ فتوحات خویش گردانیده لشکر بر سر میر عالم کشید و او را مقهور و مقتول ساخته
بمحاصرهٔ مشهد پرداخت اهل شهر اندک ثبات ورزیدند بالآخر چاره در تسلیم
دیدند تا آنکه احمدخان بنوعے اقتدار یافت که بتسخیر تمام ایران نیز
شتافت لاکن دانست که اهالی آن ملک افاغنه را مصدر خرابی و
پریشانی دانسته در دلهاے مردم بجهت سعی بیهوده در تغییر
مذهب صدمات کلی یافته دوباره کینه‌هاے قدیم را [illegible]
نسبت باین قوم تازه کرده علاوه چون نادرشاه متعصب [illegible]

بر باد یافته پادشاهی را غصب نموده جان در هوایش داد لامحاله بدیگرے هم سر دوام و بقا در کنار نخواهد نهاد بعد از فوت او هر کس در بازوی خود نیروے یافت بالجمله زور داشت بپاے خود سری بر دست بالا قدم میگذاشت هر جا حاکم بلدی یا امیر طائفه بود سوداے سروری و سلطنت پخته نمی آسود - بنا بران احمد خان دید بهتر آن ست که بحکومت افغانستان قناعت کنم و خود را عبث در بلاے فتنه و جنگ نه افگنم امرا و اعیان را جمع کرده گفت صلاح چنان است ملکی که پیدایش نادرشاه دران بوده از ایران جدا و به نبیرهٔ او شاهرخ مرزا واگذار شود این راے را همه پسندیدند و پیمان بسته متقبل گردیدند که سر از دولتخواهی نه پیچند -

احمد خان باین خیال افتاد که هر کس پادشاه ایران شود مملکت خراسان سدی ما بین تطاول بر افغانستان خواهد بود و کفالت استقلال این طرف بعهدهٔ خویش گرفته برگشت الحق تدبیر با تقدیر موافقت نمود و راه آمد و تسلط لشکر ایران تا هنوز نکشود و شاهرخ بیچاره با چشم نا بینا از امارت نامے یافته بر خراسان و اطراف و نواحی آن فرمان روا گشت بعضی از امراکه رعایت میکردند سالیانه هدایا بجهت وے میفرستادند - تا زمان زندیه را گذرانند و بدور خوانین قجریه در اسیرے جان تسلیم گردانید -

محمد حسن خان پسر فتح علی خان قاچار که در خیمهٔ نادرشاه کشته شد و باین باعث ایل قاچار بخانوادهٔ نادری دشمن خونی اند -

اوقاتی که احمد خان بنظم خراسان می پرداخت استرآباد را که از مدت
دراز مقر عزت و محل اقامت آن طائفه بوده متصرف شده جمیع
مازندران حکم او را مطیع شدند خان ابدالی باندیشه آنکه مبادا
چون استقلال یابد رخنه در کارش کند فوجی از افاغنه را بتسخیر
مازندران مامور ساخت ولی تاب مقاومت نیاورده جمعی کثیر بعرصه
هلاک و بوار گردیدند و بسبب این فتح آواز شهامت محمد حسن خان
بلند گشته اقتدار وی بازدیاد وی نهاد و آزاد خان افغان که یکی از سرداران
سپاه نادر شاه بود بآذربایجان لوای اقتدار و حکمرانی افراشته
و هدایت خان در گیلان علم [illegible] برداشت هراکلیوس یکی از امرای
مسیحیه در گرجستان کلاه خودسری را کج گذاشته درین وقت علی مردان خان
بختیاری بر سر ابوالفتح خان که از جانب شاهرخ حاکم بود تاخته او را
برانداخته اصفهان را گرفته عزم نمود که یکی از شاهزادگان خاندان صفویه
را نام سلطنت نهاده خود باجرای امور خلافت پردازد ولکن چون
انجاح مرام بدون معاونت ممکن نمی شد جمعی از امرا را بجانب
خویش خواند تا بمعیت دیگران مطلب انجام یابد از معتبرین
خوانین ایرانی یکی کریم خان زند پسر ایناق خان برادر [illegible]
که پدر زکی خان سرکرده راه زنان بوده در اردوی نادر شاه
بشهامت و غیرت از همگنان امتیاز تمام داشت در وقتی
که مقرر شد خواهرزاده شاه سلطان حسین [illegible]
بسلطنت بردارند پیمان بر آن رفت که یکی وزیر کشور و دیگری
امیر لشکر باشد با پس از فوت علی مردان خان که آدم پیری بود [illegible]

قایم مقام او شود براین معاہدہ کریم خان در جلفا بسر میبرد و در صیانت مردم انجا رعایت میکوشید تا کہ حرکات مروت وانصاف سبب مزید احترام او گشتہ جذب قلوب مردم بجاے رسید کہ محرک سلسلہ حسد علی مردان خان گردید چندے نکشید کہ آثار عداوت بظہور انجامید و دست نفاق طبل مخاصمت کوبید بعد از غلبہ و مغلوبی طرفین علی مردان خان را محمد خان یکے از امراے او بنجاک ہلاک انداخت و اضلاع جنوبیہ ایران بے منازعت بتحت کریم خان آمد گویند طائفہ زند شعبہ ایست از قبیلہ لک و در میان سائر ایلات کُرد اعتباری عظیم داشتہ بعضے برانند کہ ایشان را زند بجہت آن خوانند کہ زردشت محافظت کتاب زند و استار باین مردم سپردہ بود کریم خان قوم خود را بمدد خواستہ بر اتفاق و تحمل مشاق ترغیب کردہ بیشتری بطمع جاہ و مال گردیدند و اہالی شہرہا نیز بعدل و داد وے مائل گردیدند اعراب ہم فریفتہ مردانگی او بودند و اقوام دور و نزدیک سر خدمت برکاب سودند۔ لاکن کریم خان دو عدوے قوی یکے آزاد خان افغان والی آذربائجان و دیگرے محمد حسن خان قاجار سردار مازندران داشت کہ از اندیشۂ جنگ و جدل آنہا سر بہ بالین آرام نے گذاشت۔ چنانچہ یک دفعہ بحوالی قزوین از مقابلۂ آزاد خان شکست خوردہ بعد جنگ و ہزیمت ہاے متواتر کریم خان اصفہان و شیراز را گذاشتہ در کوہ کیلویہ گریخت و لشکرش را عقد جمعیت از ہم گسیخت خیال کرد بہندوستان رفتہ بقیہ عمر گذراند۔ لاکن رستم سلطان

ضابط خشت امداد نموده خصم را تباه و دوباره کریم خان بر شیراز و
ممالک از دست رفته تسلط کرد آزاد خان از جنگ محمد حسن خان قاجار
پشت داده ببغداد پناه برده روے امید بپاشاے رومی
آورده مایوس گردیده از حاکم گرجستان استعانت طلبیده
او هم اقدامے ننموده ناچار از دویدن بر در باخته وراه فتوح
برویش بسته شده بدشمن خود کریم خان جبهه ندامت سوده
مورد سلوک واحترام واعتماد تمام گشت و پایه قدرش از
همگنان گذشت ـ

ایل قاجار از اتراک تاتار اند و مدتے دراز بزمین شام توطن داشتند
امیر تیمور گورگان ایشان را بایران آورد و از جمله هفت قبیله
هستند که بمدد آنان شاه اسماعیل صفوی بر معارج سلطنت برآمد
واز قراریکه معلوم شد ایل مزبور بکثرت عدد و دلیری از سائر
طوائف او یماقات امتیاز داشته شاه عباس ماضی آن گروه
را سه قسمت کرده یکے در گرجستان و دویمه لزگی ستاد و دیگری
را بمرو سرحد جولانگاه اوزبک وثالث را باستر آباد دست تاخت و تاز
ترکمان ساخت در تاریخ کینیر صاحب مسطور است که استر آباد
بجهت شباهت ملک و آب و هوا و حاصل زمین ببعضی اوقات از مازندران
محسوب شده و آنرا در قدیم الایام هیرکانیا می نامیدند جنوب آن کوهست
است فاصل میان این معموره و اضلاع دامغان و بسطام و جانب شرقی
رود عاشور از داغستان جدا میکند و شهرش قریب منبع .. دناه بر کنار
خلیج دریاے خزر واقع است طائفه اول که در گنجه مقام داشتند خود را

بنادر شاه الحاق داده نام افشار برخویش گرفتند و پس از فوت پادشاه
رو به تنزل گذاشتند زمرهٔ ثانی که در مرو بسر میبردند ارداملو لقب
یافته بحال خود باقی ماندند لاکن سلسلهٔ سوم هرگاه نادر از میانه رفته
بهوای سلطنت سر برداشتند اگر نزاع خانگی سبب ضعف نے بود
صاحب ملک دیهیم مے شدند و آن طائفه دو شعبه بزرگ معروف اند
یکے بخاری باش و دیگرے اشاقه باش امرای بخاری باش
دراز منهٔ سابقه همیشه برتری داشته تا زمانے که فتح علی خان از
تیرهٔ اشاقه باش بعهد شاه طهماسپ ترقی کرده امارت این زمره
یافته بامر قضا رو از دنیا برتافته بجهت اینکه تفرقه و نزاع درمیان
ایشان افتد نادر شاه حکومت استرآباد بزمان بگ پسر محمد حسین
خان که از سلسله بخاری باش بود محول نمود او بپایه سریر نادری
اعتبارے تمام یافته بحکم رضا قلی میرزا شاه طهماسپ را تلف
کرد چون محمد حسن خان ملاحظه استیلاے خصم نمود از بیم جان بترالکمه
حوالی آن مملکت پناه برد و بامداد شان تاخت و تاز کرده بملک
موروثی قابض شده بازار نفاق و شقاق عشیره خود بخرابی افتاده
در اویماق رفته جمعیت فراهم آورده سپاه افغان فرستادهٔ
احمد خان ابدالی را شکست داده رونقی بهم رسانیده اذربایجان را ضمیمه
فتوحات گردانیده با لشکرے که بعد از فوت نادر شاه زیر علم
هیچ امیرے فراهم نشده بود بجانب اصفهان در حرکت آمد کریم خان
هرچند کوشش کرد که راه مرور بران سیل بنیان کن بند داثرے
مترتب نشد ناچار بشیراز آمده حصارے گشت و محمد حسن خان هشت هزار کس

در اصفهان گذاشته با جمع سی هزار علم قلعه گیری و یورش افراشته
شیخ علی خان زند با فوجی از سوار باطراف اردو تاخته اسباب و
اساسه و ذخیره دشمن را عرضه نهب و غارت ساخته و اهالی دهات
هم امداد کرده غلا و قحط در لشکر محمد حسن خان را صبر و سکون زوده
سلسله تعلق ایشان از هم گسیخت و ناچار سردار قاجار بطرف اصفهان
طرح مراجعت ریخت سپاه انجا بمجرد شنیدن این خبر متفرق شدند
لابد محمد حسنخان بجادهٔ مازندران پیمود کریم خان آمده مهمات اصفهان
را منتظم نموده شیخ علی خان را با جمعی بتعاقب محمد حسن خان فرستاد
انجا بسبب نزاع خانگی محمد حسین خان امیر قبیله یخاری باش بسیاری
از اقارب و اصحاب محمد حسن خان را کشته با شیخ علی خان پیوست
ناچار محمد حسن خان گریز را عار دانسته تکاور انگیز مقابله دشمن
گردید ولی بر آن همه تهور و جرأت فائده ندید و بعضی از همراهیان
که تازه در تعداد سپاه آمده بودند- جنگ شروع نشده
سر خود گرفته پشت دادند و سایر عساکر هم تار و مار در پی ایشان
رو نهادند محمد حسن خان جریده و تنها بقصد خلاص جان عزم سیر
کرد اسپش در باتلاق بسر درآمد تا رفت برپا خیزد یکی از امرای
قجر اورا بدا ور رسانید و فرق خون آلود را برای بهبود کار خود پیش
کریم خان آورده بچشم داشت احسان و جائزه گفت مبارک باشد
دشمن ترا کشتم و از دغدغه فساد که خاطرت خسته بود فارغ ساختم
ز معتبری شنیدم کریم خان چون بران گردن بریده نگریست بحسرت
سف برخود پیچیده گریست پرسید کجا و چه طور براو دست یافتی قاتل تبه را

برشته بیان کشید خان از نسبت فیما بین پرسید و برابطۂ یگانگی
واقف گردیده برآشفت وگفت اے نمکحرام آنکه سالها ترا بکنار رحمت
پرورش گردانید و از درجه بندگی برتبۂ سروری و افزائش رسانید
با او رسم جفا عوض وفا بجا آوردی و حق نیکی را در بدی و خیانت بدل
کردی مرا کدام توقع خدمت از چون تو محسن کش خواهد بود جلاد را
حکم داد که تیغ انتقام بر قفایش نهاد پس تخت روان خاصه فرستاد
که جنازه حسن خان را برداشته باعزاز آوردند و باسرش ملحق کرده
نماز خوانده بخاک سپردند باقی معتبرین اشاقه باش و آقا محمد خان
و حسین قلی خان فرزندان محمد حسن خان با دیاقات اوزبکیه اقامت
کردند و کریم خان را بدستیاری فتح مازندران گیلان و بسیار از بلاد
آذربائیجان بحیطۂ تسخیر در آمد اما طولے نکشید که فتح علی خان افشار
لواے مخالفت افراشته در قراچمن بحوالی تبریز مصاف نموده هزیمت
یافته بارومیه محصور گشته آخر الامر امان طلبید کریم خان از سوابق
زلات چشم پوشیده مورد الطاف داشت لاکن چند ماه نگذشته
که بسبب حرکات ناهنجار بقتل رسید یکے از امور مذکور اینکه امراے
پاے رکاب با دشمن ساخته آماده شدند کریم خان را هلاک سازند
چون راز فاش گردید هر یکے بسزاے خود رسید و شیخ علی خان هم که
شریک مشوره کورنمکی بود تعطل از بصر بدیده عبرةً للناظرین دید اعراب
سواحل چندان که شورش کردند بگرداب فنا سر در آوردند زکی خان
ولد آق خان پسر عم خواه برادر مادری کریم خان فتنه ها برپا نموده
کار از پیش نبرده با عتذار دست بدامن امید زده مورد التفات شده

فی الفور جانب دامغان بدفع حسین قلی خان والد خاقان فتحعلی شاه جنت مکان مامور گردیده و در تقابل فیئتین شکست سپاه بران داشت که حسین قلی خان باو به هاے ترکمان روگذاشت وآن طائفه درندهٔ خوے مہمان کش او را گرفته بعدم رسانیدند و مابقی سران اوشاقه باش رازکی خان بعقوبت ساختن خیابان وبستن بشاخ درختان تحت شکنجه لحد خوابانیند بالجمله شدائد اعمال زکی خان باعث آرام بلاد ایران شده بعد چہار سال آقا محمد خان وسائر باقی ماندگان مصلحت وقت دیده بجانب کریم خان آمدند وبسایه رافت مادام حیات ماندند گویند یکے از بنات محمد حسن خان در نزد وکیل بانوے حریم وصاحب تکریم بود از خانوادهٔ صفوی طفلی را که علیمردان خان اسم شاہی بر آن گذارده میان قلعهٔ عبادهٔ مابین اصفهان وشیراز محبوس نموده از نیابت او خواه صاحب الامر علیه السلام نام وکیل بر خویش نهاده در ملک تسخرهٔ افغان واوزبک وروس نیفتاده شیراز شش فرسخی ویرانهٔ استخر شهر پایۂ تخت سلاطین کیان را که ہواے معتدل و مردم خوش گذران شته بجاے آرام ساخته بتحصیل اسباب مرام پرداخته بناے قیام خانمان گذاشت در اواخر ها بنظر اینکه لشکر نوکر باید بکار محنت در جنگ و جدل رود و ہرگاه خانه نشسته عادت براحت وتن پروری کند بیکاره ومہمل میشود چنانچه فنون شاه سلطان حسین بها در خان لجاره بر آمد سپاه نادر شاه اثر زبانۂ آتش وسیل آب طوفان ہوا وزلزلۂ خاک میکرد چون حریفی نماند که در میدان سربازی تاخت وتازی کند و بزم سازی سنائی بسینه

وتیغے بکینه وتیرے بخصم اندازی زند کریم خان بعزم تسخیر عراق عرب
افتاد ولشکر وسامان گران را به برادر خود صادق خان داد طلب مطلب
داد در تهیه بر خاش فراخور برهم زدن از چنان سلطان عظیم الشان
پرداخته بے اعتدالی عمر پاشا والی بغداد را بهانه ساخته که او مدد با امام
وضابط مسقط داده مانع شد که ایرانیان عمان را تسخیر کنند وبعضے تجار
عجم را تاراج کرده واز قافله زوّار باج ناروا گرفته کریم خان سزا ورا
بسزاے پاداش عمل از امناے دولتِ عثمانی خواسته جوابے
که مامول بود زود ورود ننمود صادق خان قریب پنجاه هزار لشکر از کنار
خلیج وسی فروند کشتی کوچک وبزرگ انچه در بندر مینا وریگ و ابوشهر
بودند همراه برداشته بحوالی بصره بر شط العرب جسر بسته سپاه خود را عبور
داد سکنه انجا بقدر چهل هزار وعسکر محافظ نیز از ده هزار متجاوز بودند سلیمان آقا
حاکم انجا در باستینهای عدیده که قریب صد توپ برانها سوار داشت بدفع
محاصره بناے سعی گذاشت چون این خبر در قسطنطنیه بدربار قیصری رسید
از بیم آنکه مبادا ملکِ بدان معتبرے از دست رود فرمان به پاشایان
وان وموصل ودیار بکر وحلب ودمشق صادر شد با هر قدر لشکر که
بتوانند جانب بغداد حرکت کنند مردم را گمان بود ماموران
بمعیت پاشاے بغداد بامداد بصره بقرار اند اما بعد معلوم گردید بقتل عمر
پاشا حامل دشنه وخنجرے پاشند تا بلکه در اهلاک او پادشاه ایران
دست از بصره بردارد چون مشار الیه کشته گشت سفیرے امناے
عثمانی بشیراز فرستادند که ارکان دولت ایران را بدین واقعه
اطلاع داده بگوید فرمان پادشاه مجری شده سبب معاندت مرفوع گردید کریم خان

ایلچی را بوعده هاے خوش مشغول ساخته در اتمام مهام خویش پرداخته
حاکم بصره از سر جلادت پایداری کرده چون آذوقه نماند شهر از دست
داد صادق خان بصره را گرفته باستمالت قلوب ناس کوشیده
درمیانه اگرچه شورش از کشتن حاکم و عمله ایرانی روے داد مگر باز
تدارکِ بغاوت بعمل آمده آن ملک مادام حیات بتصرف زندیه بود
در عهد کریم خان جمیع بلاد ایران صورت آبادی و امن و امان
گرفت که مدت بست و شش سال بے مزاحم و مانع با دولت
و اقبال بپایان رفت طرح عمارات سنگ مرمر و خام و
حمام و بازار باغات شاهی انداخت و دران موقع وقت از تسخیر
عراق عرب و کشورے صاحب هند نهایات کوتاهی ساخت
الحاصل در سنه ۱۱۹۳ یکهزار و صد و نود و سه هجری زندگانی را
وداع نمود بعضے عمرش را هفتاد و پنج و شش تا هشتاد سال
هم گفته اند مزاجے داشت ساده و بخلق و تواضع با خلق الله
دل داده پسریکے از ایلیات صحرانشین باید در همان هنرهاے
لایق حال صاحب امتیاز باشد چنانچه با قوت بدنی زیاده در
استعمال اقسام آلات حرب سوارے بیعدیل بوده هرچند خود
ز علوم کسب ننموده لاکن علما را نهایت اعزاز و دیگران را تحصیل
انش ترغیب میفرموده اورا پنج پسر بوجود آمد - صالح خان فرزند بزرگ
شاهی نیافت ابن عمش اکبر خان ولد زکی خان کور کرد خلف دیگرش ابوالفتح خان چندروزے
بنام شاهی اعتلاے دید امام در ایام حکومت صادق خان نابینا گردید محمد علی خان
سوم هم اکبر خان چشم برکند محمد رحیم خان ولد چهارم را بخت مساعدت

کرده رو بروے پدر ودیعت حیات سپرد- پسر پنجم ابراهیم خان
را نیز اکبر خان خواجه سرا ساخت پس از زکی خان بعد از فوت کریم خان
زمام امور سلطنت درقبضهٔ اقتدار درآورده چند نفر از امراے زندیه
ازانجمله ناصر علی خان وپسران شیخ علی خان که عداوت او را نسبت
بخود از پیش میدانستند متوهم شده سر بشورش بر داشته ارگ را در
تصرف آورده بقلعه داری پرداختند ونام پادشاهے برابوالفتح خان
نهادند زکی خان چون حال اختلاف بدین منوال دید محمد علیخان را که
باوے علاقه مساهرت داشت گفت که هر دو را برادر بشراکت سلطنت
نماید وباین تدبیر فتنه را خوابانید اما چون ایشان در عمر خرد سال بودند خود را
مربی قرار داده کفالت امور بدست خویش گرفت و انجام مرام را بمعاونت علی مراد
خان که یکے از امراے مشهور و دختر زادهٔ بوادق خان وپسر خواهر خود ش
بود بانجام میرسانید و در گرفتن ارگ وشوریده سران حیلهٔ بکار برده
در پیام التیام سوگند یاد کرد که از ماسبق گذشته ایشان را درمناصب
جلیلهٔ مملکت سهیم ساز د حضرات بوعده هاے او اعتماد نموده
ارگ از دست دادند و مانند مرغان شکار در تله گرفتار شده از
بدترین حالی بیاسا رسیدند وچون اخبار فوت کریم خان را در بصره صادق
خان شنید ملک مقبوضه گذشته بجانب شیراز آمده بیرون شهر
متوقف گردیده جعفر خان را که خواهر زادهٔ زکی خان بود جهت خاطر جمعی واخذ شرط
وعهد نزد خالوی او فرستاد- مومی الیه هر گاه نقش فریب وتسویلات
از ناصیه گفتار و کردارش دیده برگشته آمد چگونگی را بصادق
خان حالی گردانید او در مخالفت عازم و بر سر مجادلت

جازم شده بتهیه محاصره قلعه و بنای سیبه سنگریز خست زکی خان هم
سه پسر او را محمد تقی خان و علی نقی خان و حسین خان با ابوالفتح خان که دم از یکجهتی
و موافقت عم خود میزد و در شیراز بودند همگی را مقید و محبوس
نموده نام پادشاهی بر محمد علیخان پسر کریم خان داماد خویش
نهاده دروازه های شهر بسته لشکریان صادق خان را پیغام
کرد که هر کس بمقابله ثبات ورزد عیال و اطفال و اموال و متعلقات
او که در شیراز اند بمعرض تلف و نقصان خواهند آمد این خبر موجب
انتشار تمام لشکر شده از سر علم صادق خان پاشیدند او لا علاج
با سی صد نفر جانب کرمان راهی گردید فوجی از سواران مامور
زکی خان شتافته در تنگ ارسنجان که چهل میل دور بود تلاقی فریقین
رو نمود هر یکی دست و پنجه خونریزی بمیدان تکاور انگیزی نرم
و گرم ساخته محمد حسین خان زند سرکرده سواران زکی خان گشته
و من تبعه او مغلوب و هراسان گشته بشیراز عطف عنان کردند صادق خان
بجانب کرمان رفت در قلعه فسنجان خواه بقولی حصار بم پناه گرفت
آقا محمد خان ولد محمد حسن خان بن فتح علی خان قاجار که بیشتر ازین ذکر یافت
برگشته خود را بکریم خان سپرده محفوظ در شیراز چنان بسر میبرد که از شهر بیرون جای نرود
لاکن بآخر ایام جهت عقل و فراست شریک مشوره بوده رخصت یافت بسیر
و شکار هر طرف خواهد سوار شود خواهرش بانوی حرم کریم خان بتاریخ
دوازدهم صفر ۱۱۹۳ شب وفات شوهر خبر فرستاد که تا زود دست
ازین بلاد خود را بملجا و ماوائی برسان بلکه توانی کاری ازپیش بری وهم با
معدودی همراهیان مسافت دو صد و پنجاه میل را از اصفهان به سه روز طی کرده خاطر جمع

سمت مازندران قدم زده پس از ورود خود عظما و اعیان قوم را فراهم آورده ایشانرا باتفاق و اتحاد رغبت نمود چون گروهے با وے راه موافقت پیمودند بتهیهٔ اسباب حکمرانی پرداخت و علم کشورستانی در بلاد قرب و جوار افراخت زکی خان را معلوم بود که امیر قجر بر حکومت مازندران قناعت نخواهد کرد۔ لا علاج خواهرزاده خود علی مراد خان را باده هزار سوار و پنجهزار پیادهٔ کار دیدهٔ رزم آزموده از عساکر خود چیدهٔ برگزیده بدفع او مامور فرمود خان بالشکریان در طهران آمده بخیال مآل در اندیشه او فتاده سرداران گفت که بخدمت و حمایت زکی خان اعتماد بر قول و فعل او نیست انصاف کنید باچه با خویشان و برادر و اولادش کرده چون همگی از طغیان او بجان تنگ بودند انحراف را پسندیده هم دران ایام کاغذے از صادق خان رسیده لهذا عطف عنان باصفهان و حاکم را گریزان نمود هرگاه این خبر گوش زد زکی خان گردید فی الفور با هر قدر لشکر که توانست جمع آورده بدفع خصم وارد یزد خواست شده انجا بقتل و نهب مردم پرداخته واز دریچه و دیوار قلعه بسیاری سادات و ملا و رعیت را بزیر انداخته معائنهٔ این ظلم دلهاے سرداران آتش بغض انگیخته که شب هالی اردو بالایش ریخته رشتهٔ حیات ورا به خنجر اجل گسیختند از وجود ش عالم را شستند انگبین سرور بشراب نشاط آمیختند و ابو الفتح خان بشیراز برده جاے پدر نشانیدند۔ صادق خان هم باستماع هلاک دشمن سوے وطن برگشت و بکلی صاحب اقتدار مهمات شده پس از مدت قلیل بمشاهدهٔ حرکات بیهوده ابو الفتح خان در حرم سرا رفته او را گرفته کور و محبوس نموده نام پادشاهے بر خود نهاد

واز توهم جانب علی مراد خان برادر اُمّی او جعفر خان پسر خود را بحکومت
اصفهان فرستاد علی مراد خان درین آوان بجنگ ذوالفقار خان خمسه
که یاغی بود رفته اورا گرفته کشته بلاد قزوین وسلطانیه وزنجان قابض گشته
در طهران متوقف بود که سوانح شیراز دریافته باسم سلطنت برفراز
تخت شتافته بالشکر پای رکاب سمت اصفهان در حرکت
آمد و هرگاه آوازه قرب او بگوش جعفر خان رسید بدون مجادله جانب
شیراز مفرور گردید صادق خان لشکری که سمت یزد فرستاده
بود مسترد طلبیده بست هزار کس بسرداری پسرش
علی نقی خان بمقابلهٔ علی مراد خان روان کرد وحسن خان
پسر دیگرش نیز قبل از جنگ به برادر ملحق گردید و باسپاهی
که علی مراد خان از اصفهان پیشتر مامور نموده بود مقابل شده
ایشانرا هزیمت داد هرچند این صدمه واقعی نداشت اما کسانی
که دور علی مراد خان دم رفاقت میزدند اورا گذاشته و
خاک جفا بچشم وفا انباشته سر خود گرفتند وبعضی نزد علی نقی خان
رفتند لاعلاج علیمراد خان با متعلقان واندک همراهیان طرف
همدان گریخت و در غفلت بر سر حاکم آنجا تاخته اورا کشته
خزانه واموال بلشکری که فراهم آمدند قسمت ساخته باز بسر خصم علم
نهضت افراخته هنوز پای جدل درمیان نیامده که مردم
علی نقی خان از بدی سلوک وی رنجیده پا از هواداری
کشیده تار و مار گردیده باز چند مرتبه بخود سازی پیش آمده
هر بار علی مراد خان بحرب عدو ظفر یافته نوبت بمحاصره شیراز کشیده بعد از هشت ماه

طرفین خلقی تباه گشتند و کار اهل شهر در قحط و سدّ راه آذوقه بهلاک
رسید قلعهٔ وارگ بتصرف آمده سوای جعفر خان که از سابق رسم سازش
داشت صادق خان باغوای اکبر خان پسر زکی خان با سائر
فرزندان بقتل و فنا دو چار شدند و سلطنت بر علی مراد خان قرار
گرفت بعد چند مدّت غمازان اکبر خان را نزد علی مراد خان متهم
بقصد جان کردند چنانچه باور کرده جعفر خان را فرمود که به انتقام
پدر و برادران خود اکبر خان را عُرضه بوار و هلاک ساخته بایالت
خمسه منصوب شد و علی مراد خان در اصفهان رفته او را
پایه تخت قرار داد و شیخ ویس پسر خود را سردار لشکر
نموده بسرحد مابین شمال و مغرب مملکت بدفع آقا محمد خان
مامور کرد او در بدایت حال ظفر یافته بر مازندران تاخته
ساری و اطراف بتصرف آورد آقا محمد خان باستر آباد روی
نهاد سردار مذکور فوجی بهمراهی محمد طاهر خان بتعاقب فرستاد
لاکن راه عبور لشکر چون از درهٔ تنگ دشوار بوده کسان تجر آن
گذر بمحافظین دلاور سپرده مجال تردد مسدود نمودند آمد و شد غله
مفقود و ذخیره آذوقه نابود شد سختی قحط در اردو افتاده سردار
خواست مراجعت کند نتوانست و آقا محمد خان حمله آورده بسیاری از لشکریان
او را طعمه شمشیر ساخته و بقیه در معرض اسار آورد بقیه چند نفری گریخته خبر به سپاه
شیخ ویس بردند چنان وحشت بر همگنان رو یداد که از یکدیگر متلاشی و در رسیدن
تفرقه و بار باشی گرزیدند شیخ ویس لاعلاج ساری و دیگر بلاد مفتوحه را گذاشته
بطهران رفت و علی مراد خان هم در انجا باو پیوست باز جمعی بصوب مازندران روانه کرد

هر گاه این اخبار بسمع جعفر خان رسید لوای سرکشی افراشته عازم اصفهان
گشت علی مراد خان بدریافت این حال هر چند که بیماری در مزاجش مستولی
روی بدان ظرف نهاد چنانچه در مورچه خوار بفاصله سی میل از اصفهان
بست و سیم صفر سنه ۱۱۹۹ وفات کرد امرا سانحه او را مخفی داشته
او را بشهر در آوردند و اکثر افواج باطراف متفرق شده بنای
تاخت و تاراج نهادند اما هنوز که پنجروز از ورود جعفر خان باقی بود
فرصت یافته باقر خان حاکم اصفهان ادعای سلطنت کرده
بر تخت برآمد چون جعفر خان رسید پادشاه نو از تجربه کهنه گریخته
در تعاقب بدست سپاه گرفتار آمده با منسوبان علی مراد خان بزندان
افتاد و شیخ ویس بوعده جعفر خان اعتماد کرده همینکه حاضر گردید
کوری چشم خود را بدیده عبرت دید آقا محمد خان در این آوان با چهار
صد پانصد کس از مازندران روی بعراق نهاد و بر ساعت
و بهر منزل جمعیت بدورش زیاد می شد از این آگاهی جعفر خان بسرعت
جانب شیراز فرار گشته اسباب و سامان شاهی بدست او باش
رعیت و سپاهی در آمد و آقا محمد خان بی منازعت اصفهان را گرفته
صید مراد خان حاکم و کدخدا و کلانتران شهر جعفر خان را با عزاز وارد
شیراز کردند و حاجی ابراهیم بواسطه سعی در این خدمت کلانتری جمیع
فارس یافت آقا محمد خان بعد از فتح اصفهان تادیب طائفه بختیاری که در کوهستان
ماوا و مسکن دارند عزم کرده کاری از پیش نبرده لشکریان این معامله را بفال بد گرفته
علامت زوال دیده از پای ملازمت سر از دوری کنارگزیده هر یک بگوشه خزیدند
لاجرم آقا محمد خان بطهران برگشته دوباره جمعیت فراهم آورده چون جعفر خان [illegible]

براصفهان شعله صفت یکباره تافت رحیم خان حاکم انجا چندی
بارگ متحصن شده بالآخر گرفتار و مقتول گردید اصفهان تخت جعفر خان
بود که باز آقا محمد خان عزم افتتاح آن نمود جعفر خان راه فرار خذلان
پیمود و جمله بلاد عراق تبصرف آقا محمد خان درآمد و همدرین آوان اسمٰعیل
خان برادر زادهٔ کریم خان که از جانب جعفر خان حکومت همدان
داشت لواے طغیان و بغاوت افراشت و نیز خسرو خان والی
اردلان با فوجی از اکراد اورا مدد کرده با جعفر خان مصاف و لشکر اورا
شکست صاف داد و همچنین قشونے که بمحاصره یزد کشیده بود تقی خان حاکم
انجا از امیر طبس استعانت جسته بمقابله پرداخته جمعی کثیر از همراهیان
جعفر خان عرضهٔ فنا گشته سردار ناچار علم نهضت افراخته در آخر
پادشاهی و اول سال بتباهی چراغش را نوری و ایاغش را سروری
پیدا شده پسرش لطف علیخان از کوهستان لار انصار دیار فراهم
آورده در غیاب آقا محمد خان برسر اصفهان تاخت و فوج محافظ را منهزم
ساخت چون خبر توجه آقا محمد خان شنید رخت عزیمت بشیراز کشید
هرچند میرزا حسین خان وزیر پدر میرزا ابوالقاسم خان و میرزا موسی خان
فهمایند سودی بمزاجش نه بخشید و مرتکب حرکات بدعهدی با محمد حسین
خان و حاجی علی قلی خان گردیده حضرات مقیدین در محبس با صید مراد خان یکدل شده
غلامی را برشوة بران داشتند که زهر بکام جعفر خان کرده هرگاه تغیر در حالت وے
ظاهر شد ایشان خلاصی یافته با یراق در وثاق رفتند و سر اورا بریده از دیوار ارگ
بزیر انداختند بر سکنهٔ شهر مرگ جعفر خان را اظاهر ساختند پس نام شاهی بر صید مراد خان نهادند
چون این واقعه بگوش لطف علیخان که در کرمان بود رسید شیرازهٔ عسکرش از هم پاشید ناچار

بسواحل دریا و بنادر شیوخ عرب ملجا و پناه یافت چندر روز بعد ورود لطف علیخان
در ابوشهر شیخ مذکور فوت شده با پسر خود شیخ نصر پدر شیخ عبدالرسول خان
وصیت معاونت کرد چنانچه باندک مردم گرد آمده عزم تصرف شیراز نمود
حاجی ابراهیم خان هم از ایلیات و احشام حوالی فارس جمعی در هواخواهی
زندیه فراهم آورد از جانب صید مراد خان برادر اوستاد مراد خان
بدفع لطف علیخان مامور گردیده علی همت خان مشموله قشون که با حاجی
ابراهیم خان وفاق داشت لشکریان را نوعی نمود که سردار خود را گرفته
به لطف علیخان پیوستند تا بی مزاحم و مانع باتفاق اهالی در شهر آمده
صید مراد خان بارگ پناه برده از نهایت آسانی گیر افتاده بقتل رسید
و حاجی علی قلی خان را که سر منشاء فتنه بود با چند نفر سردار دیگر حاجی ابراهیم
خان اطمینان داده برطبق آن لطف علیخان هم هریک را مورد عفو و
عنایات و محل اعتماد ساخته بعمر بست سال و جمال با شجاعت جلادت
و تجربه کاری از عهد پدر آموخته بر تخت سلطنت جلوس نموده باندک
زمان مزاجش تغیر یافته شکرانهٔ احسان و احترام حاجی ابراهیم خان
بوحشت بدل شده آقا محمد خان بقصد محاربت از اصفهان پیش آمده
در حوالی قریهٔ هزار بیضا شش فرسخی شیراز جنگ رو داده لطف علیخان
شکست خورده بشهر آمده بند و بست چنان کرد که از محاصرهٔ یکدو ماه
باب فتح نکشاده آقا محمد خان بطهران برگشت و سال دیگر بکار آذربایجان
پرداخت لطف علیخان فرصت یافته یکی از برادران کوچک را
بحکومت شهر و بلوکات بتفویض حاجی ابراهیم خان و برج و باره قلعه
و سپاه بدست برخوردار خان زند و ارگ به محمد علی خان بهادر جهت رفع

خیانت سپرده بموسم زمستان و عزم به تسخیر کرمان بر سر میر حسن خان
کهکی تاخته در محاصره از شدت سردی و قحط اذوقه که برف راه را
مسدود کرده بود جمیع دواب و اکثر لشکریان از گرسنگی و سرما
هلاک شده ناچار بے نیل مرام برگردید و بسبب منازعت قلبی امرا و
زنده سوزانیدن مرزا مهدی فیما بین وزیر و پادشاه کدورتے بدل پیدا
شده درین وقت لطف علیخان بضابطه اول خدمات را بدست خوانین
سپرده و حراست ارگ به محمد علی خان زند واگذاشته بجانب اصفهان
لشکر کشید هرگاه چند منزل از شیراز دور رسید حاجی ابراهیم خان
بفکر خلاص جان خود و آرام ایرانیان از کشت و خون همگنان فکرے
کرده شبے برخوردار خان و محمد علی خان را بهانهٔ مشورت مهمان
طلبید و بامداد فوجی از اهل شهر بسرداری برادر خود محمد حسین خان
سپرده بود- بدون خونریزی امراے والا منصب را گرفته خبر این
واقعه به عبد الرحیم خان برادر دیگر که در لشکر لطف علیخان شوکت و پنج
فرسخی قمشه اقامت داشت فرستاد و سپاه آقا محمد خان هم بسرداری
فتحعلی خان عرف باباخان برادر زاده اش که آنوقت بست و دو ساله
هم درآن حوالی بود برادر حاجی ازین سانحه با دوستان و امراے
موافق بنا گذاشت که هرگاه شب تاریک شود تفنگچیان بطرف سراپرده
لطف علی خان شلیک نمایند و نعرهٔ غوغا برآرند هرگاه این صورت
حسب قرارداد بظهور افتاد اردو وہم خورده هیچ سردارے بحمایت
لطف علیخان باوجود طلب و استمداد پیش نیامد مگر طهماسپ خان فیلے با هفتاد و
هشتاد کس چون ازان شهزده قلیل کاری ساخته و همه دشمن شکاری

پرداخته نمیشد لابد راه شیراز گرفته روز دیگر سنوح واقعه شنیده مرحله پیمای
وادی بی سامانی گردیده بحوالی شهر که رسید مردی پیش حاجی ابراهیم خان
فرستاده سبب کفران ولی نعمت پرسیده جواب یافت که امید
وفا از تو بریده شده من حفظ جان وجهان با وارگی تو دیدم و حاجی
برفیقان او پیغام داد که هرکس در شیراز عیال و اطفال و آل
دارد باید بگریزد و پی سلامتی خویشان رود والا همه تلف شوند
چون عساکر لطف علی خان این تهدید شنیدند از سر او بکلی پاشیدند
ناچار با چهار پنج نفر سوار از جانب ابو شهر قدم زده این دفعه شیخ را
بدوستی حاجی معاند خود یافته طرف بندر ریگ شتافته از حاکم انجا
معدودی یار و انصار یافته بعزم تسخیر شیراز برگشته در قریهٔ تنگستان
با سپاه که باشاره حاجی خلاف شیخ ابو شهر آمده بود مصاف نموده
سواران مصحوب رضا قلی خان سردار خود گذاشته بلطف علیخان
پیوستند و پیادگان بی آنکه دست بشمشیر زنند پای بگریز نهادند
ازین جمعیت تازه که بسرش بهم رسید با رضا قلیخان حاکم کازرون
که برادرش حاجی علی قلی خان پیش آقا محمد خان رفته بود نزاعی
کرده شکست داد و اورا گرفته نابینا ساخته همت بشیراز
ایلغار نمود حاجی ابراهیم خان در بندوبست شهر تدبیرهای شایسته عمل آورده صورت حال
به آقا محمد خان نوشت و مصطفی قلی خان را با فوجی روانه ساخت لطف علی خان
بعد از محاربه سخت آنرا نهزیمت داد بار دیگر عسکر قجریه بسرداری جان محمد خان و رضا قلیخان
بشیراز آمده بسپاهی که انجا در حراست بود بهم پیوسته در دفع لطف علیخان حرکت کردند او هم
سنگر خود را که در تسخیر شیراز بسته از ان پیرش بود گذاشته با جمعیت که ده یک عدو می شد

همه را میان با ثبات کشید تا قلت بنظر خصم باعث خیرگی نشود مقابله
اول شکست یافته و دوباره چون اعدا به چپاول اردو وافتادند ناگاه
تاخته دشمن را تار و مار و رضا قلی خان قاجار و جمعی را دستگیر ساخته
حاجی ابراهیم خان باستماع این سانحه در خدمت آقا محمد خان
نوشت که خود را بدفع این مهم نهضت کند او با چهل هزار لشکر
چهاردهم شوال سنه هزار و دوصد و شش هجری بقریهٔ مابین
سی فرسخی شیراز آمده ابراهیم خان را با جمعی بحراست راه و
درهٔ مائین وا برج گماشت لطف علیخان با هزار نفر بطور شبخون
بر سر سی هزار قشون تاخته اول طلایه سپاه را منهزم ساخته
ابراهیم خان و بسیارے از همراهیان او را کشته فراریان
را تعاقب نموده تا وسط اردوے ایشان دوانیده قریب
سراپردهٔ آقا محمد خان تاخت دراین گیر و دار سر افشانی
میرزا فتح الله اردلانی که از جمله رفقا بود نزدیک لطف علی خان
رفته گفت آقا محمد خان بر فراریان سبقت گرفته اکنون
صلاح در منع جنگ ست والا جواهرات و خزانه در شب تار
بیغماے سپاه خواهد رفت او هم گول خورده دیگران را
مزاحم و خود بانصراف جازم شد حین طلوع فجر صداے موذن قجر از لشکر برخواست
معلوم شد که آقا محمد خان برجاست و در خیمه سنگ و قار رسته از پایداری نکاست
ناچار لطف علیخان دیگر جاے قرار ندیده رخت بوادی فرار کشید و جانب کرمان رفته
انجا بجمع عساکر مشغول شد آقا محمد خان شیراز قرار گرفته بزودی قشونی سواره بسرداری
ولی محمد خان قاجار و جمعی پیاده بافسری عبدالرحیم خان برادر حاجی ابراهیم خان بتعاقب

مغرور را مور کرد باستماع این حال کسانیکه بر دور او فراهم آمده بودند پراگنده
شدند او بخراسان رفته آن ملک بعد از سانحهٔ نادرشاه طوائف ملوک بود
بهر گوشهٔ امیری و در هر کنج صاحب تاج و سریرے لاف خودسری و کشورگیری
میزد یکے از انها امیر حسن خان طبسی پناه داد چون شنید که آقا محمد خان
استحکامات شیراز خراب کرده دوباره هواے تسخیر آن ولایت بسرش افتاده
دو صد سوار کمک و معدودے رفیقان دیگر برداشته وارد یزد شد
علی نقی خان فوجے سر راه فرستاده لطف علیخان بر آنها تاخته از هزیمت اعدا
لواے ظفر افراخته بشتاب جانب ابرقوه شتافته بتصرف آورده دوستان را
پیام اقدام داده انها چون خبر اغراق فتوح را شنیدند بسر طاعت دویدند چنانچه در اندک
مدت با هزار و پانصد کس پیاده و سوار داراب را محاصره کرد خبر این واقعه که بطهران
رسید لشکرے گران بسرداری محمد حسین خان بمدافعه معین گشت و حاجی ابراهیم خان
هم فوجے از تفنگچیان مصحوب برادرش با مداد قلعه گیان فرستاد لطف علیخان
از انجا برخواسته رفته بقریه رونیز با خصم در ستیز و آویز سعی نموده منهزم
تکاور انگیز طبس گردید حاکم خیرخواه صلاح داد که از معاونت قلیل من براد
جلیل نخواهی رسید بهتر آنست که در قندهار پیش تیمور شاه رفته امداد افغان
را سپر کینه و فسادسازی این طوطیه را قبول نموده چند منزل رفته بود
که آوازهٔ مردن تیمور شاه شنیده درماند همان ایام خطوط محمد خان
و جهانگیر خان امراے نرماشیر محالات کرمان وصول یافت که اگر
مراجعت کنی بقدر امکان در خدمت گذاری دریغ نداریم بضرورت عنان
عزم برگردانید و انجا رفته معدودے همراه گرفته در تسخیر کرمان قدم جرات
پیش نهاد و بحیله و سطوت ناگاه قلعه دارگ را تصرف کرد محمد حسین خان قراگوزلو

و عبد الرحیم خان برادر حاجی نصراد نمودند از مردم ایشان بسیاری بقتل
رسیدند و اسباب فراوان بچنگ افتاده دیگر باره نام پادشاهی برای
خود بلند ساخته خطبه و سکه رواج داده باستماع این واقعه آقا محمد خان
با تمامی لشکر همت بدفع او گماشت و سر قلعه برش برده نجف قلی خان
خراسانی معتمد علیه لطف علی خان در خیانت کشاد و از یک سمت بحریفان
راه داد بقدر ده دوازده هزار قشون اندرون قلعه یکباره داخل شده
ابواب نجات را چار طرف بستند و خواستند لطف علیخان را زنده
بگیرند او هم دلاورانه کوشید شبانگاه از تخته پل نوعیکه توانست بیرون
شهر رسید سپاه محافظ که در خارج بودند و درش را گرفتند او با سه
نفر همراهیان بر لشکر فراوان زده جان بسلامت بدر برده طرف نرماشیر
قدم زد روز دیگر که آقا محمد خان از فرارش خبر دار و نائرهٔ غضب او
شرربار شده خرمن سوز حیات اهل کرمان گشت که بقدر هشت هزار عورت
و بچه را بمردم سپاه خود بخشید تا غلام و کنیز نمایند و بفروشند و از مردان
هفت هزار کور کرد و بیشتر ازین را هلاک ساخت لطف علیخان که بمنزل
مقصود رسید حاکم انجا بحرمت و خدمت بیش از پیش کوشیده پرسید
برادر من همراه سرکار شما بوده حالا کجاست گفت خواهد آمد اما چون سه روز
گذشت و پیدا نشد یقین دانست اگر نه کشته اند اسیر خواهد بود پس برای
خلاص برادر فکر نمود لطف علیخان را مقید سازد و بدشمن سپارد تا برادرش
از چنگ آقا محمد خان و بند اجل رهائی یابد رفقای لطف علیخان ازین توطیه
وقوف یافته خبر کردند گفتند زود بگریز که میزبان سر عدوان ست ان برگشته بخت
باور نداشته از جا نجنبید یاران جان خود را بسلامت بدر بردند و هنوز از دورش

دور شده بودند که مردان یراق بسته در گرفتن وی نزدیک رسیدند او
برخواسته دست بشمشیر دو دید انها کوچه دادند تا براسپ خویش که قران نام
داشت برآمد خواست بتازد یکے از تیغ بید ریغ مرکب لاثانی یکه چین
ایلچی ایران که بست دست می حبت و صد فرسنگ میرفت پے کرد لطف علی
خان پیاده شده شمشیر میزد چار دورش گرفته زخمے بر سرش رسید
و جراحتے بازو را بیکار نمود تا که از پا در آمد با این حال خسته گرفته روبروی
آقا محمد خان بردند تفصیل تقریر آن بے مروت و گزارش صحبت عزل
و نصب سلطنت مایۂ حسرت و نفرت مے باشد همین کفایت کند
که چشمانش بسر انگشت زجرت کنده بطهران فرستاد انجا بعمر
بست و پنج سالگی دور از یار و دیار اسیر و خوار بهلاکت افتاد و در
خلال این حال هر که مظنۂ رشادت و سطوت میرفت کشته خواه نابینا
گشته مگر عبد الله خان زند عم لطف علی خان که خواهر حاجی علی قلی
خان زوجۂ او بوده امان یافت پس طائفه زندیه را باطراف بعیده
کوچانیده در سرحدات مملکت جا نداد بعد ازان آقا محمد خان بر
استرآباد و مازندران و گیلان و رشت و عراق و فارس و کرمان و یزد
متصرف شد لاکن بعد از فوت کریم خان این بلاد پیوسته محل آشوب
و جنگ و نهب و تاراج بوده از هر طرف که امرای قبائل بید دعیان
خلافت مے آمدند ملکی را لکدکوب مصائب میکردند و ازانکه نقض عهد و شکست پیمان
شیوع داشت بر جرارت و جلادت شان هم اعتمادی نمیرفت وقتے که دو لشکر تلاقی
میکردند چند نفر از طرفین بر یکدیگر میزدند بقیه تماشائی بودند که ببینند نتیجۂ
رزم و پیکار چه مے شود هر طرف که هزیمت مے افتاد سائر مردم رکاب

صاحب خود را رہا نمودہ بفتراک دشمن غالب می پیوستند خواہ سبک عنان
ہمپاے رفقاے بے عار بوادی فرار میرفتند ہر سپاہ پیادہ وسواری
کہ براے مددگاری سرداری بیرون مے شد اولاً از شہر وقریہ حتے کورہ
دیہ بنام سیورسات ہرچہ میسر مے آمد حاصل میکردند وبزور میگرفتند
وہرگاہ چشم زخم شکست دیدہ میگریختند تا مے توانستند براہ چپاو خانہ ودکان
بازار دور ونزدیک راے تاختند فریاد شنوی نبود کہ بدادرسد
ورعیت پروری نہ کہ تمشیت فساد کند از آوانی کہ افغان بر اصفہان
تاختند سنہ ۱۱۳۵ ہجری بنیاد خاندان شاہ صفی برانداخت ونادر بانتقام
خارجی وداخلی پرداخت وآن دولت ہم در عدوان برادرزادہا بنائرہ فنا
گداخت علم شوکت زندیہ شقہ رفعت کشاد وبازنشان او بارشان دست
بدست افتاد افسر وتخت بتخت آقا محمد خان آمد چراغ خاندان ہا کور وہر
صاحب داعیہ را کور بکور کرد بلاد آباد ایران از پے ہم ویران گشت و
خون وناموس ہمگنان بمعرض نقصان چندانکہ از بیان گذشت شورش
آفات زمانی در طغیانی بود تا کہ آقا محمد خان در لشکرکشی ہا وداع جان وجہان
فانی نمود نوبت بجلوس فتح علی شاہ سنہ ۱۲۱۲ کہ افتاد نزاع حسین قلیخان برادرش
وجنگ روس وپرخاش نبیرہ نادرشاہ رخ رو نمود اما ہرگاہ پسرہا رشید قد قابلیت
کشیدند ودر ہر بلد حکمران گردیدند یا اللہ فتنہ بغاوت وقتل وغارت خوابید
وہرکسے در مہد امن وامان قدرے آرمید راقم شرح مفاسد سرداران زندیہ را بطور قطرہ
از بحار وا ندکے از بسیار ایراد کرد وہرگاہ در کشش فساد عہود مذکور قلم تفصیل
میزد جنگی ذخیم وکتابے عظیم بپایان میرساند واز غرض اصلی خود کہ بیان وضع سلوک
وگذران عجم ست باز میماند براے آگاہی ناظران کافیست کہ در تباہی ملک خانمان ہا دشمنانی

این همه جانکاهی بظهور آمد بهمین قیاس در انقراض چهار خلافت پناهی تصور
باید کرد چه شده باشد بر واسطه در مدت اغتشاش هفتاد و هشت سال
چهار کرور خلایق از مرد و زن و بچه رعیت و سپاهی در تلف تجهیز رسید انگاه
شرارهٔ کین و بغض و حسد و نفاق و عناد هر صاحب کلاهے تسکین گردید
هر که خواهد مفصلات حالات جمیع طبقات را دریابد بملاحظه کلیات سرجان
مالکم صاحب بهادر که حاوی از واقعات کیومرث جمله پیشدادیان
و کیانیان و ساسان و خلفا و ترکان و چنگیز و تیمور و صفویه و افغان و نادر
و زندیه و قجریه است بشتابد سفیر با دانش و تدبیر دفعه اول سنه [illegible]ء
مطابق سنه ۱۲۱۵ھ و دو باره در سال یکهزار و دوصد و بست و پنج
ایلچی شاه انگلند بوده و شرح گزارشات ایران خلاصه روضة الصفا و
حبیب السیر و تاریخ فرشته و عالم آرای عباسی و درهٔ نادری و
شیخ علی حزین و میرزا صادق مجموعه منتخب نموده از لسان انگریزی بزبان
فارسی میرزا اسماعیل متخلص حیرت ترجمه کرده در بندر ممبئی بحکم سرکار
میرزا محمد علی متخلص کشکول بقالب طبع زده الحق اینه صورت نمای حقایق
امور دهور پاستان جمهور ست و از مذاهب زردشت و صوفیه و امامیه
و سنت جماعت حنفی و وهابیه در مبادی ظهور ذخیره موفوران عروس زیبا
در سنه ۱۲۸۹ حلیهٔ باسمه یافته و بنظر خواستگاران بنقد بست روپیه جمالش
مهر آسا تافته باری چو استرآباد از آوان دراز محل اقامت اعیان قاجار
و بگوشه خارج از کشور افتاده محال مے نمود که مدار دایرهٔ مملکت و حکومت
شود آقا محمد خان میخواست از مسکن قدیم نزدیک و با قبایلی که غالباً محتاج
اعانت ایشان بود خیلی دور نیفتد بنابران عزم کرد طهران را که بے فاصله در پای کوهی

مابین عراق و مازندران سست استحکام داده پایهٔ تخت ساز دلهذا بناهای
عالیهٔ شیراز و اصفهان و کرمان بخاک افگنده ستون و سنگ و قطعات
عمدهٔ عمارات را بحمل و نقل کشیده آورده نشیمن و مامن خود ساخت و در تهیهٔ
تخت و تاج و هیکل خسروانی و کلاه کیانی پرداخت چون عروس ملک
و دولت بقبیلهٔ قاجار مانوس گشت مدت هفده سال در جنگ و سرکوبی
اقوام و ترتیب سامان رزم بمقابلهٔ روس گذشت آدم پول دوست سفاک
دلیر از قواعد سپاه و رعیت خیلی دانا بود و برغضب و عزم و نفاذ حکم و
عدالت و تمشیت راه بقابلیت جبلی بی همتا سامان ایوان بارگاه سلطانی
و تخت و تاج خسروانی و خزانه و تزک خاقانی مهیا نمود که بعد از فتح
مهمات جهانبانی در طهران رسیده افسر بسر و پا بسریر ضیا گستر نهاده
رواج سکه زر و خطبه خواهش فرمود لشکر جرار بتسخیر بلاد آذربایجان و
تفلیس و قلعه شیشه برد و بزور تدبیر کشورگیر آن حصارهای استوار
بتحت تصرف جنود فکر و اندیشه آورد قضارا روزی با ارکان دربار
صحبت میداشت که صدای قال و مقال از پشت خیمه شنید در صدد
جستجو برآمده کسان صاحب آواز را بحضور طلبیده سبب گستاخی و بی ادبی
شان پرسید معلوم گردید قمار باخته جر آمده باهم تند شده روی یکدیگر
پریده اند بغضب در آمده فرمود هر دو را طناب بگردن انداخته خفه نمایند
محمد صادق خان بیات از حمیت همقومی خاک افتاده لب بشفاعت
گشاد قبول کرده سر داد شبی این هر دو بدنهاد سپاه درون مشوره زبون
کردند که اگرچه بظاهر و پاس خان جرم ما بحل شده لاکن کینه از سینه آقا نخواهد رفت
و بکدام بهانه دیگر انتقام مے کشد بهتر آنست که قاتل خود را

زنده نگذاریم پس وقت سحر پشت سرادق خوابگاه رفته سراپچه شگافته یکی پنجه گربه تیغ
فشرده دیگری از بالاے لحاف روکش خنجر زده شکم دریده سرش را بریده بازو بند
و کلاه کیانی برداشته بخدمت سردار بیات رسیده کیفیت بر شته بیان کشیده
سر و سامان مذکوره سپرده رو بکوهستان بختیاری گریختند چون از جمله
فراشان د باعمله همیشه کشیک یکی بودند بے مانع دور و نزدیک کار خود بجای
نمودند پس ایام کامگاری دست بیعت و یاری برابر با باخان دراز و
مشیت ایزد بارگی از دیهیم و افسر شهریاری سرفراز کرد حاجی ابراهیم خان
وزیر شیرازی مدار المهام شد و حسین قلیخان برادر شاه بحکومت اصفهان
فائز المرام مدتے نگذشته بود که دود نخوت و غرور بدماغ خان زور
نمود بجد و کینه قوت بازو در هواے اورنگ سلطنت بال آرزو کشود طائفه
بختیاری و شاهی سوند و فیلے را با خود متحد و ساز و آهنگ جنگ
با شاه مستعد و دمساز کرده رو بطهران نهاد خصمانه لشکر توپخانه و سوار
و پیاده فرزانه بسرش رفته مادر شاه که دران زمان حیات داشت میان
میدان مقابل فوج طرفین ایستاده شر و فساد جانبین اصلاح داد گویند
مکرر ازین قبیل فتنه و آشوب برخاسته از پا میانے خاتون محتشمه
فرو نشسته بعد وفات این مخدره که چنین فتور حسین قلی خان از قوه بفعل
آمد بضرب دست سپاه شاه متجنده نادرست شکست خورده خود هم
اسیر پنجهٔ تقدیر گشته بحکم قهرمان قضا در حجره اش بند کرده دو دیده ویش
گل زدند که نام آن برگشتهٔ ایام از صفحهٔ جهان حک شد و بخوردن حاروج
و کج استخوانش آهک درعرصهٔ چند سال بمزید رعونت رد فرمان ولی نعمت
بگردن وزیر شیرازی هم با خویش دیگانه که هر یک ناظم و لایتی بود ـ

بیک روز معهود از طناب و دم شمشیر و خنجر معانقه نمود زن و بچه و خانه و اوضاع
زندگی او همگی مفقود پس خلعت این منصب با حکومت اصفهان طراز قامت
صدر اعظم حاجی محمد حسین خان علاف بحلقه طناب اجل از جاه و حشم و جان درگذشت
انتظام مملکت بنام خان علاف بخطاب نظام الدوله قرار گرفت و چون
بسیار بخشنده کریم طبع بود با وا سے پیشکشهاے حضور و بذل مردم نزدیک
و دور نیکنام از جهان رفت بعهد خاقان دوران هر بلدۀ کشور ایران
زیر فرمان شاهزاده با جاره بود و اداے دو چندان مالیات دیوان
و قلق هاے تازه رعیت و کسبه را پراگنده و بیچاره نمود یکی باج خراج
مقرر پادشاهی باید برسد دویم بنا بر مصارف سرکار شاهزاده و وزیر
و عمله جبایره تاوانے داده شود لهذا گرانی اجناس خورش و لباس
موجب بدگذرانی سائر ناس سے شد سلطان خجسته صفات بالذات
عیش دوست آرام طلب مائل صحبت نسوان و راغب اختلاط سخنوران
خوش خلق شیرین زبان در فن شعر موزون طبع صاحب دیوان بوده
و از علم اصول و فقه و ادب سواد معقول داشت تربیت فضلا و
عزت فقها و حرمت ارباب انشا نموده مصروف تالیف کتب
و بوصول جائزه و احسان کامروا میگذاشت بجهت کثرت اولاد
که در ماه صیام سال یکهزار و دو صد و سی و هفت هجری بحساب
میرزا محمد علی خان برادر معتمد و میرزا خانلر مستوفی اعداد بنین
و بنات و نوه و نبیره ذکور و اناث چهار صد و شصت
بشمار آمدند در مدت حیات او قلت اهل بغاوت و عناد و امنیت از فتنه
و فساد رو داده آمد یکے از خوانین خراسان چندا ساز از لشکر آرائی و کشور کشائی

خودرا بکنار استراحت کشید و در تخلیهٔ ملک سرحد از وجود اعدا داخلاص
عباد ودیعت کردگار بالمره نکوشیده ناچار اکابر آذربایجان از ستم
کوته اندیشان بجان آمده بوعدهٔ طاعت با سرداران ملت مسیحا
طرح موافقت انداختند و بشهرهای تفلیس و هشدرخان و شیشه
و گنجه و شکی و شروان و بادکوبه و داغستان و دربند و سالیان
و شماخی و نخجوان و لاهجان متصرف حکومت ساختند چون زور
بازوی تدبیر و رهنمائی دست تقدیر اولوالعزم شوکت سریر
نپلیان بونی مارتی را بتملیک کشور فرانس مباهی گردانید و سطوت
لشکرکشی و دبدبهٔ ملک کشائی و تاج بخشی درمیان سلاطین قرب وجوار
بمرتبهٔ شاهنشاهی رسانید از وجوه معارضات قدیم و ترقی جدید
در هر اقلیم همه تن مهیای آویز و ستیز با طائفه انگریز بوده لاکن بسبب
آنکه جزیره بریٹن سه شعبه موسوم انگلند و ایرلند و یولند محصور دریای
شور است کثرت جهازات جنگی چاردور و قلاع و بروج بنا در اطرافش
راه عبور مسدود نمود و میخواست میدان رزم و پیکار در خشکی بیابد
و ضرب دست دلیران بعرصهٔ کارزار در کار توپ و تفنگ نماید هرچند
مراکب بادپیما و سامان آتشخانه را بروی آب برای جنگ روان
کرد بجائی که معرکه هیجا در دریای خون اعدا نتوانست لنگر امکان زد ناچار بازاده
مقابله در هندساز سفر مذکور آراسته از خوندکار ملک روم و شهریار قاجار ایران
راه مرور خواست ایلچی او با تحائف نفیسه و نامه و پیام مشعر این مرام بدربار پر
احتشام رسید و درباره عهد و پیمان بچنین شرائط قرین استحکام خواهان سرانجام
گردید که هرگاه لشکر ما از دیار شما راه سطی نماید هر قدر بلاد شرقی بمفتاح سعی

دو دست حرب و سپاه بکشاید اینقدرش با اموال غنیمت تصرف و لیاے
اند دولت بسپارند و باقی براے مزید جاه و حشمت ما بنام استیصال
دشمن در تحتِ حکومت بدارند شاه در باب رد و قبول این مسئول از ارباب
عقول بساطِ مشورت و استصواب گسترانید و در مقدمۂ حرف با صواب
ایلچی را مشمول تفقد و عنایات معطل جواب گردانید با صغاے این
توطیه حکماے پارلمنٹ فوراً سر جان مالکم صاحب بهادر العهدۂ سفارت
ایران از جانب سلطان خود بر جناح استعجال بدر بار گردون اقتدار
فرستادند و براے صرف پول بحساب و حصول رضاے پادشاه
بقیام وکیل در پاے تخت و خدمت نائب السلطنة و بندر ابوشهر
بهر نوع که دانند و توانند و انقطاع از دیگر قوانین فرنگ اختیار دادند
سفیر با تقریر و خوش تدبیر بچۂ ماه طلعت آفتاب صورت موسوم استرچی
صاحب را بنظر چشمداشت حسن معامله همراه گرفته بمرور ایاب و ذهاب
مبلغ دو کرور نقد را صرف پیشکش حضور و اهالی درخانه و سائر مردم
هر فرقه نمود و باندک زمان باخلاق فراوان همه را مائل عقود محبت و
دوستی و بانی وصول گوهر مقصود و یکجهتی موعود بدیگر عطایاے نامعدود
فرمود مرادش حسب استدعا بذریعۂ زرپاشی و ملاعبت پسر مقبول از
قوه بفعل مقرون و فرستادۂ سلطان فرانس بدرخواست بناے رد و مایوس بمعاودت
ملک خود با سوز درون برون شد تمهید قواعد فوائد بودن وکیل چنین قرار یافت
که روزے هزار تومان سکه عراق و سالی هزار تفنگ ولایتی پیشکش حضور گردد و
دیگر بسر انجام هر خدمت و احکام تزاید طاعت که مامور شود از تمامی
اهلکاران کمپنی بے تهاون بجلوه ظهور آید براے هر یک از ارکین سلطنت

مخفی و علیحده وجهی معین برسد بنابران هنگامی که جماعت
وهابی اساس غارت و خرابی اماکن طیبه مکه و مدینه و کربلا و نجف
برپا کرده از دعوت طریق ضلالت هزاران خلق خدا را بهلاکت رسانید
و دست بانهدام بقاع شهدا و قبور اصفیا زده علم عداوت شیعه و سنی
باوج قساوت بلند گردانید امر همایون در نگونساری لوای شوکت
و انکسار بیوت و مساکن بدعت و قتل و نهب آن طائفه دون همت
بشرف صدور مقرون گشت عساکر انگریزی با سامان قلعه کوبی و
دشمن سوزی براه دریا بساحل دیاران فتنه پرست رفتند و با سلطان
سعود جنگ کرده بلوازم شکست و بست رأس الخیمه و دریه و باسطور
بقبضهٔ دست تصرف گرفتند این مثل مشهور است مصرع

چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار

مصداقش بظهور پیوست و سپاه فرنگی بحکومت بنادر سرحد ایران
و عراق عرب بخاطر پر سرور نشست در پوست و ریشهٔ درخت
مزاج شیوخ مانند کرم رخنه برخورداری و مسکنت نموده بتصرف جزیرهٔ
خارک سرحد فارس و دخل در کار سلطان سعید حاکم مسقط و همچنین ناظم
بحرین راه موافقت کشودند یک بالیوز در بصره متعلق رومی و دیگری در بوشهر
ماتحت ایرانی از تعمیر مکانات مشرف دریا لنگر اقامت انداخت و بالکانه
رسم تسلط در محمره و کنگون و بندر عباسی باحسان فرمان روایان آنجا و
رعیت پرچم اقتدار افراخت یکدفعه صدر اعظم در سال هزار و دو صد و بیست
برای بند و بست فارس نظم و نسق سرکار شاهزاده بشیراز آمده عازم بندر بوشهر
جهازات و کشتی و بغله بوشهر هم گذر کرده گوشه و کنار آب بعمارت عالیهٔ بالیوز [illegible]

اوسے شوکت اندوز دیده چهره افروز قهرگردیده بنا بر تخلیه مسکن مامور ساخته
که بدون اجازت سلطان زمن چرا در خاک ایران بطرح خانه پرداخته
و مالکانه در آمد و رفت ختگی دور ما در اطراف ملک اصل اقامت انداخته و بماندم
اکنون خاطر نظام الدوله بنفاذ هم مقرون شد بعد زمان ممت وکیل پایه تخت در باب
توقف جهاز محافظ و قیام بالیوز انگریز در ساختن آرامگاه جدید بحضور فیض گنجور
تاجدار پول دوست شتافت و بدادن روزی سه صد ریال کلدار ازبابت
کرایه اراضی لنگرگاه و بیوت گماشته کمپنی اجازت یافت دائما یکدو
جهاز حامل ذخائر آلات جنگ و سپاه ماهر توپ و تفنگ مستعد میداشت
و با خوانین دالکی و برازجان و دشتستان و خانواده شیخ نصر حکام ابوشهر
در ملاقات و احسان زر نقد در اتحاد کشاده میگذاشت نتیجه آن بقضیه
در مبحث کبرا و صغرا دعوے هرات بسال یکهزار و دو صد و شصت
هجری هنگام عزم انگریز بتسخیر کل بنادر فارس و بلاد گرمسیر دامن کوه
ظاهر گردید که همگی سپاه و رعیت آن سرحد بقدم طاعت استقبال
فرنگی کرده سوائے جماعت قلیل تنگستانی احدے شمشیر مزاحمت
از غلاف حمیت نکشید مدتها کارگذاران گورنر ممبئی در انملک بحکمرانی
و قصد بالاروانی کمر بسته نشسته بایام وقوع صلح بشرط دست برداری
هرات ابداً و شیوع غدر هندوستان فوج انگریزی از مهم ایرانی
وارسته اند و فساد دیگر ازین بدرجه ها باز یاد ترست شرحش آنکه نائب
السلطنه عباس میرزا که والی ملک آذربایجان و بنظر پدر برابر جان بود
بسبب اتصال سرحد و برائے کارآمد روز بد با سلطان خورشید
کلاه روس در سازش و آشتی کشود عساکر منحوس متواتر و متوالی

بسر دعوی و شور و غوغا میر سید لاکن بمحاربه و مدافعه حسن خان و
حسین خان سرداران فدائی و کمک اسمعیل خان طلائی منهزم میدان
رسوائی برمیگردید بقلعه ایروان در زندگی همان برادران نامدار هفت مرتبه
یورش آوردند از بی پروائی شاهزاده مبتلای محاصره گذاشته
مگر بسپرداری کوتوالان مذکور کاری از پیش نبردند ناچار پادشاه اندوهگین
شده با دل پرکین بجنگ عادی دین لشکرگران کشید و از پهلوتهی کردن پسر
بزرگ که سپهر خلافت و شجاعت میدانست چشم زخم شکست دید. محمد علی میرزا
والی کردستان باستماع این خبر وحشت اثر مکدر شده بپای غیرت
سرگرم نائرهٔ وغا ایلغار کرد و بحمیت ناموس سلطنت و حمایت ننگ و نام
پادشاهت با سپاه ملازم رکاب خود بیراهه بر دشمن نابکار زد و بقدم
دلاوری بآن گروه خیره سر دستبرد و گوشمال نمود و گرمی هنگامهٔ آتشخانهٔ فرنگی
را بآب دم شمشیر و خنجر سرد و پامال فرمودند هزاران پیاده مولداد و سوار مخالف
را باسیری گرفت و آن جماعت ناعاقبت را هزیمت داده چند منزل
بتعاقب گریختگان رفت چون رای نائب السلطنه برای مقابلهٔ مخالفش
خصوصاً مجادله و فتح برادر نبود افسانه های دور از کار بسمع اقدس شهریار
عرض نمود که سر خود لشکر کشیدن هر بندهٔ رضاگستر از طریق ادب
و طاعت دور است و بدون اشارهٔ امر سلطانی از جا بر آمدن حکام
خیره سر دلیل فتور و قصور باشد چندان سیئات و خطا نسبت
آن شیر بیشهٔ هیجا بپایهٔ اظهار گذرانید که فرمان تأکید بازگشت
از معرکهٔ رزم و فتح عزم آن سپه سالار جاری گردانید پس بواسطهٔ
امنای خائن بنای دوستی و صلح درمیان افتاد و شاه لوای مراجعت

بطرف دار الخلافه طهران حرکت داد بجهت عدم رعب و دبدبه شجاعت
وقلت برش تیغ هیبت و سیاست قطاع الطریق پای جرائت
و جلادت بهم رسید و در کار ملک و رعیت انواع اسباب
خرابی از دست تعدی فرمانروایان پدید گردید طایفه
هزاره بسرواری بنیاد بگ بدنهاد و امداد شاهزادهٔ کامران
قافله های مترددین هرات و مشهد را زده میبرد و موافق قرارداد
سابق زر نقد بکیسهٔ مراد کامران و اسباب جنس بحصهٔ هزاره
و جاندار آدم و بارکش را ترکمان بتصرف می آورد و اقوام
او به یموت و کوکلان و اویماق و قزاق میان سبزوار و
سمنان در منازل مذینان و عباس آباد و الهاک و میامی چپاو
میکردند و کاروانهای جمعیت چهارصد شتر و صدها پیاده
و سوار تاخت نموده پیر مرد ها را کشته زن و بچه و آدم جوان باسیری
گرفته جانب سیاه خیمهٔ خود می بردند همه را با هم قسمت غنایم
شمرده برسم کنیز و غلام بدست تجار برده فروش بقیمت زر نقد خواه
معاوضهٔ جنس میدادند و اوشان در بخارا و بلخ و دیگر بلاد ترکستان
با نفع سودمند معرض بیع می نهادند ایلات فیلی و بختیاری و کرد و سایر دزدان
سر گردنه بجادهٔ تطاول کمین داشتند و هر کرا تنها خواه مرافق ده بیست کس میدیدند
لخت نموده سر بکوه و درهٔ فساد و فتنه نشین میگذاشتند هر چند رسم دستگیری رعایای
ایرانی در ایلات ترکمانی از عهد صفویه شایع گردیده و فتوای علمای توران
بتعصب مذهب جتائی در بیع و شرای سکنای آن زمین بلکه عابرین هم اگرچه حنفی
سنی باشند بطور ودایع رسیده اما هنگام قوت سطوت و شوکت حکام دست

اعلان

یونیورسٹی سے کتاب عذب البیان کی طباعت کا حق صر

عالی جناب سینیر پروفیسر محمد نقی صاحب شادماں کو دیا گیا ہی۔ اسل

اسکے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ کوئی صاحب طبع کرنیکا قصد نہ فرمائیں

جسقدر نسخے مطلوب ہوں جناب پروفیسر صاحب موصوف سی طلب فرمائیں

پتہ

مولوی محمد نقی صاحب سینیر پروفیسر اورینٹل کالج

رام پور اسٹیٹ

المعلن

سید حامد شاہ ایچ۔ پی۔ شادمانی